۱۲۷۶

ضیائے نبوت

بحسب فرمائش مصنف نور الله مرقده در مطبع مشتاق طبع رونق بخشید

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

فہرست ضیای نبوت

إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بفضل خدای دوجہان دیوان فیض عنوان در نعت حضرت خاتم رسالت المسمی

نعوت ضیائی

من تصنیف پیر وارباب صفا واصف نور کبریا محمد عبد الرحیم صاحب ضیا ساکن بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

حرسها الله عن الشر والفساد والآفات والفتن در مطبع مسلمانی عبد الله مشتاق واقع ویلور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادا ہو وصف کیا اوس شاہ اورنگ رسالت کا
ملا روح الامین کو مرتبہ جسکی سفارت کا

تلاطم خلق مین سحبان کی ہی بحر بلاغت کا
وہ یکقطرہ ہی اوس افصح کے دریای فصاحت کا

نہ مین نازان ہون تقوی پر نہ تکیہ ہی اطاعت کا
فقط مجھکو بھروسا ہی محمد کی شفاعت کا

ملک جن و بشر کو فخر تھا فیضان صحبت سے
شرف یہہ بھی ہی اس عالم مین اوس کنج شرافت کا

اوسی نے تربیت کی تھی انسل مین انبیاؤنکو
ملا ہی مرتبہ بیت المقدس مین امامت کا

یہان اور عالم برزخ مین بھی اُمت پہ ہی راحم
الہی محشر مین دیکھو حال اوسکی فضل و رافت کا

بجز ظل لوای مہر رحمت کے قیامت مین
الہی مجھہ پہ ہو پرتو نہ خورشید قیامت کا

نہ کیون ہو ناطقہ بند اوسکی ہنین خصایل مین
کلام حق ہو جب عظمت سے ناطق جسکی عادت کا

بزرگی میری ہو کیونکر نہ تجھ پر بلبل جنت
ازل سے مدح خوان ہون مین گل باغ کرامت کا

اوترتے ہین ملائک وہان ہر روز و شب جھکو
شرف اوس مرقد اطہر کی حاصل ہو زیارت کا

ضیا اوسکی ثنا خوانو مین اٹھونگا قیامت مین
کرون مین کس زبان سے شکر اللہ کے عنایت کا

آشفتہ ہوا دل قد دلجوے نبی کا
پہر سر مین ہی سودا میرے گیسوے نبی کا

ہی نور جبین صل علے صبح سعادت
پرتو ہے مہ نو مگر ابروے نبی کا

تشبیہ خط و خال کے عارض کے ہو کس سے
فردوس ہے پرتو رخ نیکوے نبی کا

معراج مین جبریل کا زور پر پرواز
ہمسر نہوا قوت بازوے نبی کا

ای عرش برین اپنی یہہ رفعت سے مقابل
کیا ہوتا ہے تو رفعت مشکوے نبی کا

دل مین رکھونگا مین کلیجی مین رکھونگا
خاشاک میسر ہو اگر کوے نبی کا

اللہ نے کیا اون کو ضیا رحمت عالم
اسواسطے تکیہ ہے ہمین خوے نبی کا

بنا ہی شمسۂ طاق ایوان محمد کا
قمر شمع منور ہی شبستان محمد کا

فقط عرش برین کرسی ہے ایوان محمد کی
بساط چرخ نیلی فرش ایوان محمد کا

روان یک نہر ہے کوثر خیابان محمد کی
گل شاداب ہی جنت گلستان محمد کا

بیان ہو کسطرح توصیف فیضان محمد کی
سبق خوان عقل کل جب ہو دبستان محمد کا

جہان مین گستر عزت ہی دربان محمد کی
فزون منصب ہی شاہون سے گدایان محمد کا

سواد شب تجلی زلف پیچان محمد کی
بیاض صبح سایہ روے خندان محمد کا

جھلک ہی روشنی انجم کی دامان محمد کی
ہلال عید ہی پرتو گریبان محمد کا

فضیلت کیا کہون جیسی ہے یاران محمد کی
ملایک سے فزون رتبہ غلامان محمد کا

ثنا ممکن نہین مجھسے ثنا خوان محمد کی ہا
بیان کیا ہو ضیا وصف و ادان محمد کا

کی محبت جو بنی دوسرا سے پیدا
خود بخود عشق ہوا مجھکو خدا سے پیدا

طور پر حضرت موسی نے جو دیکھا جلوہ
صاف وہ طور تھا حضرت کی لقا سے پیدا

ہو وہی کسطور سے ادراک صفات احمد
نارسائی ہی یہان فکر رسا سے پیدا

طوبی و سرو جنان اونکی قد کا پرتو ہے
حلہ خلد ہوا عکس عبا سے پیدا

نور عارض سے ہوی شمس و قمر کی تخلیق
صبح جنت رخ روشن کی صفا سے پیدا

انکو حاصل ہی جو ہین سایہ نشین اوس در کے
وہ سعادت کہ نہو ظل ہما سے پیدا

درد الفت سی دل و جان کو ہی ایسی راحت
رنج ہوتا ہی بیک امید شفا سے پیدا

تیری درگاہ مین دن رات ہون سایل یارب
کب اثر ہوگا مری دست دعا سے پیدا

عشق ہو کیون نہ اوسے سلسلہ جنبان وصال

جو کرے ربط ضیا زلف دوتا سے پیدا

فہم مین آتا نہین رتبہ رسول اللہ کا
حق تعالی ہی شناسا اونکی عز و جاہ کا

ذات والای نبی ہوتے نہ گر شمع ہُدا
کوئی بھی پاتا پتا ہرگز نہ حق کے راہ کا

آستانہ اونکا جو ہی مرجع جن و ملک
مجھکو دکھلادی خدا صدقہ تیرے درگاہ کا

جسکے دربانی سے تھا روح الامین کو افتخار
یاالہی مین بھی ہون مداح ویسے شاہ کا

گوہر دریای نالہ کب ہمارے ہاتھ ہُون
کب خبر حاصل ہو ہمکو اپنی نخل آہ کا

ق
سب خداکی پاس ممکن ہی نہین ہی ممتنع
لیک جانو یہہ بھی وعدہ راست ہی اللہ کا

گر کوی سمجھے کہ ہوگا اونکا ثانی خلق مین
یہہ عقیدہ ہی بلاشک کافر و گمراہ کا

ہین طفیلی خلوت گیسو و رخکی روز و شب
اونکی جلوی سے ہی سارا نور مہر و ماہ کا

ای ضیا امید رکھہ حق سے کہا لا تقنطوا
دور ہوگا داغ دل سے فرقت جانکاہ کا

دلِ صد چاک بھی شانیکے برابر ہوگا
اور کب دالہ گیسوی معنبر ہوگا

دیکھین ہم کب تین پیشانی نورانی سے
یہہ ہمارا دل تاریک منور ہوگا

شوق ابروی ہعوس مین تن کا ہیدہ
کب الہی وہ مہ نو کے برابر ہوگا

چشم مشتاق کو جو دیکھنا ہی اون آنکھونکا
اوج پر مردمک چشم کا اختر ہوگا

عرقِ عارضِ گلگون کی تعطر سے نسیم
کون سے روز دماغ اپنا معطر ہوگا

قطرۂ اشک جو عشقِ لبِ دندان مین گری
لعل بنجائیگا کوئی کوئی گوہر ہوگا

جب لعابِ دہن پاک کے اوصاف لکھون
موج مُنہہ مین مرے چشمۂ کوثر ہوگا

یاالٰہی مین کرون سرمۂ چشم روشن
کب غبار در و دیوار مُیسّر ہوگا

جاکہڑا ہون جو ضیا روبرو اوس روضنکے
مطمئن تب ہی مرا یہ دل مضطر ہوگا :

داغ مہجوری احمد جو نمایان ہوگا
اوس سے شرمندہ نہ کیون مہر درخشان ہوگا

لبِ سرور سے خجل لعل بدخشان ہوگا
غیرت لولوئے تر گوہر دندان ہوگا

کب تلک ہجر سے غمگین دل بیتاب رہے
مژدۂ وصل سے کس روز وہ شادان ہوگا

نہین خوش آتی ہی جو سیر گلستان دلکو
اوسکا مقصود مدینیکا بیابان ہوگا

کب مرا یہ دل سودازدہ ای ربّ کریم
قیدی سلسلۂ زلف پریشان ہوگا

نار دوزخ کی بجھانیکے لئے کافی ہی
ہجر مین جو بہا چشم سے طوفان ہوگا

داغ گلہاے مدینہ کے دلا حسرت سے
قامت زار مرا سرو چراغان ہوگا

اکدن میری گریبان کی اوڑینگی ٹکڑی
عشق کب تک دل مشتاق مین پنہان ہوگا

درد فرقت کا ہی دیدار مداوا یارب
کب مرے درد کا حاصل مجھے درمان ہوگا

قصر فردوس کی خواہش کبھی ہونگی نہین
مرا مدفن جو ضیا کوچہ جانان ہو گا

احمد کا ادا وصف ضیا ہو نہین سکتا
بندے سے تو یہ کار خدا ہو نہین سکتا

جز باد نسیم کرم حضرت یزدان
غنچہ مری مقصود کا وا ہو نہین سکتا

انکی در والا پہ خدایا مجھے پہنچا
میرے سے تو کچھ غیر دعا ہو نہین سکتا

اوس گل کو سنا دینا پیام دل مضطر
کیا اتنا صبا تجھ سے بھلا ہو نہین سکتا

ہر چند ہی جون مہر درخشان ید بیضا
اوس ماہ کی مثل کف پا ہو نہین سکتا

جز صیقل یاد رخ انور میرے دل کا
آئینہ مکدر رہے صفا ہو نہین سکتا

ذات اونکی ضیا ہی سبب ختم رسالت
ہم شان محمد بخدا ہو نہین سکتا

تو اسے یارب مجھکو اوس گل کا ثنا خوان کر دیا
جسنے ویرانکو عالم کی گلستان کر دیا

عشق نے حسن ملیح سید ابرار کی
کس مزے سے زخم دلکو بھر نمکدان کر دیا

عالم دنیا مین پیدا اونکی عکس زلف نے
مشک اذفر کر دیا او سنبلستان کر دیا

سنکے اوصاف گریبان گلشن فردوس مین
چاک اپنا گل نے غیرت سی گریبان کر دیا

خالق صبح و مسا نے اونکی پر لمعان کو
مہر تابان کر دیا ماہ درخشان کر دیا

کیا کیف ہای بنی کا ہی تصور کیا کہون
عیری دلکی آئینکو صاف حیران کردیا

حسرت گفتار گوہر بار نے مجھکو ضیا
ابر نیسان کی طرح سے گوہر افشان کردیا

حسبکو مذاقِ وصفِ نبی الورا ملا
شبیر بنی سخن کا اوسے ذائقہ ملا

بحرِ سخن سے مجھکو ہوی منفعت کمال
توصیف مصطفی کا دُرِ بے بہا ملا

لیجائیگا یہہ کوچۂ دلدار تک ہمین
کیا خوب ہمکو جذبۂ دل رہنما ملا

جاتی رہی جو دل سے متاعِ غمِ فراق
سمجھو نگاہین جبہی کہ مرادِ مدعا ملا

پیرو ہوا جو سُنّتِ خیر الانام کا
سیدھا خدا کا اوسکی لئے راستہ ملا

حسرت رہی نہ دل مین کسی بات کی ہماری
سب کچھہ ملا ہی جسکو درِ مصطفی ملا

سبکو نصیبِ وصفِ حیات النبی نہین
گر خضر کو ملا تو بھی آبِ بقا ملا

مولودیون کی سُننے سے نغمہ سرائیان
واللہ لطف نغمۂ داؤد کا ملا

بس منہہ سے شکر مین کرون اللہ کا ادا
حسّان مدح خوان سے مرا واسطہ ملا

مبند دل میری حال پہ لطف لطیف ہی
جو مجھہ کسیفِ مخلص کو یہہ مرتبہ ملا

صدقے سے نعت پاک کی حق کے جناب سے
کہتے ہین مغفرت کا ضیا کو صلا ملا

خواہان نہین دل نافہ تاتار وختن کا
وابستہ ہی اوس کاکل پرپیچ وشکن کا

دیکھے جو کہین قامت موزون پیمبر
قمری کو نہ سودا ہو قد سرو چمن کا

کیا ہووے بیان صفت خوے محمد
قرآن مین بیان اونکی ہے اخلاق حسن کا

الفت ہی جسے حضرت سلطان رسل سے
منظور نظر ہی وہ خداوند زمن کا

دیکھون جو کہین وادی اقصاے عرب کو
معلوم نہو درد جدائی کے محن کا

لعل لب جان بخش نبی دوسرا سے
کیا منہہ ہی کرے ہمسری جو لعل یمن کا

یاد دُرِ دندانین گہر ریز ہوے چشم
محتاج نہین ہون ہین کبھی دُرِّ عدن کا

خون ریزی عشاق دل افگار جو دیکھے
سینہ وہین شق ہو شفق چرخ کہن کا

صدقے سے ضیا مدحت سلطان رسل کے
ارمان برآوے دل پر درد وحزن کا

سناہی وصف احمد مین جو مطلع میرے دیوان کا
حقیقت کیا ہی سلمان کی ہوا دم بند سحبان کا

نہین پڑتا تھا سایہ انکی جسم غیرت جان کا
سبب اوسکا یہہ روشن ہی کہ وہ تھا نور ایمان کا

چمن ہی گلشن جنت مدینے کے گلستان کا
وہان کے باغبانون کو شرف حاصل ہی رضوان کا

مطیع خالق عالم ہے مطاع جن و انسان ہے
بنی آدم کا مرسل ہے پیمبر ہے نبی جان کا

ثنای زلف و قامت کا ملا ہی راستہ سیدھا
ہمین شمع ہدایت ہی تصور روی رخشان کا

خیالِ خالِ نور افزاے روی ماہِ کامل سے
میری دل کی سویدا مین ہی عالم مہرِ تابان کا

لکھے نون و قلم اور والضحیٰ والشمس کے معنے
رُخِ روشن سے جو حاصل ہے سورتہای قرآن کا

تجلی کا ذرا پرتو ہی اوس خورشید خوبی کے
جو چمکا اوجِ شہرت پر ستارا ماہِ کنعان کا

یہہ کی بحرِ کرم کے وصفمین اونسی درافشانی
حسد ہی ابرِ نیسان کو میری کلکِ درافشان کا

قیامت مین شفاعت اونکی ہوگی اپنی پلی پر
سبک ہوگا گران پلہ وہان جرم اور عصیان کا

ثنای لعلِ لب سُن کر ضیا صدقے ثنا خوان پر
اگر ہوتا تو کر دیتا محاصل مین بدخشان کا

تصور رات دن رہتا ہی ابروی محمدؐ کا
ازل سے دل مرا مائل ہی ابروی محمدؐ کا

نظارہ کیا کہون کیسا ہی مشکوی محمدؐ کا
بہار خلد سے جلوہ فزون کوی محمدؐ کا

دعای خیر سے گذری حقمین دشمنون کے بھی
فدا ہون جان و دل قائل ہون مین خوی محمد کا

تمنا میری برائی پس مردن بھی ہوجاے
گذر یکبار مرقد پر سگِ کوی محمد کا

پریشان سنبلستان خلد مین ہو تابِ حسرت سے
سر سو وصف گر سن لی ضیا موی محمدؐ کا

واللہ نہین روضۂ رضوان کی تمنا
ہی مجھکو مدینے کی بیابان کی تمنا

جو دل کہ ہو وابستۂ گیسوی پیمبر
کب ہووے اوسے سنبل ریحان کی تمنا

گر دیکھتے رُخسار پیمبر کی تجلّی
کرتی نہ زلیخا مہِ کنعان کی تمنّا

دیکھی جو کبھی خار کو طیبہ کے زمین کے
بُلبُل نکرے پھر چمنستان کی تمنّا

وہ دشت و بیابان ہی کیا رشکِ گلزار
ہر گل کو ہی اوس خارِ مغیلان کی تمنا

ہی کوی محمّد کی گدائی ہمین کافی
کیا خاک کرین تختِ سلیمان کی تمنا

دیکھون مین ان انکھون سے مدینکو الٰہی
بر آئی یہہ مجھ بے سر و سامان کی تمنّا

دنیا مین ہی مجھکو ہوس مدفن بطحا
اور حشر مین ہی سایۂ دامان کی تمنا

ہو بادۂ دیدار سے مخمور خدایا
دن رات ہی میری دل نالان کی تمنا

بس ہی ہمین عشقِ لبِ جان بخش محمّد
کیا خضر کرین چشمۂ حیوان کی تمنّا

ای دستِ جنون ہی چیان دامانِ خرد کے
کرتی ہی وہی چاک گریبان کی تمنّا

آنسو کی لڑی سلکِ جواہر سے نہین کم
رلواتی ہی مجھکو لب و دندان کی تمنا

عُشّاق کی مجموعۂ خاطر کو پریشان ::
کرتی ہی ضیا زلفِ پریشان کی تمنا

شوق دیدار سبب ہی میری حیرانی کا
دیہان اوس زلف کا ہر جب ہی پریشانی کا

حضرتِ دل کو سرِ عشقِ شہ عالم ہی
مور کو دعوی سلیمان کی جہانی کا

مجھکو مشکل ہی بہت ہجرِ پیمبر یارب
کوئی بھی طور تو مشکل کی اسانی کا

پھر تسبیح و دعای شرف وصل صنم
کوندتا ہار ہوں چشم کی درافشانی کا

آستان بوس کی خواہش نہو کیونکر اسکی
فخر جبریل کو بھی جسکی تھا دربانی کا

حسن اسکا جو چمکتا تو نہوتا ہرگز
گرم بازار کبھی یوسف کنعانی کا

ہی مری دل میں بندھا قامت موزوں کا خیال
شیفتہ ہوں نہ کبھی سرو گلستانی کا

دعوی یکتای کا شایاں ہی اوسے عالم میں
کوی بھی مثل نہیں اوس شہ لاثانی کا

جانب یار ہو جب طاقت پرواز مجھے
زور تو تے یہہ کہیں ہے سر و سامانی کا

تیری محبوب کی ای خالق جذب عشاق
خاک نعلین ہو غازہ مرے پیشانی کا

وصف ممکن سے ضیا اوسکا ہو ممکن کیونکر
جو سزاوار ہی واجب کے ثنا خوانی کا

ادا کیا وصف ہو خیر الوری کا
رسول دوسرا انور خدا کا

وہاں جلوہ فزائی ہے اونھیں کے
شرف افزوں ہوا عرش علا کا

خدائی سے کیا افضل خدا نے
نہیں ثانی رسول دوسرا کا

اونھیں سے ہی ظہور ارض و افلاک
اونھیں سے جلوہ ہی شاہ و گدا کا

تصور روی روشن کا نہیں ہے
دلا نظارہ ہی شان خدا کا

نہیں تیکا اطاعت کا و لیکن
فقط تکیہ ہی شاہ انقیا کا

گہر ریزی نیستان کی حقیقت — ہی قطرہ اونکی دریای عطا کا
رسائی کو ہی اوس زنجیر ورنگ — تو تُس وصف گیسوی دوتا کا

خدا اونکا ہوا ہے خود ثنا خوان
کہان یارا ضیا اونکی ثنا کا

اُمید مری دل کی یہہ بر آی خدایا — اونکا درِ والا نظر آجای خدایا
فرقت مین دل زار کو بطور قلق ہی — تسکین و تسلی یہہ کہین پای خدایا
اوس بارگہ اقدس و اعلا مین کسی روز — مذکور مرا کوی تو پہنچای خدایا
دیدِ درو دیوار کی ہی مجہکو تمنا — ارمان کہین دل کا نرہجای خدایا
بہتیری محب منزلِ مقصود کو پہنچی — مین ایک ہی بیکام رہا وای خدایا
ہی غیرت گلزار بیابان مدینہ — الطاف ترا مجہکو بہی دکہلای خدایا

سو عید کی فرحت ہو صبا کی تہین کوئی
گر کوئی محمد کی خبر لای خدایا

اللہ ری جلوۂ رخ زیبای مصطفی — آئینہ صفا ہی کف پای مصطفی
ہی گلشن رضای خدای کریم کا — آزاد سرو قامت بالای مصطفی
ہو سرنگون کلاہ تجلی اتار کر — دیکھی جو جہر جلوۂ سیمای مصطفی

عالم کا ایک پل مین معطّر دماغ ہو — بکھرے اگر وہ زلف اُگے سای مصطفی
خواہان حبّ احمد مرسل نہ کیون رہین — اُلفت ہی کبریا کی تو لای مُصطفی
کثرت سی ہی نزول تجلّی کردگار — اوس دل مین ہی جو محو تجلای مُصطفی

واللہ کوئی چیز کی مین کیا ہوس کرون
کافی ضیا ہی مجھکو تمنای مصطفی

نور حق ہے رخ زیبا اونکا — ہی فزون طور سے جلوہ اونکا
کون ہی جو نہین شیدا اونکا — حُسن یُوسف ہی زلیخا اُونکا
بعد خالق کے ہے رتبہ اونکا — کوئی ثانی نہین حقّا اونکا
اونکی چشمون کی ہی شیدا نرگس — داغ دل رکھتا ہے لالہ اُونکا
سرو آزاد ہے قامت کا غلام — شیفتہ ہی گل رعنا اونکا
اون کے گیسو سے خجل ہے سُنبل — عرق گل ہے پسینا اُونکا
اون کی تصویر رہے آنکھون مین — عشق ہو دل مین خدایا اونکا
وہی عارف ہی خُدا کا بیشک — جو ہے بندون مین شناسا اُونکا
ہمنے خورشید فلک کو دیکھا — اوس سے دہ چند ہے تلوا اونکا
ہو وے دیدار سے یارب سیراب — کبھی تشنہ نہو پیاسا اونکا

لوگ کہتے ہین جسے خوان خلیل
وہ حقیقت مین ہی ذلہ اونکا

کہندے یہہ کوی کلیم اللہ سے
نقش پا ہے ید بیضا اونکا

ہم مریضون کی مُداوا ہین وہ
دردر کہتے ہین مسیحا اُونکا

نیک یا بد ہو سبھی ڈھونڈینگی
روز محشر مین سہارا اونکا

ہم گنہگارونکی ای ربِّ رحیم
حشر مین سر پہ ہو سایہ اونکا

دل کہچا جاتا ہے ازبس میرا
کیا کشش رکھتا ہی روضہ اونکا

دین و دنیا مین گنہگارون کو
ای ضیا بس ہے وسیلہ اونکا

ہوا اوس سرورِ ملک کرم کا
مداوا اسم ہر درد والم کا

عطا اس دل کو ہو دردِ محمدؐ
ہو سودا سر کو اس والا ہمم کا

رسول دوسرا سردار عالم
ہوا آگاہ وہ سِر حکم کا

ہوا ورد اسم والا اوس کا ہمکو
مدار اکمل ہوا اس دور دم کا

ضیا ہر دم سرا ہو حال ہر حال
رسول کل وممدوح اُمم کا

عشق دل کو اوس دُرِ بحر کرم کا ہو گیا
صورت قطرہ تھا یہہ دل رشک دریا ہو گیا

نعت پاک

شاہ دین کے اللہ اللہ کیا علو شان ہی — اونکی زیر پای اقدس عرش اعلا ہوگیا

صانع قدرت نے جب تصویر کھینچی آپکی — مہر انور عارض روشن کا خاکا ہوگیا

گر نہ وہ ہوتے تو کیا اندھیر ہوتا خلق مین — اونکی جلوے سے دو عالم مین اوجالا ہوگیا

اوس گل خوبی کا آیا جب مدینہ مین قدم — غیرت گلزار جنت وہان کا صحرا ہوگیا

دیکھتے ہین کیا نہین معلوم ارباب نظر — جو گیا اوس جا وے بر محو تماشا ہوگیا

کیا بیان ہو گلشن شاداب کا اوس کے جا شوق — داغ دل ہر ایک رشک داغ لالہ ہوگیا

کیا نہین دیکھا ہی اوس نے روکش گلزار کو — کس لئے بلبل کو روی گل کا سودا ہوگیا

انکی عکس قد سے کیا کیا ہوگیا مین کیا کہون — سرو شمشاد و صنوبر اور طوبی ہوگیا

وہ ہوی کس طور سے مہر قدم کی مقتبس — ایک ذرا سا طور پر موسی کو جلوہ ہوگیا

ای ضیا ذکر رسول پاک ہوتی ہی قریب
دور غم سے دو جہان کی دل ہمارا ہوگیا

ذات نبی کو مین کہون مجمع صفات کا — یا آئینہ کہون مین اوسے حق کی ذات کا

کیا ذائقہ پسند ہو قند و نبات کا — مجھکو مزہ ہی اوس لب شیرین کی بات کا

موجود گر نکرتا اونہین واجب الوجود — ہوتا یقین وجود عدم کائنات کا

دی جان اپنی عشق حیات النبی مین جو — پایا اوسینے ذائقہ آب حیات کا

وہ نور روزِ جنت فردوس مین نہین
جلوہ ہی جیسا مولد والا کی رات کا

رحمت پہ اونکی کیون نہو بخشش کا اتکا
اونکی سوا نہین کوئی شافع عصات کا

توصیف لب ہی موجہ آب بقا نہین
حصہ بھو ہو وے خضر علیہ الصلوٰت کا

کعبے کو پاک شرکت اصنام سے کیا
نقشہ مٹایا آپ نے لات و منات کا

کیونکر نہ مدح شافع محشر کیا کرون
میرا ضیا یہی ہے وسیلہ نجات کا

ہمکو ہے کافی وسیلہ احمد مختار کا
حرز جان ہے نام والا سید ابرار کا

ایک عالم شیفتہ ہے جلوۂ رخسار کا
ہوگیا خلقت کو سودا زلفِ عنبر بار کا

کیا جمال سید والا ہے ای صل علی
نیر تابان ہے خاکہ روی پر انوار کا

خواہش ظل ہما دل مین نہین ہے زینہار
ہو میسر ہمکو سایہ آپکے دیوار کا

وصفِ لعل روح پرور کیون نہو وردِ زبان
وہ مداوا ہوگیا ہے اس دل بیمار کا

سیر جنت ہو جنہین منظور آکر دیکھ لین
دشتِ طیبہ ہے نمونہ خلد کے گلزار کا

ہجر سے بھڑکا ہی بے ڈھب اب تو آب وصل سے
منتفی ہو وے شرار آہ آتش بار کا

تلخ عیش زندگی مجھکو ہوا ای شوق دید
کب تلک تشنہ رہون مین شربت دیدار کا

اونکی یارونکی فضیلت کیا کہون مین آپ سے
بعد اونکی ہے یقین رتبہ رفیق غار کا

بعد انکے مرتبہ اعلا ہی سب اصحاب مین — حضرت فاروق و عادل قاتل کفار کا

بعد ہی فاروق کے یارون پہ اونکی افتخار — حضرت عثمان حبیب حضرت غفار کا

بعد ان تینونکی بیشک اور سب پر ہی شرف — شاہ اقلیم ولایت حیدر کرار کا

ہے ہماری التجا یارب تری درگاہ مین
تو ضیا کو بخش دے صدقہ یہہ چارون یار کا

یا نبی کیا مرتبہ ہے آپکا — کیا کہون عاشق خدا ہے آپکا

جس سے ملتا ہی خداوند جہان — یا نبی وہ راستہ ہے آپکا

کیا کرین ظاہر اپنا اشتیاق — دلمین بس شوق لقا ہے آپکا

سنبل تر ہووے یا مشک ختن — فیض گیسوے دوتا ہے آپکا

زلف کی گہونگٹ مین روے رشک ماہ — غیرت بدر الدجی ہے آپکا

زلف مشکین آیہ واللیل ہی — اور رخ شمس الضحی ہے آپکا

ہوگی گل شمع ادیان سلف — دین وہ روشن ہوا ہے آپکا

بخشوانا حق تعالے سے ہمین — دو جہان مین مدعا ہے آپکا

کیا ضیای کمترین سے ہو ثنا
خود خدا مدحت سرا ہے آپکا

عشق احمد سے ہی معمور جو سینہ اپنا ہی خریداری بخشش کا خزینہ اپنا

ساحل وصل پہ جلدی سے خدایا پہنچی بحر مہجوری مین ڈوبے نہ سفینہ اپنا

کیا قلق ہے کہ ہمین ہوتا ہی بڑا کر معلوم سالہا سال سے فرقت کا مہینا اپنا

الوی غفلت ہمین کسطور بھلا دکھتا ہی نقش نام نبوی دل کا نگینہ اپنا

روز و شب آٹھہ پہر یہہ بھی دعا ہی ہمکو جلد یارب کہین مسکن ہو مدینہ اپنا

رات دن وصف نبی اور ہی درد صلوۃ کس لطافت سے بسر ہوتا ہی جینا اپنا

ای ضیا ہوئیگی بے شبہ زمین پر معراج
مجھکو حضرت جو دیکھادین کبھی زینہ اپنا

اللہ ری حسن اوسکی رخ برقتاب کا ذرا ہی جسکے سامھنے قرص آفتاب کا

یہہ بھی شرف ہی شافع روز حساب کا امت مین ہونا عیسی گردون جناب کا

بو ہی عرقمین اوس تن گلگون کی اسقدر خجلت سے آب آب ہوا دل گلاب کا

خالق نے کی ہی خلقت کونین کا سبب کیا مرتبہ ہی ذات رسالت مآب کا

ہی اشتیاق صورت احمد کا قبر مین بالکل نہین ہے خوف لحد کے عذاب کا

مر جائین بحر الفت احمد مین اسطرح دریا مین ہی وجود عدم جون حباب کا

اب لقائی جاہ نہ کوثر کی آرزو

دل مین ہی شوق میرے ضیا اوس لعاب کا

فی ہجرک عیناۓ شد رشک دہ دریا
ای گوہر رحمت تو بر من نظری فرما

در روز جزا میرے یا سیدنا اشفع
کردہ است خدا تجھکو سردار شفاعت کا

مخلوق الہی رہا ہی فیض ترے در سے
مین مقصد دل اپنا یا شاہ منّی اُعطی

زُلفون مین وہ رُخ شب کو گویا قمر بازغ
ہی نور کف پا کا برتر ز یدِ بیضا

واللہ لقد قلبی قد اُحرق من ہجرک
از وصل تو کی باشد چون باغ تر و تازہ

یارب بالطافک اونکی درِ والا پر
وہ ماہ من عالم ہی روزی برسان مارا

دن رات ضیا ہر دم یدعو بخضوع القلب
عصیان من خستہ کن عفو خداوندا

لکھتا ہی بیان قامتِ سُلطان اُمم کا
طوبے سے بھی رتبہ ہی فزون میرے قلم کا

وہ رشک دہ جنت فردوس ہین اونسے
جلوہ ہی گلستانِ حدوث اور قدم کا

پیدائش عالم کی سبب ہین شہ والا
ممنون جہان اونکی ہی اعطاف و کرم کا

دم بھر بھی خداوندِ جہان تیری نبی کے
بے یاد نہ پھر تار ہے منکا میرے دم کا

پُرنور ہوا ہی یہہ شبستان دو عالم
نورِ نبوی پردۂ وحدت سے جو چمکا

ویرانۂ دنیا جو ہوا ہے یہ چمنستان
ہی فیض اوسے غیرت گلشن کے قدم کا

یہہ گنجینہ دل دولت مدحت سے ہو معمور
ارمان نہین مجھکو ضیا جاہ و حشم کا

پہلے حق نے کیا خلق نور آپکا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفے
آپ ہین باعث خلق ہر دو سرا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفے
آپسے رونق باغ ایجاد ہے آپسے ملک ہستی کی بنیاد ہی
آپ ہین مظہر ذات جل و علا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے
ہی نزاکت مین جو شاخ طوبی عیان اور خوش قد جو ہی سرو باغ جنان
ہون خجل دیکھ لیوین جو قد آپ کا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفے
یہہ جو کہتا ہے عاشق زلف یقین ہو برابر بھی کچھ اسمین فرق نہین
کہان مشک ختن کہان زلف دوتا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفے
شکل مہر درخشان کی پہاتے نہین کوی صورت بھی لین سمائی نہین
جو کف پا تصور مین ہی آپ کا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے
مرحبا کیا مبارک ہی نام آپکا جو سنتا ہی پڑتا ہی صل علی
یعنے شمس الضحی اور بدر الدجی یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے
ایکدم کی جدائی گوارا نہین کیا کرین یا نبی ہمکو چارا نہین

پھر مدینے مین پہنچادے ہمکو خدایا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

حال دل اپنا ہم کس سے کہتے رہین تابکی صدمے فرقتکے سہتے ہین

لطف ہوتا کہ فرقت سے ہم ہون رہا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفے

شب اسیری مین سب آپکی انبیا وہ سعادت سمجھ کے کئے اقتدا

مقتدی وہ تھے اور آپ تھے مقتدا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

دین و دنیا مین ہے یہی مقصد مجھے بس گنبد طور کی مراد ملی

دیکھ لون آکے مین روضہ باصفا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

آپکی شان و شوکت ہی سب پہ عیان کیا کرون اس عنان کا بھلا مین بیان

زیر پا آپکی ہوا عرش علا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے :

قیدی گیسوی رشک سنبل ہوئے ہین بلبل عارض غیرت گل ہوئے

دل مرا قمری قد بالا ہوا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

لعل لب کے تصور کی تاثیر سے وصف دندان روشن کی تویر سے

دل مرا معدن در و مرجان ہوا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

یا نبی منزل قبر تاریک ہے جز نکیرین وہان کون نزدیک ہے

مجھکو دکھلائی وہان رخ پرضیا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

دہن ہے نور سے اونکا لبالب
گہر دندان ہین لعل بے بہا لب

اگر عارض ہے گل اوس شاہ دین کا
نزاکت مین بھی ہے گل سے سوا لب

زلال لب ملی جسکو نبی کا
رہیگا عمر بھر وہ چاٹتا لب

بہت آسان ہوگی مشکل حشر
شفاعت کے لئے وہ گر ہلا لب

نہین غم اوسکو درد معصیت سے
مسیحای ضیا ہی آپکا لب

زمین عرش برین ہے آجکی شب
فلک زیر زمین ہے آجکی شب

سعادت خاتم دوران مین کیا کیا
ہوی نقش نگین ہے آجکی شب

جناب سرور عالم وہان سے
یہان مسند نشین ہے آجکی شب

ہوئی اوس گل سے ہر جانب شگفتہ
بہار یاسمین ہے آجکی شب

اگرچہ پای ہے رتبہ شب قدر
سوا اوس سے کہین ہے آجکی شب

ہو امسرور میلاد نبی سے
دل اندوہ گین ہے آجکی شب

ضیا اب تم دعا مانگو خدا سے
بہت رحمت قرین ہے آجکی شب

ہی محمد کا وہ روئے پر فتاب
جسکے پرتو کا ہی ذرا آفتاب

گر او نہین کہتا نہین تو لا جواب — اونکا ای ملحد کہین تو لا جواب

جلوۂ سیما ہے نورِ ماہتاب — پرتو دندان سے ہی موتی کی آب

نکہتِ کاکل ہے رشکِ مشکِ ناب — ہی پسینہ غیرت روح گلاب

گل خجل ہے عارض رنگین سے — جای شبنم اوس پہ ہی خجلت کا آب

اونکی زلفون کا نہ سودائے ہوا — اس لئے سنبل کو ہے یہہ پیچ و تاب

ذات والا ہے مقدس اونکی ہی — دفتر عالم مین فردِ لا جواب

ساقئ تقدیر تو مجھکو بھی اب — اونکی اُلفت کا پلا جام شراب

اونکی زوّارون کی صورت دیکھکر — دل جلا ہوتا ہے حسرت سے کباب

منبع فیضِ خداوندِ جہان — ہین وہ عالم اونکی در سے فیضیاب

شان ہے اونکی عیان لولاک سے — رحمتہٗ للعالمین اونکا خطاب

اونکی اُمت مین تھی ہونی کی مدام — آرزوئی عیسیٰ گردون جناب

تھا معطر چار سو وقتِ خرام — سایہ اُونکی سر پہ کرتا تھا سحاب

دو جہان ہا بیہوش ہو جاتا کبھی — دور اونکی رُخ سے قدرت کا نقاب

اونکی فرقت مین نہین دل کو قرار — دیکھئے کرتا ہے کیا یہہ اضطراب

اونکی صدقے سے خداوند کریم — کر دے اس ناکام کو بھی کامیاب

چاہتا ہی گر شفاعت ای ضیا
کر تو مدح شافع روز حساب

ہو کیون نہ ذات احمد مختار لاجواب
اونکی سوا نہین کوئی زنہار لاجواب

فرد فرید وہ ہین تو ہے بعد اونکی بھی
اک اک رفیق اونکا اک اک یار لاجواب

کہتے ہین سب بلیغ زمانہ کہ لا کلام
ہی ہر کلام سید ابرار لاجواب

کچھ قدر مجھکو ابر گہربار کی نہین
جھڑتے ہین جسکے منہ سے در شہوار لاجواب

شکر خدا کرون مین ضیا کس زبان سے
ہوتے ہین نعت مین مرے اشعار لاجواب

نہین بھاتی ہی مجھے سیر گلستان یارب
جلد دکھلا دے مجھے کوچہ جانان یارب

ہووے مسکن جو مرا کوچہ جانان یارب
پھر نہ چاہون کبھی روضہ رضوان یارب

ہی قد سرور عالم کا تصور دل مین
مجھکو خوش آتا ہی کب سرو خیابان یارب

روئے اقدس کا بندہ ہی جو خیال اٹھ پہر
طرفہ نظرون مین کھلا ہی چمنستان یارب

زلف پیچان پیمبر کا ہی مائل دل زار
کسکو ہووے ہوس سنبل پیچان یارب

سو بہار چمنستان ارم ہی صدقے
تختہ نور جبین سے ہی نمایان یارب

عالم ابروے خمدار ہے کیا صل علے
اور فدا چشم ہی نرگس حیران یارب

گل عارض سے خجل ہے گلِ فردوس یارب
لب و دندان ہنی کا مین کہوں کیا عالم

کوئی تشبیہ نہین زلف کے شایان یارب
لعل ہے ایک تو ایک گوہر غلطان یارب

چاہ مین غمکی ہے غرقاب ضیا کا دلِ زار
نہین جہانکا ہی جو وہ چاہ زنخدان یارب

ورد نام مصطفیٰ ہی روز و شب
جو ثنا خوانِ شہِ لولاک ہے
مجھکو پہنچا دی وہان تجھسے یہی
فرقت دلبر نہایت شاق ہے
غم نہین مطلق مجھے دارین کا
دل ہوا ہے روکشِ شمس و قمر

شغل کیا صلّ علیٰ ہی روز و شب
اوس پہ تحسین خدا ہی روز و شب
میرا یارب مدّعا ہے روز و شب
دل جو مصروف بکا ہی روز و شب
اک فقط درد آپکا ہی روز و شب
اوسکا جو محوِ لقا ہے روز و شب

چشم رحمت ہو ضیا پر بھی ضرور
ایکا مدحت سرا ہے روز و شب

میرا برائے مدعا یارب
نہین کچھہ مال کیمیا یارب
اونکی دیدار پاک کا مشتاق

مجھکو ملجائین مصطفیٰ یارب
اونکی ملجاے خاک پا یارب
مجھکو دنیا سے مت اوٹھا یارب

رات دن ہووے خاک اوس در کے … میرے انکھونکا توتیا یارب
ہوسکا اب تلک نمیری سے … ق ایک بھی کام کا مکا یارب
بخشندی مجھکو اونکی صدقے سے … ہی یہی میرے التجا یارب
مجھکو کیا خوف تو ہی بخشش کو … اور شفاعت کو مصطفی یارب
اوس مسیحا تلک ہمین پہنچا … درد فرقت سے دی شفا یا ز

تیری دلبر کے وصف کا تجھسے
چاہتا ہے ضیا صلا یارب

السلام ای شہ عالی درجات … السلام ای شہ فرخندہ صفات
ہست اباد جہان از ذاتت … ذات تو موجب خیر و برکات
باشد ای ختم رسل خیر انام … از خدا بر تو درود و صلوات
بروم شاد ازین دار فنا … روی انور بنما در سکرات
جز تمنای در اقدس تو … خواہشم نیست بسیر خیاست
عزم پرواز نمودم لکن … زور پے بال و پری شد ہیہات

عرض دیدار در پاک ضیا
کن بدرگاہ مجیب الدعوات

عمیم العطا ہی محمد کی ذات — شفیع الورا ہے محمد کی ذات
خداوند عالم تری ذات سے — بھلا کب جدا ہے محمد کی ذات
بتاتی ہمین راہ ایمان کی — نبی الہدا ہی محمد کی ذات
گناہون کی امراض کے واسطے — دوا ہی شفا ہے محمد کی ذات
جو کچھہ وصف سوجھی ہین اوس سے کہین — سوا ہی سوا ہے محمد کی ذات
جو ہو جسطرح ویسا آیا نظر — عجب آئینہ ہے محمد کی ذات

کرون وصف کس عضو کا اونکی مین
سراپا ضیا ہی محمد کی ذات

ہی تصور مین جو حسن والا دن رات — قدرت حق کا نظر مین ہے تماشا دن رات
دیکھا ہی مین ہے جو رخ و زلف چلیپا دن رات — لطف بھی ہوتا ہی حاصل مجھے کیا کیا دن رات
نہین ممکن جو رہون یاد سے اونکی غافل — نام والا کا ہوا مجھکو وظیفہ دن رات
رات دن وصف رخ و زلف مین جو رہتا ہون — ایکسان مجھکو ہی اب لطف نظارہ دن رات
تا دم عمر رہون مدح سرائے احمد — یا خدا تجھسے مری ہی یہہ تمنا دن رات
گر ہمارا ہو گذر وہان تو ہی عز و شرف — جسکا روح امین تھا گذارا دن رات
اضطرابی ہی کسطرح اسے چین نہین — دل تڑپتا ہی جدائی سے ہمارا دن رات

الغرض ایسی بے فکری سے اوقات گذرتے ہی مرے
ہی جو فکر صفت سید والا دن رات

کوچۂ احمد مختار مین جانا یکبار
یہی رہتا ہی ضیا ابار ارادہ دن رات

جلوہ گر نور سے ہی ارض و سما آجکی رات
جوش پر ہی یم انوار خدا آجکی رات

سطح افلاک سے تابان ہی ہا کہین روئے زمین
مرحبا شان ہی کیا صلّ علےٰ آجکی رات

نکہت نافۂ تاتار و ختن ہے صدقے
بوی فردوس سے نکہت ہے سوا آجکی رات

جو طرف سے ہی نمایان چمنستان کی بہار
نزہت خلد برین پا ہی گیا ہے آجکی رات

کیا سیاہی ہے سفیدی سحر جس سے خجل
پانی ہی طرہ حورا کی صفا آجکی رات

بزم میلاد ہے بمبر کے نظارگی کے لئے
دیدۂ انجم افلاک ہی وا آجکی رات

مولد صاحب لولاک کی فرحت کے ہی
عرش سے فرش تلک دہوم بپا آجکی رات

ظلمت کفر ہوئی دور جہان سے یکسر
راستہ بند شیاطین کا ہوا آجکی رات

لاکہہ دن عید کی اُس پر سے تصدق کیجے
فرحت انگیز ہے اسطرح ضیا آجکی رات

ہے روی منور چمنستان نبوت
قد آپکا ہی سرو خیابان نبوت

وہ زلف نہین سلسلہ عرش خدا ہے
اور نور جبین شمسہ ایوان نبوت

کہتا ہی ہر اک ابروی رشک مہ نو کو / ابرو نہین ہے مطلع دیوانِ نبوّت

حاصل نکلہ پاک سے ہی عمر کی طاعت / وہ چشم ہی سرچشمہ فیضان نبوّت

بہتیرے نبی اپکے اول ہوے لاکن / واللہ بڑی اپسے ہے شان نبوّت

ہین سارے نبیے چرخ نبوت کے کواکب / ذات آپکی ہے ماہ درخشان نبوّت

اوسدم ہوئی افلاک پہ توقیر زمین کو / پیدا ہوی جسوقت کہ سلطان نبوّت

زینت دہ کونین ہوی اپکی جب ذات / کیونکر نہ مزیّن ہو بھلا کاشان نبوّت

معدوم ہوا مظلمہ کفر زمین سے / پیدا ہوی جب نیّر تابان نبوّت

صدیق و عمر جامع قرآن اسد اللہ / ہر ایک ہین شگفتہ گل بستان نبوّت

باعث ہین یہی رونق دین نبوی کے / کہتے ہین انھین چار کو ارکان نبوّت

رکھہ میرے گناہون کی ندامت سے مجھے باز / یارب بطفیل شہ ذی شانِ نبوّت

کیا ڈر ہے ضیا زلزلہ حشر سے ہمکو
وہان اپنی شفاعت کو ہین سلطان نبوّت

دیکھی جو نہین احمد مختار کی صورت / آتا ہی نظر روز شبِ تار کی صورت

دلمین جو ہے گلزار مدینہ کے تمنّا / گل کھٹکے ہین آنکھونمین میری خار کی صورت

رہتا ہے اوسے نرگس شہلا کا تصوّر / کیا ہوتی ہے دیکھین دلِ بیمار کی صورت

آتی ہے نظر نظرون مین ارباب نظر کی — آئینہ حق ہے سید ابرار کی صورت

کیا حسن ہے اوس مہ کے کف پا کے مقابل — کچھ مال نہین مہر پر انوار کی صورت

اوس ابروی خوش خم کی تعشق مین ہے نو — گھٹ گھٹ کے ہوا ابروی خمدار کی صورت

آتا ہے مجھے دھیان جو تصویر نبی کا

ہوتا ہون ضیا صورت دیوار کی صورت

روشن ہے جہان نبی کے باعث — ہے کون و مکان نبی کے باعث

آدم کی خطا کو حق نے بخشا — اور نوح کی جان نبی کے باعث

آتش سے خلیل کبریا نے — پائی ہے امان نبی کے باعث

یوسف نے مصیبتون سے پائی — ہے شوکت و شان نبی کے باعث

یونس کو ہوا اتھا بطن ماہی — مانند مکان نبی کے باعث

امت کے لئے کبھی نہین ہے — کچھ خوف و زیان نبی کے باعث

ہے عاصیون کا بروز محشر — خالق خواہان نبی کے باعث

مجرم جنت مین جائینگے صاف — شادان شادان نبی کے باعث

پیدا عالم مین ای ضیا ہے

اللہ کا نشان نبی کے باعث

بے نعت مصطفیٰ ہی زبان پر سخن عبث
بے روح جسطرح سے کہ ہوتا ہی تن عبث

گر ہو سکے تو وادی بطحا کے سیر کر
ای عندلیب تجھکو ہی فکر چمن عبث

اوصاف مصطفائی مین رطب اللسان ہون
ہووے نمیر اخلق زبان و دہن عبث

فرقت مین یا الہی نبی کے ہو کہین
جو جو کہ مجھ پہ گذرا ہی رنج و محن عبث

گر آرزوی نکہت گیسو دل حزین
ہی جستجوی نافۂ مشک ختن عبث

گیسو رخ و جبین جو مشبہ نہو تو ہی
گلشن مین سنبل اور گل و یاسمن عبث

ہر عشق ذات پاک محمدؐ کا ای ضیا
صد شکر در تنم نہ بود جان من عبث

ہی درد مصطفیٰ دل بیمار کا علاج
مژدہ ہو درد کو کہ یہ پایا خوشا علاج

ہوتی کبھی نہ خاک شفا درد و رنج سے
اوسکی زہی نصیب کہ اچھا ملا علاج

باقی رہی نہ دل مین کہین حسرت وصال
فرقت سے یا نبی مرا بس ہو چکا علاج

دل جسکے آتش گل عارض سے ہی کباب
میرا کریگا وہ بت گلگون قبا علاج

ماری ہوا مدینے کی بس خیر ہے ضیا
ہووے گا میرا حضرت عیسیٰ سے کیا علاج

جشن میلاد مصطفیٰ ہی آج
جوشش رحمت خدا سے آج

قصر عالم ہوا ہے نورانے — جلوہ گر نور کبریا ہے آج

آسمان پر اونھیں کے قدمون سے — شرف ارض بر ملا ہے آج

آسمان کیا ہے عرش اعلی سے — رتبۂ فرش بڑھ گیا ہے آج

رخ روشن نے دور دنیا سے — ظلمت کفر کو کیا ہے آج

کیا معطر مشام عالم ہے — عقدہ زلف کسکا وا ہے آج

وہ شہنشاہ ملک محبوبی — مسند آرا یہان ہوا ہے آج

مورد عرشیان ہے مہد زمین — مولد شاہ انبیا ہے آج

چاہے جو دل خدا سے وہ چاہو — وقت کیا خوب ای ضیا ہے آج

بزم میلاد کے تصدق سے
اپنا مقبول مدعا ہے آج

محبوب الہی جو سدھارا شب معراج — تھے حور و ملک محو نظارا شب معراج

تھے جلوۂ اقدام مبارک سے منور — گردون پہ ہر اک چشم ستارا شب معراج

گلگشت جناب شہ ابرار کی خاطر — فردوس کو رضوان نے سنوارا شب معراج

قاصر ہے رسائی سے جہاں شہپر ادراک — اوس جا پہ ہوا اونکا گذارا شب معراج

طاعت تو ہو کم اور ثواب اوسکا زیادہ — واللہ یہ حصہ تھا ہمارا شب معراج

کیا شان سے محبوب خدا آتا ہے دیکھو
تھا چرخ پہ ہر سمت پکارا شب معراج

محو رُخ محبوبِ خداوند جہان تھا
لوح و قلم اک ایک ستارا شب معراج

کس لطف سے یک لمحہ میں مقام فتدلی
مسکن ہوا یا شاہ تمہارا شب معراج

تھا جو مرضِ معصیت اُمّت مجرم
حاصل ہوا اوس درد کا چارا شب معراج

وہ خالق کونین سے یہہ رحمت دارین
بگڑا ہوا ہر کام سدھارا شب معراج

سِدارہ سے بڑہا جب شرف موسیٰ و عیسیٰ
بس رہگیا جبریل کا یارا شب معراج

اللہ رے جلال چڑہا عرش بریں پر
نعلین کو اوس نے نہ اوتارا شب معراج

تھا آشنا وہ قلزم عرفان کا دیکھا
دریائے تقرب کا کنارا شب معراج

ما ذاغ کہا اوسکی ضیا شان میں حق نے
اسطرح تھا وہ محوِ نظارا شب معراج

محفلِ مولد سلطان دو عالم ہے آج
عالم عالم جو ہے اس بزم میں خرم ہے آج

کچھ فقط بزم کی حضار نہیں ہیں خرم
دور سب عالم دنیا سے ہوا غم ہے آج

کیا فقط عالم دنیا سے ہوا دور ہی غم
آسمان پر بھی خوشی یہان سے نہ کچھ کم ہے آج

آسمان پر یہہ خوشی ہووے بھلا کیونکر کم
عرش والون میں بھی یہہ تذکرہ باہم ہے آج

وہ یہہ ہی تذکرہ ہوتا ہے وہان جو باہم
مہربان بندون پہ کیا خالق ارحم ہے آج

یعنی بس نور کو اپنے وہ خدای اکرم
کر دیا شمع شبستان دو عالم ہے آج

ای ضیا نور فشان ہین جو یہہ دونو عالم
جلوہ گر غیب سے ہی نور مجسم ہے آج

صحن ویرانہ گہتے چمنستان ہے آج
کونسا جلوہ فزا یہان گل خندان ہے آج

شوقین کون سے خوش قد کے نہین معلوم
سر جھکائے جو کھڑا سرو خیابان ہے آج

کسکے گیسوے پریشان کا ہوا دیوانہ
اس پریشانی مین جو سنبل پیچان ہے آج

شوق دیدار مین کس رشک دہ گلشن کے
ٹکٹکی باندہی ہو نرگس حیران ہے آج

کسکے رخسار کا مشتاق گل رعنا ہی
غنچہ کس تنگ دہن کا یہہ ثنا خوان ہے آج

کونسے غیرت گلشن کی ہی آمد آمد
شادمان نغمہ زنان بلبل نالان ہے آج

دوش پر لیکے صبا اپنے سرانجام بہار
کرتے کس خوبی سے آرایش بستان ہے آج

ہے گل سرسبد گلشن فردوس برین
اوس گلستان سے ہوا جلوہ کنان یہان ہے آج

یعنی میلاد جناب شہ لولاک لما
مظہر جن و ملک سید انسان ہے آج

اس لئے وادی ویرانہ دنیا بخدا
ای ضیا رشک دہ روضہ رضوان ہے آج

والضحی ہے بخدا روے پر انوار کے شرح
اور واللیل ہے گیسوے گرہ بار کے شرح

اور والشمس لکھے تفسیر ہے پیشانی کے
اور آیہ ہے وہی ابروے خمدار کی شرح

دیکھیے صاد سے ظاہر ہے صفت آنکھوں کی
اور ما زاغ بھی ہے چشم حیادار کی شرح

صاف لولو سے ہویدا ہے ثنائے دندان
اور مرجان ہے لب لعل شکر خوار کی شرح

ورفعنا لک ذکرک ہی بیان اوصاف
اور ہی خلق عظیم آپکی اطوار کی شرح

رحمت و فضل و کرم کی ہے یہ جنت تصریح
ہے جہنم غضب احمد مختار کی شرح

ہجر میں احمد مرسل کے نہیں ہے یہ شفق
آسمان پر ہے مری دیدۂ خونبار کی شرح

محو نظارہ ہوں کیا مجھسے رقم ہووے ضیا
خوبیٔ حسن جناب شہ ابرار کی شرح

عیسی کہاں ہے احمد مختار کی طرح
کس جا مریض ہے دل بیمار کی طرح

بالا کہاں ہے سرو قد یار کی طرح
قمری کہاں ہے عاشق غمخوار کی طرح

مرقد میں داغ الفت شمس الضحی مدام
روشن ہے داغ مہر پرانوار کی طرح

بس انتظار ہی شب وصلت میں دیکھیے
انجم کہاں ہے دیدۂ بیدار کی طرح

آزاد ہوں کشمکش دو جہان سے ہی
گیسوی عنبرین کی گرفتار کی طرح

ہی اسمین اور اسمین زمین آسمان کا فرق
کب ہے ہلال ابروے خمدار کی طرح

فرقت میں اشک آب در آبدار ہے
نیسان نہیں ہے چشم گہربار کی طرح

پیدا ہوا ہے آج تلک اور نہ ہوئیگا
خلق خدا مین سید ابرار کی طرح

داغون سے حسرت چمنستان یار کے
سینہ ہوا ہے تختہ گلزار کی طرح

ق دن ہو کون سا کہ مدینے کے دشت مین
چکراؤن سر سے گردش پرکار کی طرح

دلمین ہوا جو شوق مدینے کے سیر کا
گلشن مین گل کھٹکنے لگے خار کی طرح

ہوتی نہین ہے نعت رسالت مآب کے
ق تجھسے تو اور صاحب گفتار کی طرح

کنتی لگا تو زمرۂ مداح مین ضیا
یوسف کے یک غریب خریدار کی طرح

واہ کیا جلوہ کنان ہے شب میلاد کی صبح
کیسی خوبی سے عیان ہے شب میلاد کی صبح

ہی صفا اوسکی رخ عرش برین کا غازہ
نور سیما جہان ہے شب میلاد کی صبح

مطلع نور سعادت اوسے کہنا ہی بجا
رونق روے جہان ہے شب میلاد کی صبح

غیرت طرہ حور ہے سیاہی شب کی
رشک رخسار بتان ہے شب میلاد کی صبح

ہوگئی دور سیہ بختی عالم اوس سے
کسقدر نور فشان ہے شب میلاد کی صبح

صبح جنت ہی صباحت پہ تصدق اوسکی
ذات انوار کی جان ہے شب میلاد کی صبح

صبح امید کو ہی مجھسے اگر پوچھے ضیا
تو مین بتلادون کہ ہان ہے شب میلاد کی صبح

بہار گلستان محمد کا رُخ | مرادِ دین و ایمان محمّد کا رُخ
صحا بے ہُوا وُ صحا بے ہُوا | جو دیکھا مُسلمان محمّد کا رُخ
کہاں لائین یہہ تاب شمس و قمر | کہین ہے درخشان محمّد کا رُخ
کٹے شام فرقت اگر دیکھ لون | جو ہے صبح خندان محمد کا رُخ
حقیقت کو پائین گی جب دیکھ لین | اگر ماہ کنعان محمّد کا رُخ
جبین اور عارض ہین رشک قمر | زہی مشترقستان محمد کا رُخ
دم جان کنی مری ای کردگار | کرے مشکل آسان محمّد کا رُخ
دلا بایا ہے شعلہ طُور سے | فروغ فراوان محمّد کا رُخ

نہین ہنچ صیر یک جہت بر ضیا
رہی ہر سو نمایان محمّد کا رُخ

نہین ہو جہ میری چشم تر سُرخ | جھڑے اشکونکی جا لخت جگر سُرخ
رہا لا یا روے رنگین پیمبر | سر شک خون مجھکو عمر بھر سُرخ
ملک خون رو تے ہے ہجر نبی مین | ابھی تک آسمان پر ہے اثر سُرخ
یہہ میری اشک پر خونکی مقابل | کہان یاقوت ہے اور لعل تر سُرخ
خدا یا سُرخ رو رکھہ اونکی نزدیک | رُخ خورشید ہے جون ہر سحر سُرخ

مجھے یاد آئی اوس غنچہ دہن کی — چمن مین عارض گل دیکھکر سرخ

ملیگا واصفِ لعلِ نبی کو — ضیا یاقوت کا جنت مین گہر سرخ

رہ اسلام رفتار محمد — کلام اللہ گفتار محمد

نمود قصر عالم را منور — فروغ شمع انوار محمد

دل عشاق را کرد گرفتار — کمند زلف خمدار محمد

نخواہم گلشن فردوس ہرگز — کہ رشک خلد گلزار محمد

معاذ اللہ کافر گشتہ قطعاً — نمود ہر کہ انکار محمد

دلم شد روکش مہر درخشان — ز شوق وصف انوار محمد

مسلمان گشت در عالم نمودہ — ضیا ہر کس کہ اقرار محمد

الہی دل ہے بیمار محمد — اوسے ہو جاے دیدار محمد

مجھے حاصل ہو سیر طور یارب — رہے دل محوِ دیدار محمد

بھلا کب دوسرے سے ہو وہی مطلب — اوسے جو ہے طلبگار محمد

ہوا ہی جلوۂ عالم اوسے سے — وہی روئے طرحدار محمد

سواے عالم اسرار عالم
ملی عطر و اگر کی جاے یارب
دو عالم کو کریگا کیا فے لیکر
وراے وصل کیسا ہووے اچھا

کھلا ہے کس پہ اسرار محمد
مجھے موے اگر بار محمد
جسے حاصل ہو دیدار محمد
مسیحا سے بھی بیمار محمد

کرین سب کا ادب اسلام ہی یہہ
ضیا جو ہین دلدار محمد

یارب ہون دل و جان سے قربان محمد
والبتہ دل زار ہو اور وزازل سے
افلاک کی نسبت نہین کچھہ عرش کے آگی
زنہار نہو نعمت دارین کی خواہش
یہہ رمز ہے ارباب بصیرت پہ ہویدا
انسان سے کب وصف ادا اونکی ہو لائق
یہہ تجھسے تمنا ہے کہ رکھہ اپنی کرم سے
طوبی ہے جسے کہتے ہین یہہ اوسکی حقیقت
ہنسا نکی طرح چشم سے روتا ہون گہر ریز

بنماے مرا روے درخشان محمد
در سلسلہ کاکل پیچان محمد
بالاست ازان رفعت ایوان محمد
گر ذلہ شیرہ شود از خوان محمد
شد مظہر شان احدی شان محمد
توصیف الہی شدہ شایان محمد
یارب تو مرا تابع فرمان محمد
ان عکس ستہی ہی سرو خیابان محمد
از درد فراق در دندان محمد

کھلتا ہے مرا غنچہ پژمردہ خاطر
آید چو خیالِ لبِ خندانِ محمد

خورشیدِ قیامت سے نہیں خوف سرِ کو
در روز جزا سایۂ دامان محمد

بچنے کے لئے آتش سوزان سقر سے
کافیست مرا اُلفتِ یارانِ محمد

اللہ سے ہر دم یہ ضیا کی ہی تمنا
از دل نرود خواہشِ ارمان محمد

ای صلّ علے حسنِ خدا سازِ محمد
عاشق ہے خُدا دیکھی اعجاز محمد

طاقت نہ رہی شہپر جبریل مین حاشا
دیکھا جو فروزور پر پروازِ محمد

آواز تری جان کی یہ گوش الٰہی
مشتاق شنیدن رہی آوازِ محمد

آشفتہ جہان حسنِ ادا کا ہو عجب کیا
اللہ کو پسند آیا ہے اندازِ محمد

کسطرح سے وا اونکی حقیقت کا ہو عقدہ
جز حق کے نہین کوی بھی ہمراز محمد

جو چاہین گے وہ ہوگا قیامت مین یقینا
اللہ کو بھاتا ہے ضیا نازِ محمد

ممکن نہین توصیف سزاوارِ محمد
ہی مظہر حق روئے پر انوارِ محمد

ہے خالقِ کونین خریدارِ محمد
کس اوج پہ ہے گرمی بازارِ محمد

گڑ جای خجالت سے وہین قامتِ طوبیٰ
گر دیکھ لے سرو قدِ دلدارِ محمد

آشفتہ ہوں سودا ہو غزالان ختن کو
دیکھیں وہ اگر زلف اگر بار محمد

گر زلف کے سودے میں پریشان مجھے یار
جسطرح سے ہی طرۂ طرار محمد

کیا شان ہے محراب حرم جسکے ہی مسجود
ای صلِّ علی ابروے خمدار محمد

آزاد غم و درد سے ہوں دلکو شفا ہو
دیکھیں جو کہیں نرگس بیمار محمد

واللہ بہت ذائقہ بخش دل و جان ہے
شوق صفت لعل شکر خوار محمد

دارو سے علاج دل بیمار نہوگا
ہی اسکا مداوا مجھے دیدار محمد

خورشید جہانتاب ہو یا ماہ درخشان
ہیں مقتبس شعشعۂ انوار محمد

وہ سرمۂ چشم ملک و جن و بشر ہے
اللہ ری خاک در و دیوار محمد

ہو کنج لحد رشک دہ گلشن فردوس
آجای جو تصویر طرحدار محمد

مجھسا ہی غنی کون ضیا دونو جہان میں
ہات ائی اگر دولت دیدار محمد

یارب ہو مرے دلمیں تولای محمد
اور سر میں ہمیشہ رہی سودای محمد

کر مجھکو فدای رخ زیبای محمد
اور شیفتۂ زلف چلیپای محمد

شیدای خدا ہے جو ہی شیدای محمد
جویای خدا ہے جو ہی جویای محمد

واللہ نہیں نعمت دارین کی خواہش
ہے مجھکو فقط ایک تمنای محمد

نسبت نہین کچھ سرو خیابان جہان کو
ای صل علی قامت بالای محمد

آئینہ حق بین رخ روشن ہے منور
عیسی کے مسیحا ہین وہ لبہای محمد

کب ہمکو نظر آئین می دید خدا سے
مخمور ہین جو نرگس شہلای محمد

دیکھی ہے ہو معلوم نہین کہنے سے حاصل
ہی نور کا یم عارض حمرای محمد

بڑکر ید بیضا سے ہی عاشق کی نظر مین
انوار تجلای سراپای محمد

ہمسر ہو اگر عرش معلا سے عجب کیا
ہے شان خدا قصر معلای محمد

زنہار نہو طایر مقصود کا پر وا
جب تک نہو جس دل مین کہ پروای محمد

ای خالق کونین یہ امید ہے تجھسے
ہو وے جو تمنا ہو تمنای محمد

دو چیز مین میسر ہون ضیا اور نہین کچھ
توحید خدا اور تولای محمد

کیا رکھتے ہے انوار و تجلا شب میلاد
دکھلاتی ہے کیا رتبہ اعلا شب میلاد

افلاک پہ ہی فخر زمین کا شب میلاد
ہین حور و ملک محو تماشا شب میلاد

پائی ہے وہ عز و شرف و منزلت و قدر
کی لیت شب قدر کا رتبہ شب میلاد

کیا چار و طرف نور کے غنچے ہین چٹکتے
ہی گلشن رضوان سے شگفتہ شب میلاد

جو نور تھا مخلوق پی خلقت عالم
دکھلاتی ہی اوس نور کا جلوہ شب میلاد

مشتاق طرف سطح زمین شوقین اونکے | تھا اختر افلاک کا دیدہ شب میلاد
خدمت کے لئے آمنہ بی بی کی خدا نے | حوروں کو بھی تھا خلد سے بھیجا شب میلاد
کیونکر نہو بخت شب تاریک منور | پیدا ہوا خورشید سا مکھڑا شب میلاد
با عز و شرف آمنہ خاتونکی مکان مین | آئین بخدا آسیہ سارا شب میلاد
سونیکا طبق ہاتھ مین اور عطر بہشتی | لی آئین وہین ہاجرہ حوا شب میلاد
مندیل ہرا آسیہ لے آئین مقرر | سارا بھی لئے نقرئی لوٹا شب میلاد
تھا چشمہ کوثر سے بھرا ہاتھ مین لوٹا | اس پانی سے حضرت کو نہلایا شب میلاد
پونچھا تن پر نور کو مندیل سے اوس نے | اور عطر بہشتی کو لگایا شب میلاد
ادن چاروں نے حضرت کو بصد عزت و توقیر | پھر آمنہ کے گود مین رکھا شب میلاد
پیدا ہوا محبوب خداوند تعالے | کیونکر نہو محبوب سراپا شب میلاد

یہ سب ہے وہی صاحب میلاد کا صدقہ
رکھتے جو ضیا ہی شرف ایسا شب میلاد

بھیجئے شاہ دوسرا پہ درود | سرور پاک مصطفے پہ درود
مورد رحمت خدا ہے وہ | جو پڑی رحمت خدا پہ درود
پڑھئی روشن ہوتا دل تیرہ | کوکب برج اہتدا پہ درود

ہووے کیونکر نہ اوسکا روشن دل
جو پڑھے نور کبریا پہ درود

شاہ ہین افسر ولایت کی
بھیجئے ختم انبیا پہ درود

رونق گلشن نبوت پر
نکہت باغ اصطفا پہ درود

بے عدد بھیج یا الٰہی تو
باعث کون و دوسرا پہ درود

بھیجتا ہے خدائے عز و جل
گوہر بحر اتقا پہ درود

ای ضیا تا بخیر خاتمہ ہو
بھیج تو ختم انبیا پہ درود

دلکو یارب ہو مرے یاد نبی کا تعویذ
کیونکہ ہی ہجر کے آسیب کو اچھا تعویذ

سر مین سودای مدینہ کا جنون ہو افزون
دوستو مجھکو بھی دے دو کوئی ایسا تعویذ

خاک اوس جا کی مرے درد کی یارب ہو دوا
اور خاشاک ہو اوس راہ کا میرا تعویذ

دل سنبھلتا نہین نظارۂ دلبر کے سوا
ق
واسطے اوسکے کئی مینے بھی کیا کیا تعویذ

بیقراری دل مضطر کی نہین تھمتی ہی
اور کردے مجھے آمادۂ سودا تعویذ

یہہ تمنا ہے مری اور نہین کچھ خواہش
کوی عامل کہین لکھدی مجھے ایسا تعویذ

خواب مین تو بھی نظر آوے جمال دلدار
کوی اس ڈھب کا ملے مجھکو خدایا تعویذ

جستجو ہی رہی اب تک مجھے لیس وای نصیب
لاکہ تدبیر کیا دیسا نہ دیکھا تعویذ

اور فیض الدال

مجھکو بھیر دیوے کوئی نقش کف پا اوسکا ثم باللہ کالیجے مین رکھونگا تعویذ.

نقش حب نبی دلین جو ہے نقش ضیا
بس اوسی طرح منقش ہو لحد کا تعویذ

نعت لکھنے کو تو مجھکو نہین ملتا کاغذ
چاہئیے اوسکی لیئے اور ہی ڈھب کا کاغذ
صفت عارض پرنور رقم کرتا ہون
ورق مہر درخشانکا بھی ہونا کاغذ
ہے سزاوار جو ہو دیدۂ بلبل کی دوات
شاخ طوبی ہو قلم اور گل لالہ کاغذ
چشم نرگس کم سیاہی مین ہو سنبل کا صوف
عارض گل سے بھی خوشرنگ ہو میرا کاغذ
ہمنے اوصاف کف پای محمد جو لکھی
ہو گیا رشک وہ عارض حورا کاغذ
حسین پہ لکھا ہوا پاتا ہوں وہ نام والا
اپنے آنکھون سے لگاتا ہون خدایا کاغذ
تاکہ آگے تیرے محشر مین خداوند کریم
عفو عصیان کے لئے ہووے وسیلہ کاغذ

تجھسے چاہے ہی ضیا وصف نبی کا یارب
حشر کو پلہ میزان مین رکھنا کاغذ

ہوتی ہی صبح فدا عارض نورانی پر
صادقی خورشید محمد کی ہے پیشانی پر
شام ہی کاکل مشکین پہ ہمیشہ پہ نثار
اور انجم عرق عارض رمانی پر
دیکھ لی قامت موزون کا جو انداز خرام
قمری آشفتہ ہو سرو گلستانی پر

کچھ بجے سنبلے کی جو اوصاف رخ رشک قمر
اوس کف پا کے تصوّر مین دلا ہوتا ہے
ہو گا امت کی گناہونکا سفینہ غارت

ہوتی عاشق نہ زلیخا مہ کنعانی پر
سکتہ آئینکو از بس میری حیرانی پر
اونکا دریاے کرم آئی جو طغیانی پر

باتین ہوئی گی آسان ضیا کی مشکل
لطف آجاے جو یارب ترا آسانی پر

صحراے مدینہ چمنستان سے ہی بہتر
معمور ہے وہ جائی تجلے سے خدا کے
حاصل ہو جسے آپکی کوچے کی گدائی
دربانِ درِ اقدس سلطانِ رسالت
سنگِ در والاے جنابِ شہ لولاک
مدّاح سلاطین عرب ہو کہ عجم ہو

ہر خار وہانکا گل خندان سے ہی بہتر
ہر ذرہ وہانکا خور رخشان سے ہی بہتر
ہان اوسکو وہ شاہی سلیمان سے ہی بہتر
رتبے مین کہین قیصر و خاقان سے ہی بہتر
یاقوت سے اور لعل بدخشان سے ہی بہتر
کب شہر مدینہ کی ثناخوان سے ہی بہتر

مطلع جو ضیا وصف پیمبر مین رقم ہو
وہ مطلع خورشید درخشان سے ہی بہتر

کیا گر قد موزون جو صنوبر سے ہی بہتر
رشکِ رخِ فردوس ہے روی شہ لولاک

ہر عضو تن پاک تو بہتر سے ہی بہتر
تنویر جبین ہے مہ منور سے ہی بہتر

ہی رشک دہ سنبل فردوس وہ گیسو
اور وہ لب جان بخش گل تر سے ہی بہتر

صد نافحہ مشک و خطا ہو کہ ختن ہو
کب نکہت گیسوی معنبر سے ہے بہتر

پہونچا مدینے زمین پر تو کہو گا
یہہ بخت رسا بخت سکندر سے ہے بہتر

کیون تجھکو دلا خواہش گلزار جنان ہے
کیا خلد بریں کوی پیمبر سے ہے بہتر

افلاک کا ہوتا ہے کہان وہانکی زمین تک
گو مہر ہے نظرون مین تو اختر سے ہے بہتر

جو جاے کہ ہی اوس تن اطہر سے مشرف
وہ عرش شہ خالق اکبر سے ہے بہتر

معلوم نہین مجھکو ضیا دونو جہان مین
وہ کون سی شئے حب پیمبر سے ہے بہتر

الجھہ اور نکر بحر مین ہا لجل دل مضطر
لطیبا کو دکن سے تو چلا جل دل مضطر

بھرے تو مئی الفت محبوب خدا بعد
خالی ہو کہین اپنے سے اول دل مضطر

خطرات بجز وصل کے جلجاتے ہین یکسر
ہیں آتپ فرقت سے ہی منقل دل مضطر

کیون اتنا تڑپتا ہی کہا مان لے ہو جا
تو قید گیسوی مسلسل دل مضطر

اوس کو چیمین جو مہبط جبریل امین ہے
مین جا ہتا ہون سر کے جلون بل دل مضطر

سنگ در دلدار یہ گھسنے کے لئے چل
تو درد سر کی لئے صندل دل مضطر

اوس دلبر رعنا کی جدائی سے ضیا کو

تسکین ہو کیون جان ہے بیکل دل مضطر

کون آشفتہ نہین روے پیمبر دیکھکر — ہین فدا شمس و قمر رخسار انور دیکھکر

کیسے کیسے مرتبون کو پہنچین ارواحین یہان — عالم ارواح مین جسم مطہر دیکھکر

حاکم و سلطان خلیفہ خلق کا باعز و شان — ہو گیا کوئی سر والای سرور دیکھکر

ہو گیا کوئی امیر عادل عالی جناب — سید والا کی پیشانی انور دیکھکر

اور کوئی ہو گیا حافظ کلام اللہ کا — سرور لولاک کے چشم منور دیکھکر

اور کوئی سُننے والا نیک باتون کا ہوا — آپ کے گوش مبارک کان جوہر دیکھکر

اور پائی ہے کسی نے دولت دانش یہان — دہان جناب مصطفی کا روی انور دیکھکر

زیب دیوان وزارت اور حسین کوئی ہوا — غیرت عیسی و لعل روح پرور دیکھکر

اور دنیا مین ہوا صایم خدا کی فضل سے — انکا منہہ رشک روی پر گل تر دیکھکر

خوبصورت عورتون مردون مین کوئی ہو گیا — اونکی دندان مصفا سلک گوہر دیکھکر

قاصد یکا مرتبہ شاہون نے پایا ہی کوئی — وہ لسان فیض تبیان پیمبر دیکھکر

اور کوئی واعظ و ناصح ہوا ہی خلق مین — سید عالم کا حلقوم مطہر دیکھکر

اور مجاہد فی سبیل اللہ کوئی ہو گیا — لحیۂ رشک شعاع مہر انور دیکھکر

اور کوئی عالم جو دنیا مین سوداگر ہوا — گردن والا سے نور رب اکبر دیکھکر

آرزو دل کی بر آویگی ضیا اپنی تبھی
جب بڑھیں صل علے ہم قبر اطہر دیکھکر

جمالِ مصطفے نور علے نور — رخ و زلف رسا نور علے نور
سرِ سرور پہ نورانی عمامہ — منور ہوگیا نور علے نور
دُرِ دندان و لعل مصطفے کو — بجا ہے بولنا نور علے نور
جبین و عارضِ روشن کا عالم — وہ ہے نامِ خدا نور علے نور

خدا کے نور سے تھی اونکی خلقت
سراپا تھا ضیا نور علے نور

تصدق سرو جنت ہی قدِ دلجوی احمد پر — گلِ باغِ جنان صدقے ہے رخسارِ محمد پر
غلام گلونکی جیسا ہو بجا شان مین انکے — ثنا ہے سید والا جو ہو تو ہو سکے جلد پر
بھرا تھا سینۂ بے کینہ سب علمِ لدنی سے — بظاہر گرچہ طاقت تھی نہ اونکو حرفِ ابجد پر
نہیں معلوم پر آتی ہے کب امید جان میری — خدا دیتا ہے فیروزی مجھے کب دلکی مقصد پر
وہان یکبار پہنچا دے اگرچہ ہین نہون بیارا — نگہ ہے التجا یارب ترے الطاف بیحد پر
توقع ہی گنہگارونکو بس چشمِ عنایت سے — عنایت اُنکی ہو وے زیادہ نیک سے بد پر
نظارہ ہوئیگا کب رحمتِ عالم کی روضہ کا — سراسر رحمتِ خالق ہے نازل اونکی مرقد پر

گنہگاران اُمت حشر مین دامن سے لپٹینگے
شفاعت کی قبا وہان ٹھیک ہوگی انکی قد

نہ کیون اونکی ثنا ورد زبان ہو روز و شب میرے
فدا ہون جان و دل سے مین ضیا نام محمد پر

ردیف الزاے المعجمہ

آئی کبھی نہ ملک عرب سے صبا ہنوز
ہرگز نہ میرا غنچۂ دل وا ہوا ہنوز

دیکھا نہین ہے مینے در مصطفی ہنوز
اُمید میرے دلکی نہ نکلی خدا ہنوز

تک عمر سے ہی شوق شنیدن دماغ کو
پہنچی نہ اوسکو نکہت زلف دوتا ہنوز

پتھرا گئین ہین آنکھین تمناے دید مین
آیا نظر نہ انکو رخ باصفا ہنوز

مٹی مین ملگیا ہون اسے اشتیاق مین
اوس راہ کی نہ خاک ہوئی توتیا ہنوز

مشکل ہی کھلنا عقدہ امید کا مری
مشکل کشائی کی نہین حاجت روا ہنوز

ازبسکہ انتظار ہی قاصد کا رات دن
اوس کوچہ سے پھرا نہین قاصد مرا ہنوز

اللہ ری اوج وصف جناب رسول پاک
دہان تک نہین پہنچ سکی فکر رسا ہنوز

بہتیرے یار منزل مقصود کو گئے
ناکام تو ہی ایک رہا ای ضیا ہنوز

مجھکو شہ والا کی تمنا ہی شب و روز
سوزان تپش ہجر سے سینہ ہی شب و روز

دل اونکی رخ و زلف کا شیدا ہی شب و روز
چشمون سے مرے جوش ہی دریا شب و روز

کلگشت خیابانِ جناںکی نہیں خواہش
آئینۂ دل غیرتِ آئینہ چین ہے
اوس روضۂ اقدس کے جو نظارہ کناں ہیں
دنیا میں بھی ہیں سایہ طوبیٰ کے تلے ہم
معمور ہے دل شوق تماشا سے وہانکی
کس منہہ سے کروں شکرِ خدا میرے زباں پر

مجھکو ہوسِ سیرِ مدینہ ہی شب و روز
جو محوِ خیالِ رُخِ زیبا ہی شب و روز
یک لحظہ فرحت اونھیں رہتا ہی شب و روز
بس نظر اونکا قدِ بالا ہی شب و روز
سر میں مرے اوس دشت کا سودا ہی شب و روز
اوصافِ جنابِ شہِ والا ہی شب و روز

زلف و رخ پر نور کی فرقت میں ضیا کو
کچھ کام نہیں اور یہ رونا ہی شب و روز

وفاتِ مصطفےٰ ہی آچکے روز
نظر میں کیوں نہ ہو تاریک عالم
اترنا بند جبریلِ امین کا
ہمارے جان پر فرقت کا صدمہ
نہایت آل دیاران نبی پر
فراقِ احمدی میں یک مصیبت
جنابِ سرورِ عالم یہاں سے

عجب محشر بپا ہے آچکے روز
سیہ ارض و سما ہے آچکے روز
زمیں پر ہو گیا ہے آچکے روز
قیامت سے سوا ہے آچکے روز
غم و رنج و بلا ہے آچکے روز
ہمارے پر بپا ہے آچکے روز
ق وہاں جلوہ نما ہے آچکے روز

عجب کچھ لطف ہی عاشق سے اپنے
وصالِ دلربا ہے آج کے روز

دل و جان حزینِ عاشقان پر
قلق ہے اور بکا ہی آج کے روز

او نہین بیشک حیات جاویدان ہے
مگر ہمپر یہہ کیا ہے آج کے روز

ضیا کیا ماجرا رحلت کا لکھون
مجھے سکتا ہوا ہے آج کے روز

یہہ ہماری التجا ہے خالق اکبر کے پاس
جلد پہنچا دے تو ہمکو اپنے پیغمبر کے پاس

مطمئن ہو کا ہمارا یہہ دل مضطر تبھی
جب کہین پہنچیگا جا کر اپنے وہ دلبر کے پاس

آرزو ہی یہہ مری اپنا کرون مین عرض حال
یاالہی جا کے اونکی مرقد اطہر کے پاس

کوی صورت یا خدا ایسے نکل آئی کہین
ہو بسر عمر دوروزہ اپنی اونکی در کے پاس

سیکھنیکو راستہ ایمان اور اسلام کا
آتے تھے جنات اکثر سرور رہبر کے پاس

ہو نہ وہ مایوس ہرگز جاتے تھے مسرور ہو
حاجتین لاتے تھے لیکر جو کہ اس در کے پاس

حشر مین بھر بھر کے دینگے جام اپنے ہاتھ سے
جب چلے آئی گی امت صاحب کوثر کے پاس

عرصہ گاہ حشر مین بہر شفاعت آئنگے
سب جگہ سے خلق پہر پہر شافع محشر کے پاس

غیرت سطح فلک ہوتے زمین جب بیٹھتے
مثل انجم کے صحابہ اوس مہ انور کے پاس

جز امید سیر بطحا دوسرا کوی نہین

اے ضیا سمجھانے کو اپنے دل مضطر کے پاس

دیکھا اب تک نہ روے یار افسوس
کیا ایک افسوس صد ہزار افسوس

یاد روے بتی مین رہ رہ کر
مجھکو آتا ہے بار بار افسوس

نہین پہنچے دماغ مین میرے
نگہت زلف مشکبار افسوس

نچبا کوی میرے انکھون مین
دشت بطحی کا ہاے خار افسوس

خواب مین بھی نظر نہین آئی
اب تلک صورت نگار افسوس

مجھکو بے یار غیرت گلشن
خار ہے موسم بہار افسوس

عمر حسرت ہی مین ضیا گذری
نظر آیا نہ روے یار افسوس

نہین مجھکو سیر چمن کی ہوس
مدینے کی ہی کوہ و بن کی ہوس

یہ ہے منت حق کہ مجھکو بھی دے
ثناے شہ ذوالمنن کی ہوس

نہین بوے گل کی تمنا مجھے
ہے اوس نگہت پیرہن کی ہوس

دکھا کر در پاک یارب نکال
مرے اس دل ہمہ محن کی ہوس

سر پر سلیمان دریا رہے
ملے بر نہو مال و دہن کی ہوس

کہین کوی اوس لب سے تشبیہ دے
نہایت ہی لعل یمن کی ہوس

وہانکی ملادے کوئی خاک مین
ازل سے مرے سر مین سجدہ ہاے
بہت ہی ہے مشکِ ختن کی ہوس
اوسے کاکلِ پُرشکن کی ہوس

ضیا میرا مقصد ہے نعت نبی
نہین مجھکو شعر و سخن کی ہوس

روضیکو ترے دیکھکے ہم دور سے بیہوش
ہوجاینگے ہوشی ہو جون طور سے بیہوش
محشر مین رہین سایۂ رحمت کے تلے ہم
ہوون نہ کہین وہان تپش ہور سے بیہوش
معلوم ہمین ہوتے ہے نہ مرقد کے اندھیر
وہان کبھی اپنے رخ پرنور سے بیہوش
رہتی ہے تمنا کہ خمارِ مئی الفت
رکھے ہمین دن رات بھی مخمور سے بیہوش

خواہش ہے ضیا کی یہی ای نور سمٰوات
کر اوس درِ پرنور کے تو نور سے بیہوش

وہ ہین سردار آفرینش
ہے اون سے مدار آفرینش
اللہ کے لطف سے ہی اونپر
کشف اسرار آفرینش
انصاف سے دیکھو ذات حضرت
ہے وجہ نگار آفرینش
جلوہ ہے نور احمدی کے
روشن شب تار آفرینش
سرسبز و شگفتہ اور شادان
ہے اون سے بہار آفرینش

اور لطف انہین الحمیم

باعث سے اونھین کے ذات کے ہی | توقیر ووقار آفرینش

کہہ دے تو ضیا اونھین نہ بولین
کیونکر سالار آفرینش

ہو کیون نہ ہمکو احمد مختار کی تلاش
ہی قافلے کو قافلہ سالار کی تلاش

تجھکو صبا ہے نافۂ تاتار کی تلاش
مجھکو ہی اونکی زلف اگربار کی تلاش

کرتی ہی بدر کو بھی دلا صورت ہلال
اوس رشک مہ کے ابروی خمدار کی تلاش

قمری نہین جو قدّ صنوبر پہ ہون فدا
مجھکو تو روز وشب ہے قدیار کی تلاش

کوئی نبی کے سیر کی ہو جستجو مدام
بلبل تجھے ہی کس لئے گلزار کی تلاش

اتنا نہین ہے دلین خیال ارم کبھی
اوسکو ہی جب سے کوچۂ دلدار کی تلاش

ہون تشنہ کام ساقی کوثر کی دید کا
کوثر نہین ہی تشنۂ دیدار کی تلاش

ظلّ ہما ہے اہل سعادت کے واسطے
خیر الوریٰ کی سایۂ دیوار کی تلاش

خاک مدینہ واسطے سرمہ کے ای ضیا
یک عمر سے ہی دیدۂ خونبار کی تلاش

خدا کی خلق مین ہین انبیا خاص
مگر ہین انبیا مین مصطفی خاص

عیان ہے اس سے عالم پر فضیلت
خدا نے اونکو جو سب سے کیا خاص

کسیکے مدح کب شایان ہوا اونکی
کیا ختم نبوت اون پہ حق نے
ہے اونکی ذات کو عالم سے نسبت
عموماً فیض حق شامل ہے سب پر

ہوا مداح جب اونکا خدا خاص
اونھین کو ملگیا یہہ مرتبہ خاص
ستارون مین ہے جون بدر الدجی خاص
مگر فیضان تھا اونپر جدا خاص

نہین عالم مین ممکن مثل اونکی
کیا اللہ نے اونکو ضیا خاص

مفتون ہین روے یار کے حیران علی الخصوص
بتہیری شوق ہین بہ زیارت کا آپکی
ہی اشتیاق گرچہ مدینے کے دشت کا
ہر عضو سر سے پاون تلک عین نور ہے
عشق محمدی ہے سبھونکو علی العموم
مصحف تمام گرچہ تمامین اونھین کے ہے

عاشق ہین گیسوونکی پریشان علی الخصوص
مدت سے میرے دل مین ہے ارمان علی الخصوص
دیتی ہے شوق سیر گلستان علی الخصوص
چہرہ ہے دلکش خور رخشان علی الخصوص
عاشق ہے اونکا حضرت سبحان علی الخصوص
یسین و طہ سورۂ قرآن علی الخصوص

امت ہی سب خدا کو نبی کے ضیا عزیز
اونمین سے بھی ہین اونکی ثنا خوان علی الخصوص

ازل سے تابہ ابد ہے جو مصطفی کا فیض
قسم خدا کی عزیزو یہہ ہے خدا کا فیض

ردیف الضاد المعجمہ

فروغ شمس و قمر کیا ہی جلوۂ اختر
ملا تھا عالم ارواح مین نبیون کو
نہ کیون ظہور کرامت ہوا ولیاؤن سے
ہوئی جو خلق مین طوبی کو سرد کو شہرت
شمیم گل مین نہوتی نہ مشک اذفر مین

یہہ سب ہی اوس رخ پر نور و پر ضیا کا فیض
جناب سیدنا شاہ انبیا کا فیض
کرامت اونکی ہی سلطان اولیا کا فیض
فقط یہہ ہی قد موزون دلربا کا فیض
نہوتا اونکی اگر گیسوی دوتا کا فیض

خدا کے فضل سے اور نعت کی تصدق ہی
رہیگا حشر تلک دفتر ضیا کا فیض

سنبل سے کام ہی نہ گل تر سے ہی غرض
روز ازل سے قد نبی کا ہون شیفتہ
جو ہی گدای کوچۂ سلطان جن و انس
خواہش نہین ہے نعمت کونین گر ملے
ہرگز نہین ہی چشمۂ کوثر کی آرزو
دلمین تصور رخ پر نور ہی مدام

عارض سے اور زلف پیمبر سے ہی غرض
طوبی سے ہی غرض نہ صنوبر سے ہی غرض
کب اوسکو تخت و تاج سکندر سے ہی غرض
بیدل ہون اک فقط مجھے دلبر سے ہی غرض
ہان مجھکو مدح صاحب کوثر سے ہی غرض
کب مجھکو جلوۂ شہ خاور سے ہی غرض

دن رات مجھکو ہجر پیمبر مین ای ضیا
چشم پر اشک اور دل مضطر سے ہی غرض

شافی سے کام مجھکو مُداوا سے کیا غرض
بیمار مصطفی کو مسیحا سے کیا غرض

مطلب نہیں ہے بلبل عارض کو گل سے کچھ
مفتونِ قد کو قامت طوبی سے کیا غرض

خواہانِ زلف کو نہین سنبل کی آرزو
شیدای چشم یار کو شہلا سے کیا غرض

مین ہون فداے حُسن کفِ پای مصطفی
مجھکو تجلّیٔ یدِ بیضا سے کیا غرض

جسکو ملے متاعِ وصال نبی ضیا
واللہ اوسکو دولتِ عقبی سے کیا غرض

مین چاہتا ہون تجھسے خُدایا بہر نمط
مدفن ہو میرا خاک مدینہ بہر نمط

تن ہی یہان ہے جان متعلق وہین کی ہے
کرتا ہون شکر مین بھی خدا کا بہر نمط

دن رات مجھکو وصفِ سراپا کا دھیان ہے
مین ہون مدام محوِ تجلّا بہر نمط

اوس گل کی بارگاہ مین احسان ہے ترا
پہنچا مرا پیام نسیما بہر نمط

صبح و مسا نزول ملایک ہی جس جگہ
دیکھون مین اپنی آنکھون سے وہ جا بہر نمط

تا ہو تشفیٔ دلِ مضطر کہین خُدا
دکھلادے مجھکو وہ رخِ زیبا بہر نمط

دل سے نہ دور عارض رخشان کا ہو خیال
سر سے نجائے زلف کا سودا بہر نمط

دیکھے سے سرو طوبی کے جاتا نہین مرے
دل سے تصوّرِ قدِ بالا بہر نمط

گاہی خیال رخ ہی کبھی دھیان زلف کا

ہے روز و شب ضیا کو تمنا یہی فقط

دامن ہے عاصیون کا درِ مصطفی فقط
میرا یہان وہان ہے وہی آسرا فقط

دایم رہو مین تابع فرمانِ مصطفیٰ
اللہ سے یہی ہے میری التجا فقط

دلکو یہی ہو دی اور کسی چیز کی ہوس
ہو وے میسر اونکی اگر خاک پا فقط

شعر و سخن سے کام نہین اور کچھ مجھے
ہو مجھکو شوق مدحت خیر الورا فقط

باعث سے اوس رسول رفیع المکان کے
خالق نے دو جہان کو پیدا کیا فقط

طاعت پہ ہی امید نہ تقوی پہ انکا
اک نام چاہتا ہون مین بس آپکا فقط

ہی گرچہ معصیت مین سراپا تو مبتلا
دامن پہ کر تو اونکی تمسک ضیا فقط

اوصاف الحاسیمیم

جسکے لکھنے سے ہی سخن محظوظ
اور سننے سے انجمن محظوظ

یعنی وصف جناب احمد سے
کیون نہ ہو وے مرادین محظوظ

یاد خیر البشر سے ہوتا ہے
دل پُر درد و پُر محن محظوظ

انس و جن و ملک زمین و زمان
ہوتے ہین سن مرا سخن محظوظ

ہون تصور سے رخکے ایسا شاد
جیسے ہو بلبل چمن محظوظ

کرتی ہے مغز جان کو میرے
نکہت زلف پرشکن محظوظ

چاہتا ہوں کہ میرے دل کو رکھے
ای ضیا مدح پنجتن محظوظ

مدح سے اوروں کی ہو مدح پیمبر کا لحاظ
قدر فرمان بر کے ہے جون قدر سر کا لحاظ

جب دلبر کو دیکھے عاشق پر اشتیاق
کچھ نہیں رہیگا باقی جان اور سر کا لحاظ

جان مضطر دیدۂ تر بہانے سے جب لیجاویگا
کچھ تو ہوگا جان مضطر دیدۂ تر کا لحاظ

اپنے دلبر کی تصدق سے مجھے بخش ای خدا
ہی تمھو تجھکو یا الٰہی اپنے دلبر کا لحاظ

چار یاروں کی محبت ہے مجھے رب عفو
بخش دینا مجھکو کر صدیق اکبر کا لحاظ

ارفع امت کا یعنی حضرت فاروق کا
اور عثمان غنی کا اور حیدر کا لحاظ

ہووے کس منہہ سے ضیا ہمسے ادا مدح و ثنا
ہیں بندے بندے خدا کو ہی پیمبر کا لحاظ

یارب ہو میرے حشر میں خیر الوریٰ شفیع
واللہ کوی اونسا نہیں دوسرا شفیع

ہیں عاصیوں کی حشر میں گر اتقیا شفیع
ہوئے ہیں اتقیا کی بھی وہاں مصطفیٰ شفیع

ہوویگا پہلے باب شفاعت انھیں سے وا
ہی بعد انکی دوسرا جو ہوویگا شفیع

سائی ہی شفاعت امت جو بے حساب
پایا جب اونکو ایسا خدا نے کیا شفیع

بخشیگا عاصیونکو خدا روز حشر کے
ہوویگی جس گھڑے شرف انبیا شفیع

اللہ ری شانِ رحمتِ عالم کا ارتفع
ہر حال مین ہین خلق کے پیشِ خدا شفیع

فی الغور عاصیون کی شفاعت کو پہنچی
جسدم پکار اوٹھین کے محشر مین یا شفیع

محفوظ کیون نہ صدمۂ دوزخ سے ہم رہین
واللہ اپنے وہان ہین شفیع الورا شفیع

کیا خوف تجھکو زلزلۂ بعث و نشر سے ہا
بے شک رسولِ پاک ہین تیری ضیا شفیع

ہی جسقدر مکان شہِ لامکان رفیع
اوسطور لامکان بجز اہی کہان رفیع

سب انبیا سے اور رسولون سے بھی کیا
اللہ نے پایگاہِ شہِ مرسلان رفیع

یہان بھی ہے وصف شہ لولاک سربلند
محشر مین بھی ہی مرتبۂ مدح خوان رفیع

رفعت زمین کی بڑھ گئی قدمون سے آپکے
ظاہر زمین سے ہی اگر آسمان رفیع

ہم جا کے خلد مین یہ رضوان سے پوچھینگے
نخل مدینہ سے بھی ہے سرو جنان رفیع

اوس بادشاہِ مملکتِ ارتفاع کا
دارا سے بھی ہی مرتبۂ داربان رفیع

سب امتون سے حشر مین ہوئیگی ای ضیا
رتبے مین امتِ شرفِ انس و جان رفیع

ہوا نمود جو دل پر غمِ نبی کا داغ
بفضلہ ہی وہی میرے قبر دل کا چراغ

نہین ہے مجھکو تمنای نکہتِ فردوس
شمیمِ کوچۂ دلبر سے ہی مرا دماغ

مدام مست ہوں مین اس لئے کہ ہی لبریز
مئی محبت محبوب سے یہہ دل کا ایاغ

مین ایسا محو نظارہ رہون خداوندا
کہ میرے چشم پہ صادق ہو معنی مازاغ

درای ناقہ کو سنتا تری اگر مجنون
کبھی وہ ناقۂ لیلی کا ڈھونڈتا نہ سراغ

خیال زلف معنبر بھرا دماغ مین ہے
تصور رخ رشک چمن سے دل ہے باغ

فقط ہی فکر تو فکر فراق احمد ہے
خدا نہ کیون غم دارین سے ہو مجھکو فراغ

ہوا ہی فرقت احمد کا میرے دل پر داغ
الٰہی خیر ہو دل سے مٹیگا کیونکر داغ

بہت ہی شاق جدائی جناب احمد کی
بجز وصال کے ہو دور کسطرح یہ داغ

خیال خال مین اوس عارض منوّر کے
چمک رہا ہی میرے دل پہ مثل اختر داغ

بندھا ہی جب سے تصوّر جو اس کف پا کا
وفور نور سے ہی رشک مہر خاور داغ

چمن چمن مرے سینے کو غیرت گلشن
کیا ہے فرقت خیر البشر نے ہو کر داغ

تپ فراق جناب رسول والا سے
ہوا ہے سینہ جو مجمر تو اور اخگر داغ

دکھاؤن داغ کبھی مین جو اپنے سینے کے
فضای روضہ رضوان کو ہو سراسر داغ

مثال مہر کی روشن ہے عالم باطن
بنے اپنے سینہ سوزان مین منوّر داغ

جمال دیکھ کے عشاق جنکا جیتے تھے

ضیا نہ کیون ہو بہلا فرقت پیمبر داغ

جتنے ہین سب انبیاے ماسلف ذات حضرت کو ہی اون سب پر شرف
اونکے تلوون سے ہو نسبت کسطرح چاند کے چہرے پہ ظاہر ہے کلف
روبرو دندانکی درّ بے آب ہی لعل لب کے سامنے ہی جون خذف
یاالہی ہو نہ بے یاد نبی مایۂ عمر گران مایہ تلف
ای عزیزو یہہ دہن کا ہیکو ہی گوہر نعت نبی کا ہی صدف
رشک جنت ہی توفیض نعت سے آتش دوزخ سے ای دل لاتخف

نعت جو لکھے ضیا نے یا خدا
گر قبول افتد زہے عز و شرف

ای خدا لیچل مدینے کے بیابان طرف مین نہین مائل کبھی گلزار رضوان کی طرف
میل خاطر ہووے کیونکر سنبلستان کیطرف ہے مرے دلکا تعلق زلف پیچان کے طرف
شیفتہ ہون سرو قد سرور لولاک کا دیکھون بھولے بھی اگر سرو بستان کی طرف
حسرت دندان مین جب جہڑتے ہین موتی چشم سے ابر نیسان دیکھتا ہی چشم گریان کے طرف
کب بہار خلد ہو میری نظر مین جانشین جب پڑے میری نظر وہ روے خندان کیطرف
کسطرح روکون اسے روکے سے یہہ رکتا نہین دل کہچا جاتا ہے ازبس کوی جانان کی طرف

عیسیٰ حریم کبھی گلگشتِ چمن کے شوقین
مہبطِ قدوسیان ہی مسکن خیرالورا

آئین گے اکدن مدینکے گلستان کی طرف
سر سے چلتا جاؤن یارب انکی ایوان کیطرف

یا الٰہی از طفیل رحمت للعالمین
تو نظر مت کر ضیا کے جرم وعصیان کیطرف

جب ہو شایان حق نبی کا وصف
ہو وے لکھنے کو خامۂ طوبیٰ
بے نہایت ہے اور بیحد ہی
شعلۂ طور ہو زبان قلم
اور بیحد ہے بے نہایت ہے
عزم از بس ہے لیک بیکس ہو

اونکی لایق ہو کب کسیکا وصف
اونکے قامت کے راستی کا وصف
آل احمد کے دوستی کا وصف
گر لکھون آپکے ہنسی کا وصف
اونکی یارونکی دشمنی کا وصف
کیا کہون اپنے بیکسی کا وصف

رات دن ہو ضیا کے وردِ زبان
یا الٰہی ترے نبی کا وصف

جو مجازا ہے مصطفےٰ کا عشق
ہے وہ عالم مین خسرِ وعشاق
سر بسر پیچ و تاب ہی مجھکو

وہ حقیقت مین ہے خدا کا عشق
جسکو ہو شاہِ انبیا کا عشق
پڑ گیا گیسوئ دوتا کا عشق

انصاف الصافی

ای کی طرح سے قرار اوسکو — ہووی جس ولین دلربا کا عشق

بول اُٹھا ستونِ حنّانہ — ق کیونکہ تھا اوسکو انتہا کا عشق

دلِ مردہ اگر کرے زندہ — کیا عجب شاہِ دوسرا کا عشق

ہوسِ خاکِ طیبّہ و بطحا — گر وہو مس نہ کیمیا کا عشق

دلِ تاریک کیون نہو روشن — کرے مسکن جو مہ لقا کا عشق

گر عطا مجھکو یا الٰہی تو — ق چار یارانِ باصفا کا عشق

یعنی صدیق و حضرتِ فاروق — اور عثمان و مرتضیٰ کا عشق

اور ہووی ضیا نصیب مجھے
حضرتِ شاہِ کربلا کا عشق

اوسکا ہر آن ہون ضیا مشتاق — جسکا ہر دم ہے کبریا مشتاق

نکہتِ کوچۂ نبی سے لے آ — مین ہون مدت سے ای صبا مشتاق

کوچۂ یار کو چل ای زاہد — کیون تو فردوس کا ہوا مشتاق

ہم ہون مشتاق کیا تعجب ہی — وہ جہان اونکا ہو گیا مشتاق

کس تجمل سے حق نے بلوایا — جب ہوا اونکی وصل کا مشتاق

طور پر اشتیاق کسکو تھا — شبِ معراج کون تھا مشتاق

ارض پر آدمی سما پہ ملک — اونکا ہر یک ہی ہر جگہ مشتاق
کیا غضب کا ہی اشتیاق مجھی — مجھسا ہوگا نہ دوسرا مشتاق
اُمت اونکی ہین تھی جو ہونیکے — جنکے اُمت مین انبیا مشتاق
اسکو پہنچائیگا خُدا بیشک — جو مدینکا ہو گیا مشتاق
یا الٰہی اونھین کے صدقے سے — مجھکو دنیا سے مت اوٹھا مشتاق
فکرِ اشعارِ نعت کی دائیم — ہے مری طبعِ با صفا مشتاق

انکی در پر ضیا کو پہنچا دے
کب تلک وہ رہی خُدا مشتاق

اعلیٰ ہی عرشِ حق سے مکانِ رسولِ پاک — ہی جلوہ گر جہان مین شانِ رسولِ پاک
بیشک نزولِ رحمتِ رحمان ہی وہان — ہوتا ہی جس مکان مین بیانِ رسولِ پاک
طالب نہین ہے قامتِ طوبیٰ کا زینہار — خواہانِ قدِ سروِ روانِ رسولِ پاک
انکا کلام شرحِ کلامِ مجید ہی — گویا لسانِ حق ہی زبانِ رسولِ پاک

دنیا مین ہین ضیا جو ہوا خواہِ چار یار
محشر مین ہونگی زیرِ نشانِ رسولِ پاک

ملے یا الٰہی مدینکی خاک — مجھے لادے کوئی مدینکی خاک

زمانیکے کیا خاک تھے آبرو | جو پیدا نہوتے مدینیکی خاک
ہمیشہ مرے آنکھہ ہے منتظر | کہ ہوتی ہے کیسے مدینیکی خاک
لگادین آنکھون مین سرمہ کے جا | ملے گر ذرا سے مدینیکی خاک
الٰہی یہہ جسم گنہگار پر | بھلا کب اُوڑے گی مدینیکی خاک
پڑے گر ذریسے ہو اکسیر قلب | موثر ہے ایسے مدینیکی خاک
فضائے جنان کیون نہو منفعل | ہی قدرت خُدا کی مدینیکی خاک
دل زار مٹے مین ملجائیگا | جو حاصل نہوگی مدینیکی خاک

رہے بہر ضیا کچھہ نہ دلمین ہوس
جو ہو میری مٹی مدینیکی خاک

بلبل تجھی ذکرِ گل و گلزار مبارک | عشاق کو فکر چمن یار مبارک
سودائے دل زار ہوا زلف نبی کا | تجھکو یہہ سودا ہو دل زار مبارک
زُہّاد مبارک تمھین گلگشت جنان ہو | ہمکو چمن احمد مختار مبارک
کہتے ہین ملایک یہی ای فرشتو تمکو | میلاد جناب شہ ابرار مبارک

دن رات ہی ذکر رُخ و گیسوی پیمبر
یہہ ذکر ضیا تجھکو یہہ اذکار مبارک

ہو سکے کیا مدحِ شایانِ رسول — بعد شانِ حق کے ہی شانِ رسول
خلقتِ کونین کے باعث ہوئی — ہے جہان ممنونِ احسانِ رسول
آستانہ عرش ہو تو کیا عجب — ہو وے جو جبریل دربانِ رسول
آسمان و عرش اور یہ کائنات — ہوگئی ہین زیرِ فرمانِ رسول
نور مین بڑھکر ہے شمعِ طور سے — شعلہ شمعِ شبستانِ رسول ہے
معرفت مین اولین و آخرین — ہین سبق خوان دبستانِ رسول
سبکو ہے ارمانِ وصلِ کبریا — حق تعالی کو ہے ارمانِ رسول
دیکھکر ہو وے خجل سروِ جنان — جلوۂ سروِ گلستانِ رسول
چمکی یہ بخت سیہ گر دیکھ لون — خواب مین روئے درخشانِ رسول
یا الہی تجھسے روزِ حشر مین — چاہتا ہون ظلِ دامانِ رسول

رکھ ضیا کو یا الہ العالمین
دو جہان مین تو ثنا خوانِ رسول

غم نہین ہے نہین دنیا کی جو نعمت حاصل — مجھکو اوصافِ پیمبر کی ہی دولت حاصل
کیون نہ الفت ہو خداوند جہانکو ہم سے — اوسکی محبوب کے ہمکو ہے محبت حاصل
واہ کیا عز و شرف اونکا ہی اللہ اللہ — جنکے قدمون سے ہوی عرش کو عزت حاصل

ہمکو اتنا تو تعین ہے کہ شہ عالم کی
یہاں کی اُلفت سے وہاں ہوگی شفاعت حاصل

یا الٰہی ہمیں کب ہوئی گی معلوم نہیں
روضۂ سرورِ عالم کی زیارت حاصل

اونکی صدقے سے ہمیں بخشدی ای ربِ رحیم
حشر کے روز نہو ہمکو ندامت حاصل

فہم سے دور ہی ہر ایک بنی آدم کے
اونکو جسطور ہے اللہ سے قربت حاصل

یون تو ہونگے ہوئی اور بھی بہتیرے نبی
تھا نہ اونکو شرفِ مہرِ نبوت حاصل

محفلِ مولدِ والا کی حضوری سے بہت
دلِ غمگین کو ہوتی ہے مسرت حاصل

طائرِ عرش مدینہ کی ہیں مرغانِ چمن
کرے او سجا ہے ہما جا کی سعادت حاصل

اہلِ دنیا کی ثنا کا نہ ضیا ای خیال
دل کے آئینہ کو ہووے کدورت حاصل

ہو سکی ممکن نہیں ہے روے رخشان یار کا خیال
دل پریشان کر دیا زلفِ پریشان کا خیال

نیست آتے ہیں نظر طوبیٰ بھی سرو بلند
کیا دکھاتا ہی تماشا قدِ جانان کا خیال

اور تو کیا ہی مہِ کنعان بھی آوین تو نہین
ہان جھکائیگا کوئین چاہِ زنخدان کا خیال

کر دیا دل کو جواہر خانۂ اسرارِ حق
وہ لبِ یاقوت اور وہ دُرِ دندانکا خیال

دلکو خالی کیجئے عشقِ مدینہ کے لئے
زینہار آئی نہ عشقِ حور و غلمان کا خیال

وہم باطل ہے سراسر ہو نجاے جانشین
ایہا العشاق کیون ہی باغِ رضوان خیال

دیکھ لیوی گر دہ نکلے بیابان کو کبھی
آوے بھولی بھی نہ بلبل کو گلستان کا خیال

ذائقہ ملتا اگر عشق لبِ جان بخش کا
خضر صاحب کو نہو تا آبِ حیوان کا خیال

ای ضیا بے شک بشر کے حوصلے سے ہی فزون
مدحِ ممدوحِ خدا سے جن و انسان کا خیال

خرد سے ہی افزون کمالِ رسول
عجائب ہی جاہ و جلالِ رسول

جو دیکھے قدِ بے مثالِ رسول
ہو سروِ جنان پائمالِ رسول

عیان شانِ حق اونکی ہی شان سے
جمالِ خدا ہی جمالِ رسول

ہمین بخشدی گا قیامت کے دن
نہین حق کو بہاتا ملالِ رسول

یہہ دو چیزین عالم مین ہین ممتنع
شریکِ خدا و مثالِ رسول

نہین کوئی سائل پھرا بے نصیب
کہون کیا مین بذل و نوالِ رسول

کسی چیز کا دخل ہو کیا مجال
بندہا میرے دل مین خیالِ رسول

عجب کیا خدایا تری فضل سے
مرا حال ہو مثلِ قالِ رسول

خدا مجھکو بخشی نہ بخشی ضیا
من و دست و دامان آلِ رسول

ہا ہین رازِ حق سے محرم حضرتِ رسولِ اکرم
حضرتِ رسولِ اکرم ہین رازِ حق سے محرم

اونکی ثنامین ہردم رکھہ مجھکو رب عالم
توقیر عرش اعظم اونسی ہوئی زیادہ
وصف نبیّ مُقدّم سب کام ہین مواخر
ہے آپ پر مسلم دن حشر کے شفاعت
ہین گرچہ ابن آدم آدم کو اونسے ہی فخر
عیسی ابن مریم اُمت سے آپکے ہین
اونسے شرف مین ہین کم سب انبیا و مرسل
اونکے طفیل سے ہم دیکھین گی روے جنت
ہمکو نہین ہے کچھہ غم وہ ہین شفیع محشر
گردینگے دیدۂ نم دوزخکی آگ ٹھنڈی
ہے عیش زندگی سم بن یاد اونکی مجھکو
اونکی ہے زلف پر خم دلکا میری نشیمن
زخم جگر کا مرہم اوس لب کا تذکرہ ہی

رکھہ مجھکو رب عالم اونکی ثنامین ہردم
اون سے ہوئی زیادہ توقیر عرش اعظم
سب کام ہین مواخر وصف نبی مقدم
دن حشر کے شفاعت ہی آپ پر مسلّم
آدم کو اونسے ہی فخر ہین گرچہ ابن آدم
اُمت سے آپکے ہین عیسی ابن مریم
سب انبیا و مرسل اونسے شرف مین ہین کم
دیکھینگے روے جنت اونکی طفیل سے ہم
وہ ہین شفیع محشر ہمکو نہین ہی کچھہ غم
دوزخکی آگ ٹھنڈی کردینگی دیدۂ نم
بے یاد اونکی مجھکو ہی عیش زندگی سم
دل کا میری نشیمن اونکی ہی زلف پرخم
اوس لب کا تذکرہ ہی زخم جگر کا مرہم

روشن ہے جملہ عالم اونکے ضیای رخ سے
اُنکے ضیای رُخ سے روشن ہے جملہ عالم

قبلہ ارباب دین ہین سرور خیر الانام
کعبہ اہل یقین ہین سرور خیر الانام

عرش اعلی کے مکین ہین سرور خیر الانام
خاتم دل کے نگین ہین سرور خیر الانام

فیض بخش انبیا و تاج فرق اولیا
بادشاہ مرسلین ہین سرور خیر الانام

آپ ہی کے خرمن فیضان سے لاریب فیہ
انبیا سب خوشہ چین ہین سرور خیر الانام

آپکی اقدام والا گنبد افلاک پر
باعث فخر زمین ہین سرور خیر الانام

آپ کے الفت سوا ہم خالق کونین سے
اور کچھ خواہان نہین ہین سرور خیر الانام

ہمکو فرحت ہووے حاصل درد مہجوری سے ہم
اب بہت اندوہگین ہین سرور خیر الانام

ماحی ظلمات کفر و مظہر انوار حق
صاحب دین متین ہین سرور خیر الانام

ای ضیا مطلب نہین مجھکو کسی سے حشر مین
وہان شفیع المذنبین ہین سرور خیر الانام

کیا عجب ہو جو یہان محفل میلاد کی دہوم
عرش پر ہوتی ہی جشن طرب ایجاد کی دہوم

حسن خوبان جہان کا نہین جمکا جب سے
پھر عالم مین ہوی حسن خداداد کی دہوم

مرغ بسمل کیطرح سے ہی تڑپتا دن رات
کیا رہ شوقین ہے اس دل ناشاد کی دہوم

کوئی خواہان نہ رہی سرو چمن کی جو ہوی
خوش خرامی قد غیرت شمشاد کی دہوم

کیا عجب ہی جو نکل آئین لحد سے مردی

ای ضیا سنکے مرے نالہ و فریاد کی دہوم

امت رحمت عالم مین گنہگار ہین ہم
لایق مرحمت ایزد غفار ہین ہم

داروی وصل ہمین دیکہی کب ملتی ہی
مرض ہجر مین اب تک تو گرفتار ہین ہم

عین رحمت ہی ہمین رحمت عالم کی نظر
یاالہی تیری رحمت کے طلبگار ہین ہم

کرسر افراز خدایا تو طلب گارون کو
روز و شب آٹہہ پہر طالب دیدار ہین ہم

واعظو تذکرۂ ہجر سناؤ ہمین
درد آلودہ و رنجور و دل افگار ہین ہم

ساغر دولت دارین کا آیا نہ خمار
ہان الفت محبوب سے سرشار ہین ہم

ہم تو کرنے ہیکو کرتے ہین بہت تدبیرین
نارسائی سے ضیا بخت کے لاچار ہین ہم

جو ہین دور ہم یا شفیع الامم
نہایت ہے غم یا شفیع الامم

خدا کے لئے دور دل سے کرو
جدائی کا غم یا شفیع الامم

مجھے آپکے در کا ہے اشتیاق
ق
خدا کی قسم یا شفیع الامم

چلون مین اوسے وقت ہو جائیگا
جو سامان بہم یا شفیع الامم

مدام آپکا درد الفت مری
نہو دل سے کم یا شفیع الامم

ہی اس نفس سرکش کا شام و سحر
ق
مری پر ستم یا شفیع الامم

ہوئی جاتی ہی بار عصیان سے — مری پشت خم یا شفیع الامم
کرو دستگیری خدا کے سئے — از راہ کرم یا شفیع الامم
ثنا آپ کے خامہ کی زبان — کری کیا رقم یا شفیع الامم
اسی رعب ترقیم سے شق ہوئی — زبانِ قلم یا شفیع الامم

نہین آپکے یاد سے بی خبر
ضیا ایکدم یا شفیع الامم

اللہ رے حسن شہ ابرار کا عالم — ہے جس سے خجل مہر پر انوار کا عالم
کیا عالمِ خوبیکا بیان اوسکے ہو جسکا — یک ذرہ ہی اس مہر پر انوار کا عالم
طوبیٰ مین ہی وہ اور نہ وہ سرو بہشتی مین — جو طور کا ہی قامتِ دلدار کا عالم
دیکھون نہ مہ نو کی طرف آنکھ اوٹھا کر — نظرون مین ہی اوس ابروی خمدار کا عالم
رضوان سے جل کھاتا ہی کیون سنبل فردوس — دیکھا نہین اوس طرۂ طرار کا عالم
رہتے ہیں شب و روز جو ہم محو تماشا — ہی پیش نظر کاکل و رخسار کا عالم
کیا حسن ہے عاشق ہی خدا اور خدائی — اے صلِ علیٰ دی طرحدار کا عالم
ہو کرم اگر حسن خدا دادِ محمد ﷺ — ہو سرد وہین مصر کے بازار کا عالم
گر ہو وی عیان صبح رُخ رخشان پیمبر — ہو جای دو عالم مین شب تار کا عالم

کیا جلوہ نمائی ہے مقام نبوی کی — ہی نور کا عالم در و دیوار کا عالم

عاشق ہے خدا انکا وہ عاشق ہین خدا کے — گر ہوی تو اسطور تو ہو پیار کا عالم

تقریر سے خارج ہی وہ تحریر سے باہر — فرقت مین جو ہوتا ہی دل زار کا عالم

جب پہنچیگا قسمت سے مدینکی زمین پر — کیا ہو گا ضیاء دل غمخوار کا عالم

زینت آرای چمن روی رسول الثقلین — نکہت افزای ختن بوی رسول الثقلین

بستر آن دل ارباب صفا گشت اسیر — دارد آن پیچ و شکن موی رسول الثقلین

رحمت خلق نمود است خداوند رحیم — وہ چہ خوبیست حسن خوی رسول الثقلین

از دکن جان من بی سر و سامان برسان — ای خداوند زمن سوی رسول الثقلین

ای ضیاء آرزوی قلب بر آید انگاہ — گر شود مدفن من کوی رسول الثقلین

اونکے در کے سوا پناہ نہین — دوسری کوی ملتی راہ نہین

تشنہ مدحت پیمبر ہون — آب زمزم کی مجھکو چاہ نہین

اونکے در کی مجھے گدائی ہو — مجھ تمنای عز و جاہ نہین

دعوی عشق کیون نہو ثابت — ق — دل مین کیا درد لب پہ آہ نہین

اوسکا باطل ہے مدعا جسکے — ایک دعوی پہ دو گواہ نہین
مین ہون غواص مرج چاہِ ذقن — جسمین یوسف گرے وہ چاہ نہین
کسکو تلوون سے اونکی ہو نسبت — اونکے لایق یہہ مہر وماہ نہین
مظہر حق شبیہ احمد ہے — اسمین زنہار اشتباہ نہین
ق
مین گدا ہون شہنشہ عالم — تیرے محبوب جیسا شاہ نہین
در پہ شہ کے گدا کو پہچانا — تجھکو دشوار یا الہ نہین

چشم رحمت کا ہون خدیا مشتاق
اب تلک مجھپہ کیون نگاہ نہین

سرور کون ومکان ہین رحمت للعالمین — رہبر ہر دو جہان ہین رحمت للعالمین
مقتدای انس و جان ہین رحمت للعالمین — بہترین مرسلان ہین رحمت للعالمین
طائر عرش آشیان ہین رحمت للعالمین — زینت باغ جنان ہین رحمت للعالمین
واہ کیا معجز بیان ہین رحمت للعالمین — حق تعالی کے زبان ہین رحمت للعالمین
مظہر ذات خدا ہین مصدر فیض وعطا — مرجع قدوسیان ہین رحمت للعالمین
مغفرت خواہ گناہ امت مجرم بھی یہان — وہان شفیع عاصیان ہین رحمت للعالمین
اپنے ہر ایک امتی پر وہ کئین ہا نتاب ہے — یعنے بڑے مہربان ہین رحمت للعالمین

آپکی رحمت کا تکیہ ہی یہان بھی اور وہان
ہم اُسی سے پرشاد ما ہین رحمت للعالمین

اونکو بندون سے تو کیا عالم سے کچھ نسبت نہین
جسم عالم ہی تو جان ہین رحمت للعالمین

فرش کو اور فرشیون ہی کو نہین ہی افتخار
بلکہ فخر عرشیان ہین رحمت للعالمین

اونکو علمِ اولین ہے اور علمِ آخرین
عالمِ سرِّ نہان ہین رحمت للعالمین

مطلع انوارِ رحمت مقطع لطف و کرم
منبع فضل و امتنان ہین رحمت للعالمین

افضل اولاد آدم اکملِ خلقِ خدا
اشرف پیغمبران ہین رحمت للعالمین

باعث ایجاد عالم سرور والا ہمم
قدرت حق کا نشان ہین رحمت للعالمین

ای ضیا ہم بیکسون کو ہی اونھین کا آسرا
دستگیر بیکسان ہین رحمت للعالمین

یاد آتا ہی مجھے روی پیمبر رات دن
جوش پر رہتے ہین میرے دیدۂ تر رات دن

ہجر مین دریا بہاتی دیدۂ تر رات دن
اور دل جلتا ہی میرا جون سمندر رات دن

آستان بوسی میسر اوسکی ہووے مجکو کب
رہتے ہین حاضر ملایک جسکے در پر رات دن

واہ ری تاثیرِ شوقِ دیدِ روی مصطفی
چشم گریان سے مرے جھڑتے ہین گوہر رات دن

کیون نہون محوِ تماشا ہی مرے پیش نظر
زلفِ مشکین اور روی منور رات دن

کیا عجب میری تمنا آب کوثر گر کرے
ہے لبون پر مدحتِ ساقی کوثر رات دن

یہہ نہین معلوم کب تسکین ہو اسکو ضیا
مضطرب ہی کسقدر یہہ جانِ مضطر رات دن

ضیا ہی نورِ بنیٔ اکبر زمین پہ روشن فلک پہ تابان
اوسی سے ذری ہین اور اختر زمین پہ روشن فلک پہ تابان

یہان چراغِ حریم کعبہ وہان ہی شمس الضحیٰ کا جلوہ
یہہ سب ہی عکسِ جمال انور زمین پہ روشن فلک پہ تابان

یہان جو ہی شمع طور روشن وہان فروغ قمر کا ضو ہن
یہہ سب ہی نورِ رُخ منور زمین پہ روشن فلک پہ تابان

چمن مین سنبل ہی اور گل تر شفق ہی اور کہکشان فلک پر
ظہور زلف و رخ پیمبر زمین پہ روشن فلک پہ تابان

ظہورِ نورِ محمدی کا بھلا بیان مجھسے ہو وی کیا کیا
وہی ہی جلوہ ضیا مقرر زمین پہ روشن فلک پہ تابان

تصورِ رُخ روشن کی مجھکو تاب نہین
پڑہی جو نام مبارک پہ لی حساب درود
تمام دفترِ عالم مین غور سے دیکھو

ضیای رُخکی مقابل تو آفتاب نہین
بروزِ حشر اوسے وہشت حساب نہین
کوی بھی اوسکے سوا فردِ لاجواب نہین

مقابل اوس تن اقدس کے بوی اطہر کی	شمیم عطر ہا نہین نکہت گلاب ہا نہین
فراق رخ مین نہین مجھکو تلوسہ کسدن	خیال زلف مین کس رات پیچ وتاب ہا نہین
نگاہ فیض مرے حال پر کبھی ہووے ضرور	وہ کون ہی جو ترے در سے فیضیاب ہا نہین

وہ ہوتے ہین مرے اشعار ابدار ضیا
گر اوسکی سامھنے موتی کے بالکل آب نہین

محمد سا کوئے ہمسر نہین		کوئی اونکا دنیا مین ہمسر ہا نہین
مشتاق ہے فرقت مجھے بے شمار		نہین دل سنبھلتا کہ دلبر نہین
کرین وصف کیا قد بالا کا ہم		وہ طوبی ہا نہین کچھ صنوبر نہین
رہون وصف احمد سے رطب اللسان		مجھے خواہش آب کوثر ہا نہین
ہے عرش معلا معلا مگر		درِ مصطفے کے برابر ہا نہین
چلین سر کے بل اونکے روضیکو ہم		مگر اپنے ایسے مقدر ہا نہین
مدینے کے کنگرے مین ہے جو جھلک		فلک پر تجلے اختر ہا نہین
بھرا ہے مدینے کے داغون سے دل		تمناے الماس جوہر ہا نہین
فراق محمد کے رونیکا لطف	ق	ہنسی مین بھی مجھکو میسر نہین
دھری اشک ہین جسطرح ابدار		کوی ویسا دریا مین گوہر نہین

مقابل میرے طبع پر نور کے
ضیای مہ و مہر انور نہین

سرو گلزار صفا قامت بالای تو
روکش روے جنان شد رخ زیبای تو

بچمن رو نکنم والہ سنبل نشوم
گر بہ بینم بخدا زلف چلیپاے تو

اندرین خمکدہٴ عالم فانی مستم
گرد مخمور مرا نرگس شہلای تو

دست حسرت ید بیضا بزند گر بنید
غیرت شعلہٴ طور است کف پای تو

وصف سر تا بقدم ہیچ نیاید بقلم
مظہر ذات خدا ہست سراپای تو

اللہ اللہ چہ جمالست و چہ اعجاز جمال
شد خداوند جہان والہ و شیدای تو

از پی عرش برین در شب معراج شدہ
باعث منزلت و قدر قدمہای تو

چون کند خواہش فردوس برین یار ضیا
در دلش جا نکند غیر تمنای تو

خدا سے ہی الفت شہ انبیا کو
شہ انبیا سے تعشق خدا کو

سزاوار ہی بعد حق کے فضیلت
کریم السخا کو امام الہدا کو

دلا سرمۂ چشم طور اوسکو کہئے
ہی ایسا شرف آپکی خاک پا کو

وہان نارسا ہووی فکر رسا جب
کہون کیا بھلا اونکی زلف رسا کو

تصور سے اوس روے روشن کی حیرت — فزون دم بدم ہے دل با صفا کو
دلا شوقِ دیدِ رخِ پاکِ احمد — عجب مصقلہ ہے دلِ اتقیا کو
میسر ہو توفیق ایسے الہی — وظیفہ کرین وصفِ خیر الورا کو
یہی ہے تمنا یہی ہے تمنا — دکھا دے الہی درِ مصطفی کو

اونہین کے تصدق سے ای رب عالم
نظارہ ہو اوس در کا حاصل ضیا کو

یاد آیا جو مدینہ کا بیابان مجھکو — صحن وادی ہی دلا صحنِ گلستان مجھکو
یاد ہی مصحفِ رخسار پیمبر کی مجھے — کیا عجب ہی جو کہین حافظِ قران مجھکو
ہے جہان منزلِ محبوب خداوند جہان — وہان پہنچا دے ترا لطف فراوان مجھکو
کچھ مہ و مہر کی تنویر نہین پاس مرے — ذرہ اوس دشت کا ہی نیر تابان مجھکو
ہے مرے دل مین قد غیرت طوبی کا خیال — کیون ہو معلوم بھلا سرو خیابان مجھکو
کیون نہو دور پریشانی عالم دل سے — کر دیا محو سر زلف پریشان مجھکو
ہر لحظہ کے تمنا ہی یہ مین جیتا ہون — خضر صاحب ہی وہی چشمۂ حیوان مجھکو
وصل کے روز سے ہوتا ہی ترا منہہ کالا — اب ستا تو نہ زیادہ شبِ ہجران مجھکو
کب تلک جوشِ جنون مین رہتے ہین خدا خیر کرے — نہین معلوم ہی کچھ دیدۂ گریان مجھکو

آرزو کوچۂ سلطان رسل کی بس ہے | اپنی خواہش ندلا روضۂ رضوان مجھکو

حسرت ہوی محمد نے کیا ہی بہہ نحیف
بار ہوتا ہے ضیا تار گریبان مجھکو

اونکے در پر کوئی لیجا کے بٹھادی ہمکو | زائر کعبۂ مقصود بنادے ہمکو
راہ ظلمات سے زنہار سروکار نہین | راہ اوس شہر کے ای خضر بتادی ہمکو
دالہ سنبل فردوس نکرای رضوان | دام مین کاکل احمد کے بھسادی ہمکو
دور ہو تلخی سکرات نکیونکر اوسدم | وہ اگر شربت دیدار پلادی ہمکو
غیرت مطلع خورشید مزارین ہوجائین | روے پرنور وہان اپنا دکھادی ہمکو
ای شفیع دو جہان ہم مین گنہگار ازل | خوف و پرسش سے قیامت کے بچادی ہمکو
مہر محشر سے تڑ بجائیگا عالم سارا | اپنے دہان ظل حمایت تلے جادی ہمکو
ہم ہین یک عمر سے مشتاق نہایت کوئی | خبر کوچۂ دلدار سنادی ہمکو
نوش دارو سے نہ کچھ حب شفا سے مطلب | ای صبا خاک تو اوس کوچہ کی لادی ہمکو
مرض عشق محمد ہو زیادہ ہردم | ای طبیب ایسے کوئی ڈہب کے دوا دی ہمکو

شکوۂ رنجش دارین کبھی ہم نکرین
اوس مسیحا سے ضیا کوئی ملادی ہمکو

عشق احمد سے ہین معمور دل و جان دونو
اونکی الفت ہی مجھے دین اور ایمان دونو

پرتو عارض رخشان شہ عالم ہین
ماہ پرنور ہو یا مہر درخشان دونو

وحشت فرقت وادی مدینہ یہہ ہوئی
نہ رہے نام کو دامان و گریبان دونو

عکس ہین کاکل و رخسار کی اور رشک چمن
گل شاداب ہو یا سنبل پیچان دونو

دیکھین وہ حسن تو مجنون و زلیخا ہو جائین
لیلئے پردہ نشین اور مہ کنعان دونو

شمع خورشید سے روشن ہے شبستان جہان
مقتبس ایسے ہین شمع و شبستان دونو

قد کو تشبیہ نہین سرو گلستانی سے
ہین فدا اون پہ ضیا سرو گلستان دونو

مہر پرنور ہو یا روے مہ کامل ہو
اوس کف پا کے سوا دل نہ اودہر مائل ہو

ہوس دولت دارین وہ کیا خاک کرے
الفت احمد مختار مین جسکا دل ہو

شربت وصل سے پاویگا حیات جاوید
تیغ مہجوری محبوب کا جو بسمل ہو

درد و غم دلسے سبھی ہوتے ہین خارج اوسکے
شوق سے محفل میلاد مین جو داخل ہو

مین مسافر ہون مگر اور سفر ہی درپیش
طی کسی طور سے بہی ہجر کے اب منزل ہو

حاصل عمر سمجھتا ہون مین اپنی اوسکو
یاد احمد مین جو ایک آن بہی دل شاغل ہو

کیون نہ حاصل ہو دلا قرب الہی اوسکو
قربت سید لولاک جسے حاصل ہو

گر زبان تر ہو اوصافِ شہ والا سے
رات دن وردِ زبان نام نبی ہو یارب

ایکدم بہر نجز از زیست مجھی مشکل ہو
اور دل بھی نہ تصور سے کبھی غافل ہو

وصفِ احمد مین ضیا تمنے گذارے اوقات
خوب ہوشیار ہو دانا ہو بڑی عاقل ہو

فخرِ کون و مکان رسول اللہ
باعثِ دو جہان رسول اللہ

آفتابِ سپہرِ راہِ ہُدا
ہادیِ انس و جان رسول اللہ

بسکہ ناطق کلام حق
ہو خُدا کے زبان رسول اللہ

مقتدائے رُسُل امام سُبُل
تم سوا ہی کہان رسول اللہ

ہو وے اس روضۂ مقدس تک
اب فدا میرے جان رسول اللہ

لیے پر و بال ہی دکن مین ضیا
اوسکو بلوا و مہربان رسول اللہ

یہہ در و بام کے تجمل سے
شانِ حق ہے عیان رسول اللہ

غم فرقت کو دور کر دل سے
کبھی شادمان رسول اللہ

اور یہہ جاے اوسکا مدفن ہو
نکلے ارمان جان رسول اللہ

ہوگیا پھر جو خیالِ رُخِ زیبا تازہ
غنچۂ دل مین کہلا اور شگوفہ تازہ

ای گر کوئی ہمسر سے کوئی ہوتا ہے
حسرت و غم کا دل زار پہ صدمہ تازہ

قصد او صاف ہمسر جو کبھی کرتا ہون
سوجہتا ہے مجھے مضمون بہی کیا کیا تازہ

مین جو سنتا ہون کبھی وصف گل لطحا کا
داغ دل پر مرے پھر ہوتا ہی تازہ تازہ

ای ضیا زخم جگر کو مرے کردیتا ہی
قلق خنجر ابروے مسیحا تازہ

یہہ چاہ ضیا حق سے دعا اور زیادہ
ہو دل مین مدینیکے ولا اور زیادہ

فردوس سے خواہش ہے فزون کوئی نبی کے
یہہ میرے تمنا ہو خدا اور زیادہ

آدم کو کیا اشرف مخلوق خدا نے
حضرت کو شرف اون سے دیا اور زیادہ

معراجکی شب شوق وصال اونکا جو دیکھا
اللہ بہی مشتاق ہوا اور زیادہ

تھا مرتبہ عرش علا گرچہ معلے
پر آپکی قدمون سے بڑھا اور زیادہ

آئینہ کیا دلکو تصور کف پا کا
ہو جاے الہین اسکی صفا اور زیادہ

خواہش ہے کہ سر مین ہو نبئی دوسرا کا
سوداے سر زلف دوتا اور زیادہ

جس سے ہو زیادہ مرض عشق محمد
مجھکو دے کوئی ایسے دوا اور زیادہ

دل یاد نبی سے ہی مرا غیرت خورشید
ہر لحظہ ہو یہہ نور ضیا اور زیادہ

چاہے ہی مداوا دلِ بیمار ہمیشہ
رہتا ہے مدینیکا طلبگار ہمیشہ

لین جاکی وہان ہین جو خریدار نکوی
بکتے ہے سعادت سرِ بازار ہمیشہ

رہتا ہے حضورِ ملک و جن و بشر سے
معمور درِ احمدِ مختار ہمیشہ

خوبی سے مرے بخت کے ہوتا ہی یارب
اوس در کا میسر مجھے دیدار ہمیشہ

مہجور رہین اوس لعلِ شکر خوار نبی کے
طغیانی پہ ہو چشمِ گہربار ہمیشہ

اوسکی ہو کیون گرمی بازار کہ جسکا
اللہ تعالی ہے خریدار ہمیشہ

دل یاد سے معمور ہو سلطانِ رسل کی
اور میری زبان پر رہے گفتار ہمیشہ

فرقت مین رہون چشمِ مبارک کے الٰہی
بیمار ہے جون نرگسِ بیمار ہمیشہ

گل مین وہ نہین خارِ مدینہ مین جو ہی بات
بلبل کی مرے رہتے ہی تکرار ہمیشہ

جون صبح درخشان ہے شبِ تارِ جدائی
نظرون مین ہی وہ روے پر انوار ہمیشہ

محفوظ رہیگا گذر باد خزان سے
سرسبز مدینیکا ہے گلزار ہمیشہ

دکھلائیگا اللہ ضیا اوس کو کبھی تو
خواہان مدینہ ہے دلِ زار ہمیشہ

نہین دو جہان مین نظیرِ مدینہ
ہین جسطرح یکتا اسیرِ مدینہ

وہ آزاد ہے فکرِ دنیا و دین سے
ہوا جو کوئی ہے اسیرِ مدینہ

جہان کے بزرگون سے بڑکر ہین سارے — بزرگی مین طفل صغیر مدینہ
زمین ہے مدینیکے روشن فلک سے — محمد ہین ماہِ منیر مدینہ
کچھ اوسسے نہین بادشاہونکو نسبت — یہہ رکھتے ہین رتبہ فقیر مدینہ
زمانیکو ہی فیض بخشے وہان سے — کہون کیا مین فیض کثیر مدینہ
یہہ دو نو بھلا کسطرح ہو برابر — سریر سلیمان حصیر مدینہ

ہوئی دور ساری گرفتاریِ دل
ضیا ہون مین جب سے اسیر مدینہ

بہت دن سے ہون داغدار مدینہ — دکھادے خدا لالہ زار مدینہ
وہان جاؤن تو سر کے بل جاؤن یارب — چبھی میرے آنکھون مین خار مدینہ
تصدق ہے کعبہ کے ساری خدا سے — مگر کعبہ ہے جان نثار مدینہ
اوسی سے ہوی چشم عالم منور — عجب توتیا ہے غبار مدینہ
نہ کیون ہمکو لازم ہو توقیر اوسکی — ہی عرش برین پر وقار مدینہ
وہان شاہ عالم کے وہ ساتہ ہونگے — جو ہین لوگ یہان خواستگار مدینہ
میری خاک زیر قدم ہووی اونکی — اسیے جو ہین شہسوار مدینہ
اوسی جا نئیے عرش اعلا کے ہمسر — زمین پر ہے ظاہر دیار مدینہ

فدای گلستانِ جنت ہی صدقے — وہ ہی جلوۂ کوہسار مدینہ
مدائن سے دنیا کی مطلب نہین ہے — دل و جان سے ہو مین نثار مدینہ
نہین قصر جنت کے اونکو تمنا — جو دیکھے ہین نقش و نگار مدینہ
ہر اغنچۂ آرزو منقبض ہے — کھلا دے نسیم بہار مدینہ

تمنا یہی ہے ضیا کو خدایا
دکھا دے درِ فیض بار مدینہ

کیونکر ہو بیان خوبیٔ بستان مدینہ — شد رشک فردوس بیابان مدینہ
جب وہ شہ ذی شان ہو سلطان مدینہ — برتر ز جہان چون نبود شان مدینہ
صدقہ کرے اوس پر سے گلستان جنانکو — رضوان چو بیند چمنستان مدینہ
تخلیق کبھی گلشن عالم کے نہوتے — بودی نہ اگر خار مغیلان مدینہ
ای قاضی حاجات جہان روز ازل سے — ق — مشتاقِ مدینہ من و قربان مدینہ
کر عیش سے وصلت کے بدل اپنی کرم سے — نیست انچہ بدلِ صدمۂ ہجران مدینہ
مین بلبل شیدا کی طرح نغمہ کنان ہو — از ولولۂ شوقِ گلستان مدینہ
سیارۂ پرنور ہر اک شمع ہی وہان کے — خورشید فلک قبۂ ایوانِ مدینہ

توصیف مدینکی ضیا ہو نہین سکتے

سرایم چسان مدحتِ سلطانِ مدینہ

ازل سے مین ہون خواہانِ مدینہ
بھرا ہے دل مین ارمانِ مدینہ

نہین ہے منہ مرا ایسا کہ مجھسے
ادا ہو وصف شایانِ مدینہ

زمین اونچے فلک سے ہی وہان کی
فزون ہے عرش سے شانِ مدینہ

نہو رضوان کبھی جنت پہ نازان
اگر دیکھے گلستانِ مدینہ

تمنا ہے یہی آنکھون مین یارب
رہین خارِ مغیلانِ مدینہ

پریشان دل مرا ہی مدتون سے
اسیرِ سنبلستانِ مدینہ

مرا کیا ایک دل اوس پر سے صدقے
دلِ عالم ہے قربانِ مدینہ

کہان انوارِ روے شمعِ افلاک
کدہر شمعِ شبستانِ مدینہ

کدہر داود کی وہ نغمہ سنجی
کہان آوازِ مرغانِ مدینہ

کدہر ہے نزہتِ گلزارِ جنت
کہان گلہای بستانِ مدینہ

بچا ہون نعمتِ دنیا و دین کو
ملے گر زلہ خوانِ مدینہ

شرف مین بادشاہانِ جہان سے
فزون تر ہین گدایانِ مدینہ

ضیا کیا ہے غرض مجھکو کسی سے
مرے آقا ہین سلطانِ مدینہ

ہووی حبیب وہ مسند نشینِ مدینہ
بنا عرش فرش زمین مدینہ

خدایا تصدق سے اوس شاہِ دین کے
مرا ہووے مدفن زمین مدینہ

گلستانِ جنت خجل دیکھکر ہے
بہارِ گلِ یاسمین مدینہ

مثال جنان ہین مکانات ان کے
ملائک صفت ہین مکین مدینہ

فضائے جنان یا بہارِ ارم ہے
لطافت مین ہین خوشہ چین مدینہ

ہوا اسمین ہے نقش نامِ مبارک
کہون کیون نہ دل کو نگین مدینہ

نہین کچھہ ہے معلوم یہہ جذبہ دل
کریگا مجھے کب قرین مدینہ

زمانے کے خورد و کلان سے ہین افضل
ہین جتنے کہین و مہین مدینہ

ہوا ہے ضیا دونو عالم کا جلوہ
ز نورِ رخِ مہ جبین مدینہ

دل ہمری نہایت غمِ جان کا مدینہ
اور یہہ لبِ تفسیدہ بہی وہ مدینہ

زنہار نہین ہے ہوس تختِ سلیمان
بس مجھکو ہی ارمانِ درِ شاہِ مدینہ

ہر روز اترتے ہین ملک عرش برین سے
کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا جاہ مدینہ

دربار نہین راہبر ہے انکو خضر کی
عشاق جو ہین راہ روِ راہ مدینہ

حاصل ہو شرف سنبل فردوس کو کیا
اوسکا جو مشتبہ ہو کہین کاہ مدینہ

خواہان ہے خدا اونکا جو ہین لوگ جہان مین   آشفتہ و شیدا و ہوا خواہ مدینہ
ہے خاک مدینہ کے فلک سے کہین اونچی   اور ذات شہ ختم رسل ماہ مدینہ
کیا جانے کوی اوسکی فضیلت کو وہ کیا ہی   حق جل و علا ہے شرف آگاہ مدینہ

کچھ کہہ نہین سکتا ہون ضیا حال مین اپنا
دل پر ہے نہایت غم جان کاہ مدینہ

بیان مجھسے کیا ہو ثناے مدینہ   فضاے جنان ہے فضای مدینہ
دکھایا نہ اب تک خداوند عالم   تڑپتا ہون کب سے براے مدینہ
نہوگی دلا خواہش خلد تجھکو   وہ ہے وادی دلکشاے مدینہ
کوی اوسکے ہمسر نہین ہے جہان مین   مداین جو ہین ماسواے مدینہ
ہے عالم کو اوس سرزمین کی تمنا   نہین کون ہے مبتلاے مدینہ
کہ ہر بوے مشک خطا و ختن ہے   کہان نکہت جان فزاے مدینہ
بہار گلستان جنت خجل ہے   شگفتہ وہ ہین غنچہاے مدینہ
فقد فاز فوزاً عظیماً ہے مجھکو   میسر اگر ہو وے جاے مدینہ
خدایا مجھے اپنے رحمت سے کر دے   فداے مدینہ فداے مدینہ
الہی یہی تجھسے ہر دم دعا ہے   فزون دم بدم ہو ولاے مدینہ

گرفتار ظلمت مین ہی معصیت کی
کرے دلکو روشن ضیای مدینہ

یارب بطفیل چمن آرای مدینہ
برآئی مرے ہی جو تمنای مدینہ

تم جانو یہہ لاریب ہی اسباب کا اثبات
مکہ سے ہی افضل کہین اقصلے مدینہ

افضل ہے کہین خانہ کعبہ سے شرفین
آرام گہ حضرت مولای مدینہ

لایق ہی نہین اوسکی یہہ مر انقدِ دل و جان
کیونکر ہو خریداری کالای مدینہ

رکھتا ہی نہین سرمایہ طاعت ہون نہ تقوی
کافی ہے فقط مجھکو تولای مدینہ

خالی ہے مرا دل ہوس خلد برین سے
رہتا ہے شب و روز وہ جویای مدینہ

گلہای جنانکو نہ کبھی دیکھون جو مجھکو
آجاے نظر نرگس شہلای مدینہ

ہوتی نہ کبھی آرزو گلگشت جنانکی
گر دیکھتے ادریس تماشای مدینہ

ہرگز نہو خواہانِ فروغ جبل طور
موسی کبھی دیکھین جو تجلای مدینہ

سن لیوین جو داود تو ہو وجد ترپجاین
آوازۂ مرغان چمنہای مدینہ

مین ایک نہین کچھہ ہون طلبکارِ مداوا
عیسی بھی ہین بیمار مسیحای مدینہ

از بہر جگر سوزی و آہِ دلِ عشاق
مدفن ہو الہی مرا صحرای مدینہ

مولای مدینہ کے تصدق سے ضیا کو

ردیف الیاء المثناة التحتانیہ

ہی کیا عجب اللہ جو دکھلائے مدینہ

دیدہ ہے دیدِ احمدِ مختار کے لئے
اور دل ہے عشقِ سیّدِ ابرار کے لئے

منہ مین زبان ہے شوقیہ اظہار کے لئے
اور سر ہی اپنا سنگِ درِ یار کے لئے

زنہار مجھکو خواہشِ ظلِ ہما نہین
مرتا ہون اونکی سایۂ دیوار کے لئے

تاریک دلین کیون نہو بدر الدجی کا عشق
ہے روشنی ماہ شبِ تار کے لئے

سنا ہمیشہ چشم مبارک کا تذکرہ
ہے یہہ معالجہ دل بیمار کے لئے

ہر نیک و بد کو اونکی شفاعت ضرور ہے
کچھ نیک فقط نہین ہے گنہگار کے لئے

ہی مدعا حصول ہمارا نگاہ مین
مشتاق ہم ہین آپکی دیدار کے لئے

کیا مرتبہ ہے واصفِ خیر الانام کا
کیا افتخار اونکے ہے زوار کے لئے

دیکھون کبھی تو وہ رخِ پرنور خواب مین
سوتا ضیا ہون دولتِ بیدار کے لئے

نہین انکے ممکن ہے مدحت سرای
اگر تشفق ہو وے ساری خدا کے

مین وصاف ہون عارضِ مصطفی کا
نہ میرے طبیعت مین ہو کیون صفا ے

نہ کیون سر کو ٹکراؤن دیوار و در سے
ہہین اونکی زنجیرِ در تک رسای

ہمیشہ رہے دلین داغ محبت
نہو دام الفت سے میری رہای

مسیحا کے دیدار کی ہے تمنا
قضا تا مجھسے کرتی ہے کیون ہاتا پای

ہوا شوق وصف رسول خدا کا
ضیا کیسے دولت مرے ہاتہہ ای

چشم گریان چمنستان مدینہ دیکھی
اوسکی جانب گل خندان مدینہ دیکھی

کوی ایسا نہین جو فخر زمانے پہ کرے
لایق اسبابت کی انسان مدینہ دیکھی

ملک و حور سبھونکو ہی تمنا اوسکی
کچھ نہ انسان کو خواہان مدینہ دیکھی

کیون نہ رفعت ہو فزون عرش برین سے اسکی
کو فرشتونکو بھی دربان مدینہ دیکھی

کچھ ہو جلوہ گلزار کی اوسکو خواہش
جو تماشاے بیابان مدینہ دیکھی

بھول ہی جای نضارت کا وہ اپنی عالم
باغ جنت جو گلستان مدینہ دیکھی

دل دیوانہ مرا توڑے نہ زنجیر جنون
گر کبھی سنبل پیچان مدینہ دیکھی

کیا حقیقت ہی تیری ای مہ تابان فلک
مہر کو ذرہ رخشان مدینہ دیکھی

ایسا ارمان بھی نکلیگا یقین بہتون کی
یہان نکلتے ہوے ارمان مدینہ دیکھی

حیدرآباد دکن مین بھی ضیا شکر خدا
ق ہم نے بہتونکو ثنا خوان مدینہ دیکھی

کیا ثنا کا ہی اثر اوسکے ثنا خوانون سے
جنکو دیکھے اونھین قربان مدینہ دیکھی

ہر چند نظر صورتِ شمس و قمر آوے — دیکھون نہ اوسے جب تری صورت نظر آوے
سو جان سے فدا ہونگا مین جون بلبل شیدا — اوس گل کی خبر لے جو نسیم سحر آوے
مدت سے دلِ زار ہی خواہان مدینہ — یارب کہین جلد ایسے یہہ اُمید بر آوے
بھاتی ہے نہین خبر نکہت گیسوی معنبر — سو بار اگر نکہت عطر و اگر آوے

شیدا ہون ضیا مین لب و دندان نبی کا
کس رنگ نظر مین مری لعل و گہر آوے

در حال وفات ॥

اُٹھا شور و فغان ہر انجمن سے — روان ہی عاشقون کی جان تن سے
فغان کرتے ہوئی بلبل چمن سے — چلی ہے شمع روتے انجمن سے
جگر پر خون گریبان چاک ہی گل — اُسے درد و تعب رنج و محن سے
فغان آہ و بکا درد و الم سے — صدا آتی ہے ہر اک کوہ بن سے
وفات حضرت خیر الورا کا — ق — بیان سن سنکی سو رنج و محن سے
نکل آئین تو ممکن ہے بجا ہے — گریبان چیر کر مردے کفن سے
بُری حالت ہتی سب یارونکی یکسر — دگرگون حال شاہ ذو المنن سے
ہوئی و بلبل نالان سے گریان — جو دیکھے گل کی رخصت اس چمن سے
اثر ہے اونکی خونباری کا دیکھو — شفق نکر عیان چرخ کہن سے

ہلا لوح و قلم عرش معلا
جدا جد م ہوی جان اونکے تن سے

قیامت تہا دل افگاروں کا رونا
فراق مصطفی جدِ حسن سے

الہی از طفیل شاہ لولاک
ہمیں آزاد کر رنج و محن سے

الہی تو ضیا کے دل کو بہر دے
شرابِ عشق و حب پنجتن سے

کسی سے کیا ہو ثنائے محمد عربی
خدا ہی مدح سرائے محمدِ عربی

بلند عرش سے جای محمدِ عربی
ہی فخرِ عرش سرائے محمد عربی

عطای رب ہے عطای محمد عربی
رضای حق ہے رضائے محمد عربی

خدا کے پاس سے معراج میں بہت رحمت
ہمارے واسطے لای محمد عربی

جنابِ خالقِ کونین نے دو عالم کو
کیا ہے خلق برائے محمد عربی

حبیبِ خاصِ خدا فخر انبیا و رسل
نہیں ہے کوی سوائے محمد عربی

دو چند پایہ عرش بریں بلند ہوا
وہاں پہنچتے ہی پائے محمد عربی

گہر ہو آب خجالت سے لعل ہو پانی
جو دیکھے بحرِ عطائے محمد عربی

الہی قبر کا مجھ پر نہ ہولِ ظلمت ہو
وہاں دکھادے لقائے محمد عربی

مری دماغ تلک ای نسیم پہنچا دے
شمیمِ زلفِ رسائے محمد عربی

رہیگی امن مین امت عذاب دنیا سے | ہوی قبول دعاے محمد عربی

یہان ہو پیروی ہمکو نصیب اور سر پر | وہان ہو ظل لواے محمد عربی

بری ہے دل وہ تولاے دین و دنیا سے | بھری ہی جسمین ولاے محمد عربی

زمانہ کفر کے ظلمت سے گمرہی پر تھا | پھرا اوسکو راہ پہ لاے محمد عربی

فضای روضۂ رضوان ظہور ارض و سما
یہہ سب ہی نور و ضیای محمد عربی

بلبل نہ مجھے خواہش ہے مدینکی چمن کی | وہان جلوہ فزائی ہی مرے غنچہ دہن کی

تعریف سنی اوسکی جو گیسو کے شکن کی | کچھ دلمین تمنا نہی مشک ختن کی

لاشہ مرا الجاے مدینکی زمین سے | بر آئے کہین آرزو ہی جو مری تن کی

لکھتا ہون جو وصف در دندان پیمبر | ہے شعر کے نقطےمین صفا در عدن کی

اللہ رے تاثیر ثناے لب جان بخش | ہی قدر فزون لعل سے بھی امری سخن کی

یارب ہو بے فائدہ دن رات جو مجھپر | تکلیف گذرتی ہے جدائی کے محن کی

بے دیکھے مدینکے خداوند دو عالم | آغوش مین آئیگی نہ مجھے خاک دکن کی

توفیق ثناے شہ لولاک جو دی ہے | یہہ محض عنایات ہی خلاق زمن کی

کشتہ ہون ضیا زلف اگر بار نبی کا

نکہت ہی فزون مشک سے ہر تار کفن کی

واہ واکیا محفل میلاد ہے
جو یہان آیا ہے وہ دل شاد ہے

جلوہ فرمائی سے اوس محبوب کے
سر بسر عالم طرب ایجاد ہے

قدسیون کے واسطے مولود کا
عرش سے شور مبارکباد ہے

جو مقید عشق احمد کا ہوا
وہ غم دارین سے آزاد ہے

دل پھنسا ہی اون کے عشق زلف مین
واہ واکیا صید کیا صیاد ہے

ہو سکے کچھ بھی نہ توصیف نبی
زندگی اپنی یونہین برباد ہے

جو ہے مداح جناب مصطفیٰ
ای ضیا حق سے اوسے امداد ہے

کیا بیان ہو شان و شوکت آپکی
عرش سے افزون ہی رفعت آپکی

یا محمد اول عالم ہین آپ
بعد ہے گو سب کے بعثت آپکی

گر قلم اشجار ہون ابحر مداد
ہو رقم سب بھی نہ مدحت آپکی

خلقت آدم سے اول یا رسول
ہو چکی واللہ خلقت آپکی

آئینہ ہے نور حق کا بالیقین
یا نبی اللہ طلعت آپکی

قامت طوبیٰ خجل قامت سے ہی
رد گلشن جنت ہی صورت آپکی

آپکا دشمن ہے مغضوب خدا — حق کی الفت ہی محبت آپکی

ہووی دنیا مین اطاعت ای ضیا
اور عقبی مین شفاعت آپکی

مجھکو اپنے نبی سے الفت ہی — یہی دنیا و دین کی نعمت ہی
نہین دم بہر کے مجھکو فرصت ہی — روز و شب زلف و رخکی مدحت ہی
اپنا مسلک ہو لطفِ خالق سے — یعنے وہ رہ جو راہ سنّت ہی
مین نہ اب تک پہنچ سکا اون تک — نارسا میرے کیسی قسمت ہی
مجھکو بس ہے تمنای چاہ ذقن — کسکو آب بقا کی چاہت ہی
لبِ شیرین کے یاد مین رہنا — دمِ آخر یہہ مجھکو شربت ہی
کیون نہ باریک بین ہو دل اوسکو — عشق زلف نبی سے بیعت ہی
اپنے بندون پہ ہی خدا تو رحیم — اونکا جلوہ مزید رحمت ہی
دیکہنا جنکا جب عبادت ہو — اونکی مدحت بہی عین طاعت ہی
مرض جرم عاصیانکی شفا — سرورِ پاک کی شفاعت ہی
ہی اوسے دولتِ معاد و معاش — جو مطیع طریق سنت ہی
کیون نہووے ڈہلا ہوا ہر شعر — میرے دلمین خیال قامت ہی

ای ضیا مجھکو دونو عالم مین
راحتِ روح نام حضرت ہے

سرورا بار شفاعت کے اوٹھانے والے | تم سوا کون ہمارے ہین یہ چھڑانے والے
عرضِ احوال کرین چلکے ہم اونسے یارو | کوئی احمد کے اگر ہون کوئی جانے والے
آپکا قرب نہین قربِ خدا سے کچھ کم | ای شہِ جن و بشر حق سے ملانے والے
رحم فرمائیے فرقت کے گرفتارون پر | رحمتِ خلق ہو یا شاہ کہانے والے
محوِ عصیان ہون عجب کیا نظرِ اقدس سے | آپ ہین خاک کو اکسیر بنانے والے
ای خداوندِ جہان جلد تو پہنچا دے وہان | جو کوئی شہرِ مدینکی ہون جانے والے
خاک ہی خاکِ شفا کوچہ کے اکسیر غبار | قدسیان ہین خس و خاشاک اوٹھانے والے

گر فدا جان ضیا بلبلِ شیدا کی طرح
اونپہ اوس گل کے جو ہین حال سنانے والے

واہ کیا ذاتِ مصطفائی ہے | مظہرِ شانِ کبریائی ہے
وہ خدائے جہان کے ہین وصاف | اونکی مدّاح سب خدائی ہے
دخل جس جا فرشتے خانکو نہین | اونکی اوس جا تلک رسائی ہے
وہ ہی سردارِ اتقیا کے ہین | اونسے تزئین اتقائی ہے

جسکے پرتو سے ہی قمر روشن … اونکے عارض کے وہ صفائی ہے

نجدا مین وہ رحمتِ عالم … شان مین اونکے آیت آئی ہے

ہی خجل جس سے سروِ باغِ جنان … اونکے قد کی یہہ خوش ادائی ہے

ہوس سلطنت نہین منظور … اوس جگہ کی مجھے گدائی ہے

اونکی مدحت کی آرزو تھے ضیا
میری اُمید یہہ برآئی ہے

کب زُلف کے ہمسر تری مشکِ ختنی ہے … قامت سے خجل قامت سرو چمنی ہے

گلزار مین گر وصفِ مُحمّد مین نہ گل ہو … کیا کام کے غنچے کی یہہ غنچہ دہنی ہے

بُلبُل کی صفت شوق سے تڑپی ہی دلِ زار … جون برگ گلِ زار وسی کانٹے کی انی ہے

ملبوس مبارک کے نہو وے جو مشابہ … گلشن مین عبث گُل کے یہہ کل پیرہنی ہے

جس تن مین کہ دل وصف محمد سے ہو خالی … وہ تن ہے کہ ہیزم کی صفت سوختنی ہے

یہہ عاشقِ رُخسار ہے وہ عاشق گُل ہے … گلشن مین دل زار کی بلبل سے تغنی ہے

مسکن دلِ عشاق کا ہی کوی مُحمّد … ہون گرچہ وطن مین یہ غریب الوطنی ہے

وصف لب شیرین سے نبی کے ہون دہن تر … بس ختم مری ذات پہ شیرین سخنی ہے

رہتا ہی خیال آٹھہ پہر وصف نبی کا

یہہ کام خدایا تجھسے بھلا کیا شدنی ہے

بسر عمر ہوتی ہے رنج و تعب سے
سیہ روز فرقت مین ہی مجھکو شب سے

نہ آئی نظر صورت وصل مجھکو
تڑپتا ہون مین ہجر مین اونکے کب سے

نہ کیون سر کے بہل جاؤن روضیکو اونکے
ملایک وہان بیٹھتے ہین ادب سے

نہایت زیارت کا ہی شوق مجھکو
سُنے وہان کے اوصاف مین نے جب سے

بہت سے ہوئے ہین نبی اور مرسل
محمد ہی کی ذات افضل ہی سب سے

گئی ظلمت کفر عالم سے یکسر
ظہور تجلّی ہا دِ عرب سے

سدہارے جو معراج کو شاہِ والا
جلو مین نبی اور رسل تھے ادب سے

غضب مین خدا کے گرفتار ہی وہ
ہوا ہے جو مغضوب اونکے غضب سے

نہوے کبھی اونچے اواز کرکے
صحابہ سبھی شاہ دین کے ادب سے

ملے روح کو ابن مریم کے قوّت
سُنے گر کوئی بات وہ انکے لب سے

مری عرض ہے تجھسے پہچا دے قاصد
سیاہ دل او بچا کسی ایک ڈھب سے

ہوا نسخ توراتِ و انجیل بے شک
امام رسل شاہ اُمّی لقب سے

یہہ میدان ہی نعت شاہِ رسل کا
رکھہ اُسمین قدم ای قلم تو ادب سے

ثنا خوان جناب محمّد کے ہین ہم
خدایا ہمین بخشدی اس سبب سے

کبھی تو کسیطور پہنچا دے وہان تک
ضیا التجا ہے یہی اپنے رب سے

اوس گیسوی پر پیچ سے شب مشک فشان ہے — نور رخ پر نور سے خور جلوہ کنان ہے
اوسکے قد موزون سے خجل سرو روان ہے — شان احدی جسکے سراپا سے عیان ہے
تیرے دم الفت کے سوا اوشہ عالم — کب قالب فرسودہ انسان مین جان ہے
ہو کیون نہ ہمین دشت مدینہ کی تمنا — وہ دشت نہین رشک گلزار جنان ہے
پہنچا دے وہان زاری و آہ دل شیدا — ای باد صبا وہ گل مقصود جہان ہے
دن رات جدا ہمین رخ غیرت گل کے — جون بلبل شوریدہ مجھے آہ و فغان ہے
یہہ عالم امکان کا جلوہ ہی انھین سے — نام نبوی قدرت خالق کا نشان ہے
بالکل نہین معلوم کہ دلبر کے قلق سے — پہلو مین نہین ہے دل بیتاب کہان ہے
مصروف ثنای شہ والا رہون جب تک — منقار زبان کو مرے مقدور بیان ہے
حسرت ندلا اپنی مجھے گلشن فردوس — گلزار مدینہ کے ہوس دلمین نہان ہے

نام شہ والا جو ضیا نقش ہے دلمین
اپنے لئے وہ آتش دوزخ سے امان ہے

محمد پہ میرے فدا جان ہے — محبت محمد کی ایمان ہے

بھلا ایک جان ہو تو کیا ہو نثار — خدائی سب اونپر سے قربان ہے

اولوالعزم ہین اور بھی انبیا — مگر سب سے اونکے سوا شان ہے

سر مو کرے اونکی توہین جو — وہ مردود ہے اور شیطان ہے

کرون مدحتِ زلف و روے رسول — مجھے رات دن بس یہی دھیان ہے

سر زلف اونکا تجھے بس نہین نہ — دلِ زار تو کیون پریشان ہے

نہایت تمنا ہے دیدار کی — مجھے مشکلِ نزع آسان ہے

کرو سیرِ گلزارِ وصفِ نبی — عجب بے خزان یہہ گلستان ہے

وہ ہے واصفِ حضرتِ کبریا — جو اوس شاہِ دین کا ثنا خوان ہے

ان آنکھون سے دیکھون مدینکو مین — ق — یہی مدعا اور ارمان ہے

تری ذات سے کارساز جہان — بجز التجا کچھہ نہ سامان ہے

ترے لطف سے کچھہ یہہ مشکل نہین — ترے آگے سب جبر آسان ہے

اوسے مہر خوبی کے آگے ضیا
مثالِ سُہا ماہِ کنعان ہے

بزمِ ظہورِ نورِ خدا ہے غفور ہے — افلاک تک زمین سے رخشندہ نور ہے

عالم مین جوش بحرِ مسرت ہی بیشمار — حضّار کے دلون پہ نہایت سرور ہے

عشاق ہین کلیم صفت محوِ شوقِ دید
جو شمع ہے وہ رشکِ دہ شمعِ طور ہے

انجم تمام اوس پہ ہین پروانہ سا نثار
پرتو سے اوسکے روشنی عینِ نور ہے

کیا شمعِ دل فروز ہی یہ اسکے واسطے
فانوسِ قلبِ صاحبِ باطن ضرور ہے

رضوان کا اہتمام ہی جنت کے واسطے
یہان انتظامِ منتظمِ نار و نور ہے

کیونکر نہ سامعین بھی مستانہ حال ہون
ہر شعر اپنا مستیٔ مدحت مین چور ہے

جلوہ فزا ہی رحمتِ عالم کی ذاتِ پاک
کیسا جہان مین رحمتِ حق کا ظہور ہے

مداح کو نہو کہین آسیبِ چشمِ زخم
اسپند خالِ روشنِ رخسارِ حور ہے

سنئیو وصفِ محفلِ میلاد شوق سے
بالکل ہے شکل کوششِ دل ناصبور ہے

ارباب دلکو یہان کے حضور سے ای ضیا
بے شک حصول حضرت حق کا حضور ہے

جستجو بے حد ہی اونکے خاکِ پاکیواسطے
خاکِ پا ملجاے مجھکو توتیا کیواسطے

کیا زبان کیا منہہ ہمارا جو کرین اونکی ثنا
ہی کلام اللہ بس اونکے ثنا کیواسطے

حشر مین سایہ ہو یارب عرش کے زنجیر کا
شاہ دین کی وصفِ زلفِ رسا کیواسطے

داغ ہے دل پر جو عشق سید ابرار کا
مرقدِ تاریک مین ہی بس ضیا کیواسطے

وصل کی صورت نہین پیدا ہے اب یا خدا
خلق ہون کیا مین فراق مصطفی کیواسطے

مین ہون گشتہ اونکی اکسیر نظر کی چاہ کا
کون مرتا ہے ہوس کیمیا کے واسطے

دیکھہ لون جاکر مدینہ وہان مرون آیمان سے
جاؤن جو کعبے تو جاؤن اس دعا کے واسطے

ہی دعا تجھسے ہماری ای خداوند جہان
بخش دے ہمکو جناب مصطفی کے واسطے

چاہتے ہین نعت کے بدلے تری درگاہ سے
مغفرت کا ہو صلا یارب ضیا کے واسطے

خضر کو شمع ہدا عارض پیغمبر ہے
غیرت چشمۂ حیوان لب جان پرور ہے

ذرے ذرے مین تجلی ہے اونہین کی روشن
فیض یاب رخ پر نور شہ خاور ہے

کیا کہون عارض پر نور کا انکی عالم
جنکے تلوے سے خجل روے مہ انور ہے

شوق بلبل سے زیادہ ہی دل مضطر کا
خار بطحا گل جنت سے کہین بہتر ہے

خضر کے راہبری سے نہین مطلب ہمکو
کشش کوچۂ دلدار ہمین رہبر ہے

تپش مہر قیامت سے نہین خوف ہمین
وہان شفیع دوسرا سر بہ کرم گستر ہی

حشر مین حق کو سناتے ہوئے اوصاف نبی
باغ جنت مین چلے جاؤ ضیا وہ گھر ہے

مخمسات

بر قصیدہ مولوی سید کفایت علی صاحب کافی مرادابادی رحمۃ اللہ علیہ

پھر تحصیلِ شرف صبح و مسا یان آنا
شوق سے پڑھتے ہوی صل علی یان آنا
راستہ کرکے عقیدت کا صفا یان آنا
سر کے بل جاہیٔ ای اہلِ ولا یان آنا
الفتِ رحمتِ عالم مین ذرا یان آنا

مومنو بزم سزاوار کرامت ہی یہہ
عاشقانِ شہ عالم کی جماعت ہی یہہ
کیا جماعت بخدا موردِ رحمت ہی یہہ
محفلِ مولدِ سلطانِ رسالت ہی یہہ
ہین آداب سے با صدق و صفا یان آنا

گر ادب جسکا قدم بوس ہو عرش برین
اوسکی ہو لودِ مبارک کی یہہ محفل ہی یقین
سر جھکا بیٹھئے سوی ادبی ہو نہ کہین
بے ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین
عطرِ آداب سے پوشاک بسا یان آنا

انبیا تک بھی اِسی بزم کے ہین دیوانے
ہین فدا حور و ملک شمع پہ جون پروانے
رتبہ پہچانے تو اللہ ہی بس پہچانے
قدر اس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے
حضرتِ آدم و حوا کا ہوا یان آنا

کب ملک کبھی رہون گنگ نمط محو سکوت
ذکر ہی بزمِ رسالت کا مرے روح کا قوت
کہہ رہے ہین یہی سب ساکنِ بزمِ جبروت
عرش سے فرش تک اللہ ری ہجومِ ملکوت
اور جبریل کا مژدہ رسا یان آنا

کہہ رہے ہین یہی غلمان ارم مین جاوید
شوق سے رکھئے حضور یکی وہ دلین امید
سحر و شام یہہ چرچا ہی قریب اور بعید
حورین فردوس کے کہتے ہین بصد بخت سعید

ہم کنیزونکا عجب فخر ہوا یان آنا

کیا شرف ہی شہ کونین کا کیسا رتبا
ہو بیان محفل میلاد کا رتبہ کیا کیا
مرحبا صل علے صل علی صل علی
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا

تہنیت گو ہمین ہے اپنا ہوا یان آنا

بزم مولود کا ہے کسقدر اعلی رتبا
سچ حضور مین سعادت ہی شرف اسکا
ذکر حضرت کا ہر اک شی سے ہی افضل بخدا
محفل فرحت میلاد نبی صل علی

ہو نصیب اپنے نہین صبح و مسا یان آنا

جانو اس بات کو ہر ایک بھلا کیا سمجھے
با ادب ہو کے شرف جانکی یک موقع سے
بزم مولود نبی کے ہین مراتب کیسے
گل فردوس کی تیار حمایل کرکے

رکھ سبد سر پہ گروہ حوریان آنا

عرش بھی سے فرش تفاخر مین مقابل ہی آج
شرف اس بزم کے حضار کو حاصل ہی آج
ورد صلوۃ مین ہر ایک تو شاغل ہی آج
شہ لولاک کے میلاد کی محفل ہی آج

عندلیبان جنان نغمہ سرایان آنا

اے ضیا اپنی بر آویگی یہہ اُمیدِ قوی
یہہ جو ہے احمدِ مرسل کی شفاعت کی خوشی

تول کافی کا ہی اس امر مین ہمکو کافی
شرفِ محفلِ میلاد کہین کیا کافی

ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلا یان آنا

ایضاً

سہ نونے بھی وہ ابرو نہ دیکھا
کبھی خور نے رخِ نیکو نہ دیکھا

نہین غم ہے اگر کچھہ تو نہ دیکھا
زہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا

سرِ زلفِ معنبر کو نہ دیکھا

اسیرِ جعدِ عنبر بار کا حال
جریحِ ابروے خمدار کا حال

مریضِ نرگسِ بیمار کا حال
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال

فروغِ عارضِ گلگو نہ دیکھا

جو ہوتا بخت یاور ہم نہ ٹلتے
سرِ زلفِ وہ تا بن سر سے چلتے

کرین کیا آتشِ فرقت مین جلتے
رہے اکثر کفِ افسوس ملتے

کہاں ہاتون کا دستمبو نہ دیکھا

چمن مین گل نے وہ عارض جو دیکھا
برنگِ بلبلِ شیدا ہے تیرا

مرا تڑپے ہی دل جسطرح ویسا
ہزارونکے تڑپنے کا تماشا

قفس مین تونے او گلزار ندیکھا

بجز دیدِ درِ والا جہان مین
ہی اوس پائیگا کیا پا یا جہان مین
ضیا نے پای گر دنیا جہان مین
بھلا کہئیے کہ کیا دیکھا جہان مین
اگر کافی نے یہان تمکو ندیکھا

بر قصیدۂ حضرت حافظ مولوی میر شمس الدین صاحب فیض
استاد مصنف عفا اللہ ذنوبہما

دلکو ہے مرے شوقِ تماشای مدینہ
کچھ آج ہوا مین نہین شیدای مدینہ
اور جان ہے معمور تولای مدینہ
مدت سے مرے سر مین ہی سودای مدینہ
اللہ دکھاوے کہین صحرای مدینہ

بطلما سے کبھی جاؤن نہ گلزار ارم مین
مین جا کے وہان آؤن نہ گلزار ارم مین
دل اپنے کو بہلاؤن نہ گلزار ارم مین
بھولے بھی رکھون پاؤن نہ گلزار ارم مین
تھوڑی سی بھی ہاتھ آئے اگر جای مدینہ

ہر خار پہ اوس دشت کے گلزار فدا ہے
بے مثل مدا ان مین زمانیکی وہ کیا ہے
صحرا سے خجل گلشن جنت کی فضا ہے
نقش ہے جسکے صفا پر دل ارباب صفا ہے
تصویر کا عالم ہے سراپای مدینہ

مخمور ہے دل یادِ رسولِ عربی سے — مسرور ہے دل یادِ رسولِ عربی سے
پرنور ہے دل یادِ رسولِ عربی سے — معمور ہے دل یادِ رسولِ عربی سے
سینہ ہی مرا مسکن و ماواے مدینہ

کس طور فضایل ہون بیان شاہ ہدا کے — سلطان مدینہ شرف ہر دو سرا کے
تحصیل شرف کرتے تھے پاس اونکی جو آکے — مخدوم ملایک کے مقرب ہین خدا کے
جبریل امین خادمِ مولاے مدینہ

کیونکر کرے دارین کی نعمت کیطرف رخ — اور حور جنان قد و قامت کیطرف رخ
اور ظل ہما کے بھی سعادت کیطرف رخ — ہرگز نکرے وہ رخ جنت کیطرف رخ
جسکو نظر آوے رخ زیباے مدینہ

دنیا مین تو ہے وردِ زبان نام نبی کا — برزخ مین بھی ہوگا مجھے اوسکا ہی وظیفا
خواہانِ مدینہ ہوئین کیا برزخ و دنیا — فردوس مین بے یاد پیمبر نہ ہوئگا
جنت مین بھی ہوگی مجھے پرواے مدینہ

کیونکر ہم ادا کرنے ہی اوسکے ہین جون قرض — وہ ہانکی شرف عرش پہ رکھتے ہی شرف ارض
سن لیجئے عشاق مدینہ یہ میری عرض — ہون ادا سکے تعظیم تو اک شخص پہ ہو فرض
ہے ختم رسل انجمن آراے مدینہ

گردش مین پڑا رہتا ہون مین صورت گرداب
حاصل نہوا کچھ در مقصود ہی نایاب
سوز غم فرقت نے کیا ہی مجھے بیتاب
گر وصل سے ای ابحر نہوت مجھے سیراب

ہے دیدۂ تر ہجر مین سقای مدینہ

اوصاف سُنے جنت فردوس کے اکثر
یعنی صفت سنبل و ریحان و گل تر
سر مین ہے مدینےکی ہوا میرے مقرر
ہون معتقد سلسلۂ زلف پیمبر

میرا دل دیوانہ ہے شیدای مدینہ

اصحاب رضا کا یہہ وظیفہ ہے شب و روز
ارباب وفا کا یہہ وظیفہ ہے شب و روز
خاصان خدا کا یہہ وظیفہ ہے شب و روز
ہر اہل صفا کا یہہ وظیفہ ہے شب و روز

کعبے کا تولا ہے تولای مدینہ

گلخن مین کہان طور ہے گلشن کے فضا کا
نا اہل ہو کہ ہر گل کے سو بلبل شیدا
کیون آتی ہے تو یہان کوی خواہان بھی تیرا
ای آرزوے خلد کہین اور چلے جا

رہتی ہے مرے دل مین تمنای مدینہ

زنہار قدم راہ تعب مین نہ ہرون مین
اور کیسۂ دل مین غم ہجران نہ ہو دن مین
صدمے سے ضیا ہجر نبی کے نہ کرون مین
ای فیض گریبان کے ٹکڑے نہ کرون مین

ہاتھ آئے اگر دامن صحرای مدینہ

ایضاً

کوچہ حضرتِ سلطان رسل معبد ہے
حاصل اوسجا کی حضوری مین شرف سجدہ ہے
دیکھنا اوسکا مقاصد سے بڑا مقصد ہے
قبلہ و کعبہ مقصود رخ احمد ہے
خال مشکین ہمسر حجر الاسود ہے

کیا وجاہت ہی نہین ویسا خدا نہین وجیہہ
زلف سے اونکی ہے واللیل کو کچھ یک تشبیہ
والضحیٰ پرتوِ رخسار ہی لاشک فیہ
سین لیسین ہی دندان مبارک کے شبیہ
الف اللہ کا لاریب نبی کا قد ہے

اونکو پیدا کیا اللہ نے سب سے اول
اور اونھین سارے نبیون سے کیا ہی افضل
گرچہ بعد آئین کے دنیا مین وہ فردِ اکمل
اپنی اُمت سے یہی کہتے تھے سارے مرسل
یہان رسول عربی کی خبر آمد ہے

سب پہ واجب ہوی توقیر جناب والا
اونکی تعظیم ادا ہوتی نہین ہے بخدا
ہمکو ہر حال مین ملحوظ ادب ہو اونکا
نام اقدس جو کوئی بے ادبی سے لیگا
بخدا وہ نہین مومن ہے کوئی مرتد ہے

کیسہ دل مین زر شوق مدینہ کو بھرون
بدلے پاؤن کے رہِ عشق مین سر اپنا دہرون
آرزو ہی یہہ ضیا جاؤن اوسے رہ مین مرون
کیون نہ ہر ہر قدم قدسی مین سجدہ کرون

نقشِ پائے نبوی فیض مرامعبد ہے

بر قصیدہ مولوی سید کفایت علی صاحب کافی رحمۃ اللہ علیہ

جبین تھی بحرِ عمّانِ تجلّی — سہی قد سروِ بستانِ تجلّی
ہے خطِ اعرابِ قرانِ تجلّی — بدن تھا آپکا کانِ تجلّی
عیاں تھی چہرے پر شانِ تجلّی

منوّر عالمِ باطن ہوا ہے — مصفّا دل مثالِ آئینہ ہے
الٰہی یہہ وفورِ نور کیا ہے — تصور کسکی صورت کا بندھا ہے
کہ چھایا دل پہ سامانِ تجلّی

خطا ہے مشک سے بولوں جو توام — رگ نیلم کہوں یا جانِ نیلم
بیان کیا ہو وے وصفِ زلفِ پرخم — رخِ پرنور پر بالوں کا عالم
بہارِ سنبلستانِ تجلّے

فلک پر فخر ہی اونسے زمین کو — کفِ پا سے شرف عرشِ برین کو
کہوں کیا مین وہ جسمِ نازنین کو — رسول اللہ کے نورِ جبین کو
بجا ہے گر کہین جانِ تجلّے

مقدس ذات تہی خلقِ مجسم — رخِ پر نور رونق بخشِ عالم

لب جان بخش رشک ابن مریم — نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم

دُر دندان کا لمعان تجلّے

قد او نگار رشک سرو خلد بے شک — سر ہو غیرت سنبل اہی ہر یک

ثنائے چشم من حیران ہوں اب تک — برو دوش و سر و دست مبارک

ستون نور ارکان تجلّی

جناب سرور عالم کے قد سے — خجل ہیں سرو سب باغ جنان کے

قسم اللہ کی ٹھہرایا ہم نے — قد عالی کو موزونی سے کہئے

سہی سرو گلستان تجلّے

پری حور و ملک انسان بے شک — ضیا ہی محو دیدار نگار ہر یک

ترحم یا نبی اللہ اب تک — نہ دیکھا آہ دیدار مبارک

رہا کافی گو ارمان تجلّے

ایضاً

خاک اوس راہ کی انکھوں میں لگاتے جاتے — خس و خاشاک کو مژگان سے ہٹاتے جاتے

زحمت دید سے ہوئے نہ سماتے جاتے — دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے

گل نظارہ کو انکھوں سے اٹھاتے جاتے

بزمِ عالیمین ہم اظہار صداقت کرتے
کچھ نہ کام آپکے ہم غیر ارادت کرتے
ہر مسا پاتے تحصیل سعادت کرتے
ہر سحر روی مبارک کے زیارت کرتے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

مہ نو کو خم ابرو پہ تصدق کرکے
اور انجم عرق رو پہ تصدق کرکے
جان اپنی رخِ نیکو پہ تصدق کرکے
ہر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے
دل دیوانے کو زنجیر پنہاتے جاتے

راست ہم کہتے ہین اور راستی ہی اپنی خو
وہ ستون شرفِ عرش نظر آتی جو
کچھ تکلف نہین اسمین تو یقیناً سمجھو
پای اقدس سے اوٹھاتے نہ کبھی آنکھونکو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

جانِ مشتاق تو پھولے نہ سماتے اپنے
گل عارض کی نظر آتی شباہت جو ذری
جانتے اسکو مقدر کے ہم اپنی خوبی
قدم پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آجاتی
چشم مشتاق مین بھر بھر کے لگاتے جاتے

کیون نہ مائل ہو درِ احمدِ مختار ہمین
ہے یقین ظل ہما سایہ دیوار ہمین
کون کہتا ہے پیہ سحر ائی گفتار ہمین
ملتے گر خوابمین وہ دولت بیدار ہمین
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

قیس کیطرح سے محبوب ہوتی ناقے سے
جان شیرین کو بھی خسرو سا تصدق کرتے
ہوتے اوسوقت مین تو بس یہی ہوتا ہم سے
دشت طیبہ مین ترے ناقے کے پیچھے پیچھے
دھجیان جیب و گریبان کے اوڑاتے جاتے

خوار ہوتے نہ کبھی دشت مین خارونکی طرح
ڈہونڈتے صحن گلستان مین بہارونکی طرح
کہتے ہم بھی لاکھون مین ہزارون کی طرح
دست صیاد سے چھٹتے جو ہزارون کیطرح
چمن کوچہ دلبر ہی کو جاتے جاتے

زلف پیچان کی گرفتار کو زندہ کرتے
چشم بیمار کے بیمار کو زندہ کرتے
یہہ ضیا کی دل غمخوار کو زندہ کرتے
کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

مدح اصحاب کبار یعنی چار یار حضرت شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان کے خاتم کے نگین حضرت صدیقؓ
برتر ہین زمانے سے یقین حضرت صدیقؓ
من بعد جناب شہ ذی شان رسالت
ہین صدر خلافت کے نشین حضرت صدیقؓ
ہون کیون نہ خجل مہر و مہ عید خدا یا
رکھتے ہین وہ ابرو وہ جبین حضرت صدیق
معراج کی تصدیق جو کی سب سے ہی پہلے
صدیق لقب پای ہین حضرت صدیق
ہی بعد نبی اونکو مسلمانون پہ توقیر
سلطان جہان حامی دین حضرت صدیق

فاروق سے عثمان سے اور شیر خدا سے
الفت کے سوا آپکی حاصل نہین فردوس
جو بغض رکھے اوس سے وہ مردود و شقی ہے
نسبت نہین کچھ اوس سے مسیحان جہان کو
بر آپکی ہو بان الفت سے یہہ اُمید

ان تینون سے افضل ہین کہین حضرت صدیق
جنّت ہی مکان اوسکے کہین حضرت صدیق
محبوب خداوند مبین حضرت صدیق
رکھتے ہین وہ حسن تمکین حضرت صدیق
رکھتے ہی مرے جان حزین حضرت صدیق

تزئین ضیا دین پیمبر کو ہی اون سے
اسلام کے ہین رکن رکین حضرت صدیق

ہین راہبر کون و مکان حضرت فاروق
ہی بے ادبی آپکے توصیف کا دعوا
ہوتا جو نبی بعد نبی دوسرا کے
ملجای تمنا ہی ہمین آپکا کوچہ
جب آپکی واصف ہون جناب شہ لولاک
اُلفت کے سوا آپ سے جو بغض رکھیگا
جس دل مین رہے آپکی اُلفت سے اور بیشک
عثمان غنی اور سے علے شیر خدا پر

مقبول خداوند جہان حضرت فاروق
کیا ہی یہہ دہن اور زبان حضرت فاروق
تو آپ سوا اور کہان حضرت فاروق
ہی رونق گلزار جنان حضرت فاروق
کب غیر سے ہو وصف بیان حضرت فاروق
بے شک ہی سقر اوسکا مکان حضرت فاروق
ہی آتش دوزخ سے امان حضرت فاروق
ہی آپکی تفضیل عیان حضرت فاروق

گلخن بھی اگر ہووے تو ہوجاے گلستان — رکھین قدم پاک جہان حضرت فاروق

وہ سمت معطر ہو گلستان سے زیادہ — جس سمت کو ہون جلوہ کنان حضرت فاروق

گر حق سے ضیا تو یہ دعا حشر ہو جسدن

ہو جائین شفیع اپنے وہان حضرت فاروق رض

منبع فیض خدا حضرت عثمان غنی — معدن حلم و حیا حضرت عثمان غنی رض

بعد فاروق کے اور شیر خدا کے اول — مرتبہ آپکا تھا حضرت عثمان غنی رض

جسنے محبوب رکھا آپکو جان و دل سے — حق کا محبوب ہوا حضرت عثمان غنی

آپکے ظاہر و باطن کی غنا ظاہر ہے — ارض سے تا بہ سما حضرت عثمان غنی

جسکے ایمان ہو الفت تو بھلا کیون نکرین — اب پہ جان فدا حضرت عثمان غنی

شک نہین اسمین تو کچھہ بغض رکھے ہے جو — ہی وہ مغضوب خدا حضرت عثمان غنی

باغ فردوس مین حضرت کی رفاقت کے لئے — آپکو حق نے کیا حضرت عثمان غنی

آپکا سایہ رہے بخدای اکرم — شرف ظل ہما حضرت عثمان غنی

چاہتا ہون یہی بس آپکی الفت دل سے — سر مو ہو نہ جدا حضرت عثمان غنی

آپکی خاک قدم کر ملے اللہ کی قسم — ہے مجھے خاک شفا حضرت عثمان غنی

غم نہین حشر مین ہی اونکے غلامی کافی

اپنی اقا ہین ضیا حضرت عثمان غنی رض

دو جہان کے راہبر حضرت علی رض
بحر ایمان کے گہر حضرت علی رض

حیدر کرار اور دلدل سوار
ہین اخ فخر البشر حضرت علی رض

بعد عثمان صاحب عرفان کے
ہی فضیلت آپ پر حضرت علی رض

حاصل دنیا و ما فیہا بحق
ایکا ہے مجھکو در حضرت علی

روے انور کے ہین ورے باالیقین
شمس ہو وے یا قمر حضرت علی

ہو وے جو منکر سر نو آپ سے
ہی ہکان اوسکا سقر حضرت علی

انکی الفت سوا مثمر ہین
باغ ایمان کا شجر حضرت علی

ہے رد سے اقدس سے عیان
الفت حق کا اثر حضرت علی

کوی اعدا ہو وے سر کیا مجال
صاحب سیف و تبر حضرت علی

مولد و الا و مشہد آپکا
ہین خدا کے دونو گہر حضرت علی

ای ضیا تو چاہ یہہ حق سے دعا
ہون شفیع و راہبر حضرت علی

ایضاً

مصطفی کے جو اولین ہین یار
اونکو اوروں سے ہی زیادہ وقار

یعنی فاروق و حضرتِ عثمان
بعد ہین اون کے حیدرِ کرار

جبکہ قرآن اور حدیث شریف
مرتبہ اونکا کرے اظہار

ہی وہ مردود و بیحیا و شقی
اون کے رتبے کا جو کرے انکار

شان مین اونکے حقنے فرمایا
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

فی الحقیقت جو پوچھو خیر الناس
دین وہی بعد احمد مختار

سب سے اول اوٹھینگے محشر مین
اک وہی بعد سید ابرار

صاف لا ینبغی لقوم سے
ہی امامت ثبوت بے تکرار

بخدا قلزم صداقت کے
ذات پاک اونکی ہے درِ شہوار

ہین وہ رکن رکین قصرِ دین
قصر دین نے اونہین سے پایا قرار

گلشن دین مصطفائی کے
ہی اونہین کے سبب شگفتہ بہار

کیون نہ سرمہ کرین ہم انکھون کا
اونکے نعلین کا ملے جو غبار

ای ضیا حب حضرت صدیق
اپنے ایمان کا وہی ہے مدار

مدحِ فاروق کسطرح ہو رقم
شق ہے اس رعب سے زبان قلم

ذات سے اونکے ہی ترقی گیر
رونق دین مصطفی ہر دم

اٹھین ازین ہین اٹھارا جا | حسب راے عمر خدا کی قسم

ارفع امتی سے ہی ظاہر | شان فاروق سب سے ہی اعظم

جعل الحق سے ہوا ثابت | حق ہے اوسکے زبان پر پیہم

خوف کرتا ہی اون سے دیو لعین | ہے یہہ ارشاد سرور عالم

بعد میرے نبی اگر ہوتا | تو عمر ہوتا عادل و اکرم

واہ وا حضرت عمر کے وصف | کر گئے اسطرح شفیع امم

نیر آسمان عدل و داد | کو ہر قسام عطا و کرم

بعد صدیق کے فضیلت مین | اون سے عثمان اور علی مین کم

جو فضیلت مین اونکی لاوے شک | اوسکو مردود جانتے ہین ہم

یہہ تمنا ہے ای خدا ہووے | سرمہ چشم اونکی خاک قدم

بطفیل عمر خدایا ہو

دور دل سے ضیا کے درد و الم

شان عثمان کسطرح ہو بیان | جب احادیث سے عیان ہو شان

ہر نبی کے لئے ہی ایک رفیق | میرا جنت مین یار ہے عثمان

بعد فاروق کے وہ افضل ہین | یعنی عثمان عاشق فرقان

عن طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان رواہ الترمذی

بعد ہین اونکے افضل و اعلا ۔۔۔ مرتضی رہنماے انس و جان

ایک موقع پہ شاہِ عالم نے ۔۔۔ عائشہؓ پوچھین جب کیے یہہ بیان

شرم مجھکو ہے اوس سے کرتے ہین ۔۔۔ شرم جس سے ملائکِ رحمان

کیسا ایمان ہو قوی اونکا ۔۔۔ جنکے ایسے حیا ہو بے پایان

اور ارشادِ مصطفائی ہے ۔۔۔ الحیا شعبۃ من الایمان

اونکی رتبے مین یک سر مو اگر ۔۔۔ فرق جو کردے ہی وہ بے ایمان

ہی خجل اونکے سرو قامت سے ۔۔۔ قد بالاے سرو باغ جنان

مظہرِ فیض کبریائے ہین ۔۔۔ دُرِّ شہوارِ قلزمِ عرفان

کوکب برج حلم و فضل و حیا ۔۔۔ نیر چرخ عزت و احسان

ای ضیا اونکی ذات عالی سے
تروتازہ ہے دین کا بستان

مرحبا کیا بیان ہو شانِ علیؑ ۔۔۔ اونکے واصف ہین خود جناب نبیؐ

فضل مین اونکے صاف وارد ہے ۔۔۔ انت منی حدیث مصطفوی

جیسے موسیٰؑ کے واسطے ہارون ۔۔۔ ویسے حضرت کے ہین علی ولی

لیک ہارون تھے نبی خدا ۔۔۔ فرق ہے اینن اونین اتنا ہی

فقال الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ

اونکی الفت ہے موجب ایمان	ہے یہی قول احمد عربی
بغض جو رکھے وہ منافق ہے	اور مردود بیحیا و شقی
جسکے مولا ہین احمد مختار	اوسکے مولا جناب مرتضوی
بعد عثمان کے صحابہ مین	سب سے ہی مرتضی کا فضل ابھی
قد بالا سے اونکے شرمندہ	باغ فردوس کا ہی سرو سہی
شیر مردان سے علی ولی اللہ	منبع فیض خاص لم یزلی
السیادین محمدی کا یقین	ہادی و پیشوا ہین کو ی
چار یاروںکے صدقے سے یا رب	سہل ہون مشکلین سبھی میری

جو فقیر چاہتا ہے تجھ سے دعا
اِسْتَجِبْ یَا مُجِیْبُ دَعَوَاتِی

تضمین کلام کرامت التیام حضرت مولانا مولوی جامی قدس اللہ سرہ

پرتو فگند عشق بجانم برنگ عین	روشن زجوش نور تعشق گشت عین
بگرفتہ ام زچشم خود از شوق کار عین	پا کردہ ام ز دیدہ سوئے مشہد حسین

ہست این سفر بکیش عشاق فرض عین

آید اگر بدیدہ من اِن لطیف جای	حقا کہ جائے سرمہ کشم خاک آن سرای

والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق
وعن زید بن ارقم وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وعن زر بن حبیش قال قال علی ...

خواهم که افتخار دهد این چنین خدای — خدام مرقدش بسرم گر نهند پای

حقا که بگذرد سرم از فرق فرقدین

سازی اگر ز لطف قصورم همه معاف — در حضرت تو عرض کنم حال صاف صاف

مشهور این کلام شد از قاف تا بقاف — کعبه بگرد روضه او میکند طواف

رکب الحجیج این تروحون این این

بیشک عیانست بر همه عالم شرافتش — جود و رضا و حلم و شکیب و شجاعتش

دارم برین دلیل بیان شهادتش — از قاف تا بقاف پر است از کرامتش

آن به که حیله جوی کند ترک شید و شین

جوی اگر مقاصد خود ای دل سقیم — کن عرض حال نیت خود کرده مستقیم

خواهی اگر نصیب شود لذت نعیم — میران ز دیده سیل که در مشرب کریم

باشد قضای حاجت سایل ادای دین

آنرا که روی ساده بود غیرت بهار — رخسار هاے زیب ده رشک لاله زار

خال سیه مقابل صد نافه تتار — آنرا که بر عذار بود جعد مشکبار

از موی مستعار چه حاجت بزیب و زین

گویم فدای روی نکو باش تا شود — از بستگان حلقه مو باش تا شود

ہمچون ضیائی شگفتہ رو باش تا شود
جامی گدائی حضرت او باش تا شود

بار احت وصال مُبدّل عذاب بین

در وصف حضرت امام طریقت محبوب سبحانی شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ

کیونکر بیان ہو رتبہ سُلطان اولیا کا
یعنی کہ غوث اعظم محبوب کبریا کا

بخشا خُدا نے کیسا محبوبیت کا رتبہ
والیسا ہوا نہ کوئی محبوب ہر خُدا کا

اللہ رے زہد و تقوی اوسکا بیاں ہو کیا
ہی وہ گل شگفتہ گلزار اتقا کا

اُسکے قدم کو رکھہ لین گردن پہ اولیا بھی
ای واہ کیا شرف ہی اولاد مرتضیٰ کا

خلقت نے اوسکے باعث پائی ہی راہ حقکی
ابن رشید ہی وہ ہادی دو سرا کا

حامی دین سرور بولون نہ اوسکو کیونکر
رکن رکین بےشک ہی دین مصطفیٰ کا

از بہر غوث اعظم محبوب رب عالم
برآئی یا الٰہی مقصد جو ہے ضیا کا

وصف ہو وے مجھ سے کب شایان غوث
برتر ہی سب اولیا سے شان غوث

کیا رسائی کر سکے فکر رسا
اوج پر ہے پایۂ ایوان غوث

خوف کیا ہے آفتاب حشر سے
مجھکو بس ہے سایۂ دامان غوث

ہی فدائے حضرتِ خیر البشر
جان و دل سے ہو وے جو قربانِ غوث

فخر دارا پہ نہ وہ کیونکر کرے
ہی جو دربانِ درِ دربانِ غوث

ہے مجھے شمعِ شبستانِ اُمید
دیکھ لوں میں عارضِ رخشانِ غوث

ای شہ فرمان روائے کائنات
رکھ مجھے تو تابعِ فرمانِ غوث

سیر ہو وین تشنگانِ معرفت
موج زن ہے قلزمِ عرفانِ غوث

کیا تجمل اوس درِ دولت کا ہی
مہر تابان شمسۂ ایوانِ غوث

گو کشف کا تو یہان مصداق ہے
ہے تعقل ہی اسقدر ایقانِ غوث

نعمت دارین سے مطلب نہین
ہوں ضیا زلہ ربائے خوانِ غوث

بیان کیا ہو سکے شانِ غوث اعظم
خدا ہے رتبہ دانِ غوث اعظم

الٰہی شوق ہے مدت سے مجھکو
دکھا دے آستانِ غوث اعظم

زہی قسمت ہیں ان آنکھوں کی یارب
جو دیکھیں جا مکانِ غوث اعظم

الٰہی سرخرو دونوں جہان مین
رہین سب دوستانِ غوث اعظم

یقین یکتا ہے گلزار جہان مین
قدِ سرو جنانِ غوث اعظم

طریقے ہیں بہت سب مین ہے برتر
بہارِ خاندانِ غوث اعظم

الٰہی دو جہان مین روسیہ ہون | ہین جتنے دشمنانِ غوث اعظم
نہین دل کو ہوس ظلِ ہما کی | ملے جو سائبانِ غوث اعظم
مجھے وہ جاے گلزار جنان ہے | کہ ہے جسجا مکانِ غوث اعظم
شرف ہے اونکو شاہانِ جہان پر | ہین جو جو داربانِ غوث اعظم
ولایت مین عدیم المثل ہین وہ | سوا ہے سب سے شانِ غوث اعظم
دلا کحل جواہر سے ہی بڑھکر | غبارِ آستانِ غوث اعظم
نہ کیون ہو مور درحمت وہ محفل | جہان ہووے بیانِ غوث اعظم

ضیا کے دل مین ہے ارمان یارب
رہون مین مدح خوانِ غوث اعظم

نیرِ چرخِ صفا حضرت غوث الثقلین | گوہرِ بحرِ ضیا حضرت غوث الثقلین
مقتدای کُملا حضرت غوث الثقلین | انتخابِ فضلا حضرت غوث الثقلین
مہبطِ نورِ خدا حضرتِ غوث الثقلین | ہادیِ راہ ہدا حضرتِ غوث الثقلین
حامیِ دین نبی و شرف جد وے | دستگیرِ خدما حضرت غوث الثقلین
از حُبِ خدا از رخ پاکش روشن | ہست محبوب خدا حضرت غوث الثقلین
نام والا بجد انگشت بآفاق محیط | مثلِ انوارِ ذکا حضرت غوث الثقلین

قد بالاے تو از عین لطافت گشتہ — سرو گلزار صفا حضرت غوث الثقلین

پیش خورشید رخت نیر تابان بنظر — مے نماید چو سہا حضرت غوث الثقلین

از خطا کفت دلم زلف چلیپای ترا — غیرت مشک خطا حضرت غوث الثقلین

ہر مقصود دلم جنبش ابرو کافیست — ناخن عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین

ہست حقا کہ فدا بر لب جان بخش تو — موجۂ آب بقا حضرت غوث الثقلین

دیدہ ام از عین تعشق بنظر آمدہ عین — چشمۂ باغ حیا حضرت غوث الثقلین

روی اقدس پی تسکین دل زار من — از تہ لطف نما حضرت غوث الثقلین

میکند خاک درت ازپی درد عشاق — اثر خاک شفا حضرت غوث الثقلین

مستفیض است جہان از برکات ذاتش — منبع فیض خدا حضرت غوث الثقلین

از عنایات وکرم برمن مسکین فرما — نظر لطف وعطا حضرت غوث الثقلین

ہست بر فرق ضیا سایۂ دیوار تو
برتر از ظل ہما حضرت غوث الثقلین

اقلیم ولایت کے سرور حضرت محبوب محی الدین — دریاے کرامت کے گوہر حضرت محبوب محی الدین

مقبول خداوند عالم محبوب جناب شاہ امم — خاتون قیامت کے دلبر حضرت محبوب محے الدین

خلقت کو بتلائے راہ خدا گمراہی سے اونکو باز رکھا — ہیں چرخ ہدایت کے نیر حضرت محبوب محے الدین

محبوب ہے اونکا حق کا ولی معصوب ہے اونکا از نسبے شفقے
اوصاف الٰہی کے مظہر حضرت محبوب محے الدین

اللہ کا یقیناً ہی مقبول اور بیشک ہی مقبول رسول کے
جو آپکا ہی منظور نظر حضرت محبوب محے الدین

سالک ہین ہادی راہِ شریعت کے کاسب ہین کمال طریقت کے
قادر عرفان و حقیقت پر حضرت محبوب محے الدین

ہین شمع شبستان ایقان اور شمسہ ایوان عرفان
حامی دین ہیغمبر حضرت محبوب محے الدین

گلدستہ گلشن محبوبی ہین سرو خیابان خوبی
گلچین باغ کمال بشر حضرت محبوب محے الدین

جو آپکے در کے جاوے کہان پاوے نہ ضیا نے جا امان
ہاں ہین ہے اوسکو آپکا در حضرت محبوب محی الدین

در وصف حضرت امام طریقت مقبول خداوند زمن خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس اللہ سرہ

بہترین اولیا خواجہ معین الدین ہین
پیشوا و مقتدا خواجہ معین الدین ہین

رہبر راہِ ہدا خواجہ معین الدین ہین
عارفون کے پیشوا خواجہ معین الدین ہین

تھا لکھا ہذا حبیب اللہ جبین پر آپکے
کیسی محبوب خدا خواجہ معین الدین ہین

عاشق اللہ معشوق جناب مصطفے
نورِ عین مرتضیٰ خواجہ معین الدین ہین

راہِ سنت سے نہین باہر رکھا اپنا قدم
دین احمد پر فدا خواجہ معین الدین ہین

ہی کہان طاقت جو کہین اونکے تقویکا بیان
انتخاب اتقیا خواجہ معین الدین ہین

عقدہ اسرار حق ہو وین نہ کیونکر وا دسے جل
واقف سر خدا خواجہ معین الدین ہین ۔۔

ہین وہی روشن چراغ خاندان چشتیا
جوہر کان صفا خواجہ معین الدین ہین ۔۔

راست ہم جا ئین نہ کیونکر منزل مقصود کو
رہنما اپنے ضیا خواجہ معین الدین ہین

در وصف حضرت امام طریقت حق پسند مقبول درگاہ باری حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری قدس اللہ سرہ

وصف ہووے تجھسے کب خواجہ بہاء الدین کا
ای قلم کر تو ادب خواجہ بہاء الدین کا

ہے تجاوز یکسر مو تھا مدار کار و بار
سنت حضرت پہ سب خواجہ بہاء الدین کا

رحمت حق ہے نگاہ مرحمت لاریب فیہ
ہی غضب حق کا غضب خواجہ بہاء الدین کا

ای عزیز و کسقدر کثرت سے فیض خاندان
ہی عجم سے تا عرب خواجہ بہاء الدین کا

سب طرق موصل الی المطلوب مین پر وہ نہین
ہی طریقہ منتخب خواجہ بہاء الدین کا

نقشبند اسم ذات پاک تھی وہ نقشبند
اس لیئے ٹھہرا لقب خواجہ بہاء الدین کا

واہ کس خوبی سے حل ہوتے تھے عقدی سیکڑون
جب کہین ملتا تھا لب خواجہ بہاء الدین کا

ایک ساعت مین ہوا لاکھون کو حاصل قرب حق
فیض صحبت تھا عجب خواجہ بہاء الدین کا

دور ہو گا دل سے بہر رنج و تعب مین دیکھلون
روضہ پر نور جب خواجہ بہاء الدین کا

حضرت صدیقؓ کے صدقے تجھے ہو ذوق شوق | میری بخشش کا سبب خواجہ بہاء الدین کا

تجھ میں اور مین نسبت ارض و سما ہے ای ضیا
وصف ہو وے تجھ سے کب خواجہ بہاء الدین کا

در وصف مرشد یگانہ ہادی زمانہ مقبول درگاہ احد حضرت امام ربانی شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ

کیا اولیا مین شان مجدد بلند ہے | جو نقشبند ہی وہ یقین حق پسند ہے
جسکو حصول سلسلۂ نقشبند ہے | واللہ ارجمند ہے وہ ارجمند ہے
طالب کو اسنواری ایمان ہے اہم | اکثر شیوخ وقت کے یہہ عقدہ بند ہے
جولانگہ شریعت غرا مین دیکھئے | کس زور کس قیام سے انکا سمند ہے
ارشاد سے ہی اونکے ترقی پذیر ہے | جو عشق ایزدی کا دلا دردمند ہے
ایوان معرفت کی ترقی کے واسطے | سب سے سوا رسائی مین انکی کمند ہے
منکر ہی شیخ احمد سہرند کا وہی | دروازہ جسپہ فیض الہی کا بند ہے
جو اعتقاد رکھتے ہین اونکے جناب مین | ہان اونکا دو جہان مین رتبہ دو چند ہے

یہہ سلسلہ ہے حضرت صدیقؓ سے ضیا
ظاہر ہے اس سے جو شرف نقشبند ہے

خاتمہ

کرون کس زبان سے مین شکر خدا
مقابل مین نعمت کے ہووے ادا
خدا نے مجھے نعمتین جو جو دین
اونہین مین سے ہی ایک ہو زونیت
سوا اوسکے پھر ایسے توفیق دے
کہون کیا مین ہے نعت کا جو مقام
فقط اوسکے افضال پر ہے مدار
عنایات سے اوسکے جینے لکھی
سوا اوسکے بھی مدحت چار یار
کچھ اک وصف پیران راہ ہدا
خدا کی ہو اون سب پہ رحمت مدام
تکلف نہین ہے بہت صاف صاف
جو سب ایک جا مینے اکٹھا کیا
ضیای نبوت رکھا اسکا نام

کہان حوصلہ مجھ مین ہے شکر کا
یہہ کہتے ہین مفہوم ہے شکر کا
شمار اوسکا زنہار ہوتا نہین ہے
صفات بشر سے ہی نادر صفت
کہ سوجھے مجھے فکر نعت نبی ص
خدا کا نہین ہوتا بندے سے کام
کہ بندے سے لیتا ہی وہ اپنا کار
جو کچھ ہوسکے مجھ سے نعت نبی ص
کہ ہین وہ بزرگان والا تبار
کہ اونسے ہے آراستہ دین کا
اونہین سے ہوا دین کا انتظام
صفای کے قطع نظر بے گزاف
تو یہہ مختصر اوسکا دیوان ہوا ہے
یہی اسکی تاریخ ہے لا کلام

۱۲۷۹

سن اسّی مین کرکے شریک اور بھی
الٰہی کرم سے کر اپنے قبول
یہی میرے بخشش کا ہووے سبب
ترے فضل پر ہے بھروسا مجھے
خدایا تصدق سے اس نظم کے
بزرگون کو اور میرے احباب کو

چھپا نیکی صورت سے اس سال کی
بحقِ رسول اور آلِ رسول
سوا اسکے کچھ بھی نہین میرے رب
قیامت کے دن کر نہ رسوا مجھے
کرم سے تو اپنے مجھے بخش دے
رہِ نیک کی سبکو توفیق ہو

بحقِ جنابِ شفیعِ انام
کہ ہو اونپہ بیحد درود و سلام

قطعات تاریخ

از نتایج طبع استاد بی نظیر فخر میرزا و میر منتخب اساتذہ متقدمین و متاخرین جناب حافظ میر شمس الدین فیض سلمہ اللہ تعالی

دیوان ضیا جو شد مرتب
تحریر نمود فیض سالش

در مدحتِ آن رسولِ اقدس
دیوان ضیا نفیس و انفس
۱۲۷۹

ایضاً

حیدرآباد مین مرتب جب
ہو چکا بے نظیر یہہ دیوان

فیض تاریخ مین ہے یہی لکھی	ہے بجا بے نظیر یہ دیوان ۱۲۷۹

ازافکار گہربار شاعر شیرین زبان جادو بیان لفظ آرا معنی پیرا محمد حبیب اللہ صاحب ذکا ارشد از تلامذہ استاد معز سلمہ

مشفق من ضیا نیک نہاد	کہ بمہر و وفاست لاثانی
ساخت این نسخہ تا بمدح رسول	گرد حاصل مقام حسانی
ذکر اخیار دین فزود بر آن	ہم باندار مرتبت دانی
معنی من احب شیا را	دلنشین کرد زین ثنا خوانی
بے تاریخ فکر کرد ذکا	گفت دل محضر مسلمانی ۱۲۷۹

ازافکار گلدستہ گلزار نظم و نثر میر احمد علی صاحب عصر شاگرد استاد معز سلمہ

چون ضیا بنوشت یک دیوان نعت	وہ چہ دیوانے کہ گوہر سفتہ است
سال تکمیلش چو پرسیدم ز عصر	غنچہ ایمان احسن گفتہ است ۱۲۷۹

الیضا

شاعر نامی ضیا دیوان چون تصنیف کرد	وہ چہ دیوانے کہ مملوست از شعر نکو
سال ترتیبش چو پرسیدم من از پیر خرد	جوہر جان گلشن نعت محمد گفت کو ۱۲۸۰

الیضا

عبدالرحیم شاعر نامی خلیق دہر — تعریف جتنے اونکی لکہون اوتنی ہی بجا
دیوان یک اونہون نے جو لکہا ہی نعت مین — بحرِ سخن ہے اونکا پر از دُرِّ بے بہا
ترتیب ہو چکا تو وہین میر عصر نے — دیوان نعت سرور عالی نسب کہا
۱۲۸۱

ازافکارِ گل سر سبدِ گلشن نظم محمد غوث صاحب عرم از شاگردان استاد مسلّم

کرد تحریر قصاید چون ضیای مہربان — گفت صد احسنت بروی خاطر اہل قبول
عزم کفتم سال تحریر قصاید ہا چنین — شد رقم صل علی مدحِ دلاویز رسول
۱۲۸۰

ایضا

جب ضیا صاحب نے اپنے شوق سے — اک کتاب نعت لکہی ہے نئی
عزم تاریخ اوسکی یون دل نے کہی — نعتِ احمد خوب اب لکہی گئی
۱۲۷۹

از نتایج طبع شیرین زبان محمد فیاض الدین صاحب فیاض شاگرد استاد معظم

ضیا نے جو لکہین ہین دیوان تازہ — ہر اک کو ہی مطلوب مرغوب و دلکش
لکہی اسکی تاریخ فیاض مین نے — قصاید کا دیوان ہی خوب و دلکش
۱۲۸۰

از نتایج طبع استاد بے بدل صاحب علم و عمل ماہر ہر فن حضرت جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب ہمت سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مدرس مدرسہ المسمی بہ دار العلوم واقع بلدہ حیدرآباد دکن حفظہا اللہ

عن الفساد و الفتن

ضیا چون رقم کرد دیوان تازه	بوصف جناب نبی معظم
چنان سال ترتیب او گفت ہمت	ہمایون صفات رسول مکرم
	۱۲۷۹

ایضا

در ثنائے شفیع ہر دو سرا	خوب دیوان رقم نمود ضیا
نیست دیوان ولی بود گلشن	رنگ معنی به از گل رعنا
مصرعش سرو خط وی ریحان	صفحه او فضائے روح فزا
ہست بین السطور نہر روان	بارک الله چه گلستان صفا
سال اتمام خاطر ہمت	مخزن نعت احمدی گفتا
	۱۲۸۰

ایضا

لکھا کیا ہی خوب یہہ دیوان دوستو	والله اس کلام کا رتبه عظیم ہے
انوار نعت پاک سے انور ہی یہہ کتاب	صاحب سخن ہے اوسکا مصنف فہیم ہے
روشن تخلص اوسکا ضیا ہی تمام پر	گر نام پوچھتے ہو تو عبدالرحیم ہے
خوش فہم و خوش بیان و سخندان سخن شناس	اگیا نیک طبع صاحب فہم سلیم ہے
ہمت نے سال اوسکا بیان اسطرح لیا	گنجینه ثنائے رسول کریم ہے
	۱۲۸۰

از افکار واقف رموز خفی و جلی مولوی عبد العلی صاحب والہ فرزند مولوی مہدی صاحب واصف سلّمہ

لکھی مدح محمد جب ضیا نے — دیا شمع سخن کو نور بے حد

لکھی والہ نے روشن اوسکی تاریخ — ضیا ہے فکر ہے مدح محمد

١٢٨٠

از افکار گہربار صاحب طبع مستقیم و فکر رسا مولوی عبد الکریم صاحب والا فرزند مولوی مہدی صاحب واصف سلّمہ اللہ تعالے

ضیا چون نسخہ در نعت احمد — نوشتہ با لطایف پر غرائب

سن تصنیف آن والا بگفتا — ببین این نسخہ دلکش عجائب

١٢٨٠

الضا

عجب نسخہ دلکش فصاحت کے ساتھ — بنی کے ثنا مین ضیا نے لکھا

لکھی اوسکی تاریخ والا نے خوب — ثنا ہے محمد حبیب خدا

١٢٨٠

از نتائج طبع رنگین محمد نصیر الدین صاحب نقش شاگرد مصنف عفا اللہ ذنوبہما

شد چو دیوان بہ نعت شاہ رسل — ز جناب ضیا لطیف و درست

ز ثناء صفات آن گلشن — گل گل این غنچہ دلم بشگفت

سال ترتیب نقش را بلبل — باغ توصیف نبی اا گفت

١٢٧٩

ایضاً

تمام جس میں ہے نعتِ محمدِ عربی	پسند خلقِ خدا میں ہے اور مکرم
وہ طبع زاد جنابِ ضیا کا ہی دیوان	کہ جس سے روشنی چشم جسم عالم
نہ کیون کلام ہو اونکا ورود کے قابل	ہر ایک لفظ مین نعتِ نبی اعظم
خدا کے فضل سے ترتیب پا چکا جب وہ	تو لکھنی نقش کو تاریخ بھی مقدم
اوڑلکے دہ سر اشراک سال یون بولا	عجب بیان صفاتِ رسول اکرم

۱۲۸۰

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسولہ صاحب الحرمۃ والجاہ دیوان ضیا در نعت حضرت نبی
السمی بہ ضیای نبوت بتاریخ بست و نہم شہر شوال ۱۲۸۰ ہجری بتقالب طبع در آ

از محمد عبید الرحمن المعروف بعبید اللہ مشتاق

دیوان ضیا ضیاے ایمان	او مجمع نعتیہ ست اشعار
وہ صلی علی زہے ضیائیست	از نور محمدی نمودار
مشتاق بگفت سال طبعش	دیوان ضیا طلسم انوار

۱۲۷۹